تخلقوا باخلاق اللہ

المنتہ بتذکرہ ترجمہ رسالۃ الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ

المسماۃ بہ

اخلاقِ انسانیہ

مترجمہ

مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی عظیم آبادی بہاری مصنف

تنقیح حقوق نسوان — و مترجم کتاب یوز اسف و بلوہر

سنہ ۱۹۰۶ء

تخلقوا باخلاق اللہ

المنۃ للہ کہ ترجمہ رسالہ الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ

المسماۃ بہ

اخلاق انسانیہ

مترجمہ

مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی عظیم آبادی بہاری مصنف

تنقیح حقوق نسوان — و مترجم کتاب یوزاسف و بلوھر

محمد بشیر الدین خان کی تحریک اہتمام محمد ابراہیم کے مطبع شمسی آگرہ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۶ء

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

یہ کتاب جسکا ترجمہ سلیس و عام فہم اردو مین ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے
علم آداب و اخلاق کی بہت ہی مفید و کارآمد تصنیف ہے۔
ہندوستان کے لوگون نے تو شاید اسکا نام ہی نہ سنا ہوگا اور مصر کے
فاضل مصطفی لبنانی دمشقی جنھون نے اس کتاب کو صحیح کر کے چھپوایا اور
اپنی اس خدمت سے اسلامی دنیا کو اپنا ممنون منت بنایا ہے مقدمہ
مین لکھتے ہین کہ " یہ کتاب (الکلم الروحانیہ فی الحکم
الیونانیہ) باوجود مشہور آفاق ہونے کے نادر الوجود تھی۔ مینے
اسکا کوئی نسخہ کسی شخص کے پاس دیکھا اور نہ پبلک درسگاہون مین پایا
صرف دمشق کے مدرسہ مین ایک بہت ہی کہنہ بدخط نسخہ نظر آیا۔ مینے
فوراً اسکی نقل لی اور بعض فاضلون سے تصحیح کرائی۔ اور بہ عنوان الانباد

شواردالادب ترجمۂ مشاہیر الفلاسفہ اور بدایۃ الاوائل سے حکما کے اقوال اور اسکی تصحیح کی - اسکے بعد مجھے افلاطون کے کچھ اقوال ملے جو قسطنطنیہ مین چھپے ہین مگر اونکے مولف کا نام نہین معلوم ہے - مینے اس کتاب کو جامع بنانے کے خیال سے اقوال مذکورہ مین سے ہی ایسے اقوال درج کئے ہین جو اسمین نہ تھے اور اون کو خطوط قوسیہ کے اندر لکھا ہے ۔

عربی کتاب کا مولف حکیم ابو الفرج ابن ہندو ہے جسکا حال عربی ایڈیشن مطبوعہ مصر سے ترجمہ کر کے تھوڑے اضافہ کے ساتھ آیندہ درج کیا جاتا ہے - یہ کتاب سنہ ۱۹۰۰ء مین شمس العلمار مولنا محمد شبلی نعمانی کے پاس حیدرآباد مین براہ راست بذریعہ ڈاک کے پہنچی - حسن اتفاق سے اوسی دن مینے اسکو دیکھا اور ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا - مولنا نے نفع رسانی خلق کے لحاظ سے جو روز ازل سے انکے خمیر مین ہے ترجمہ کرنے کے لیے بے دریغ اپنا نسخہ اس ناچیز کے حوالہ فرمایا - جسکے لیے مجپر انکا دلی شکریہ واجب ہے - ترجمہ تو مینے تھوڑے ہی عرصہ مین کرلیا تھا لیکن چھپوانے کا سامان نہ ہونے کے باعث اسوقت تک وہ طاق نسیان پر پڑا ہوا تھا -

اب کہ خداوند تعالیٰ نے اشاعت کے اسباب مہیا کر دیے وہ ترجمہ
اخلاقِ انسانیہ کے نام سے پبلک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے
خلاقِ عالم سے دعا ہے کہ اسکو قبولیت کا خلعت عطا فرماے اور خلائق کو
اس سے فائدہ پہنچاے - اور ناظرین سے التجا ہے کہ میری لغزشون
اور خطاؤن سے مخلصانہ مجھے مطلع کرین کہ طبع ثانی مین انکی اصلاح کر دون
اور انکو معاندانہ نکتہ چینی و حرف گیری کا ذریعہ نہ بنائین ؎

والعذر عند کرام الناس مقبول

راقم

عبدالغنی وارثی

حیدرآباد - دکن

۱۸ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء
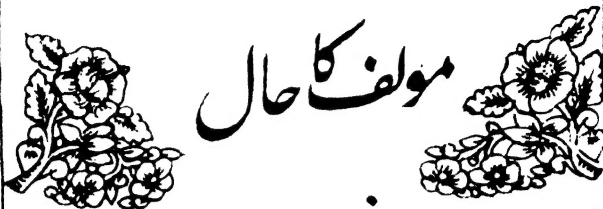
مولف کا حال

کتاب **عیون الانباء فی طبقات الاطباء** مین لکھا ہے کہ
استاد سردار فاضل **ابوالفرج علی** بن الحسین بن ہندو علوم حکمیہ
امور طبیہ اور فنون ادبیہ مین بہت بڑے ممتاز لوگون مین سے تھے -
انکی عبارت خوب و حیرت انگیز تھی - اور اشعار مرغوب و عبرت خیز - اور
تصانیف مشہور اور فضائل زبان زد خلائق تھے - انشاء مین انکو خاص
ملکہ تھا - اور منشی کی خدمت بھی حکومت کے ساتھ انہون نے انجام دی تھی
انہون نے فن طب اور علوم حکمیہ شیخ ابوالخیر حسن بن سوار بن بابا المعروف
بہ **ابن الخمار** سے حاصل کئے اور اونکی شاگردی کی اور اونکے جلیل القدر
شاگردون اور صاحب فضیلت تلامذہ مین سے تھے -

ابومنصور ثعالبی نے اپنی کتاب **یتیمۃ الدہر** مین انکی عبارت
کی فصاحت و بلاغت اور انکے عربی اشعار کی جودت و جدت کی تعریف
کی اور معنی آفرینی کی ماہرانہ داد دی ہے -

ابوالفرج بن ہندو کی تصنیفات یہ ہین (۱) **المقالہ** جس کا نام **مفتاح الطب** ہے۔ یہ کتاب دس باب مین اپنے شائق علم بھائیون کے لیے تالیف کی ہے (۲) **المقالۃ المشوقۃ فی المدخل الی علم الفلسفہ** (۳) کتاب **الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ**۔ (جسکا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے) (۴) اشعار کا دیوان (۵) **رسالہ ہزلیہ** یہ چار سو بیس ۴۲۰ھ ہجری مین رگزا سے عالم آخرت ہوے جیسا کہ کشف الظنون مین لکھا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ فوات الوفیات مین یہ بھی لکھا ہے کہ ابن ہندو نے ابتدائی کتابین نیشاپور مین علی بن الحسین سے پڑہی تہین۔ اور عضد الدولہ کے دفتریین کاتبان انشا رین سے تھے۔ انکی وفات جرجان مین واقع ہوئی۔ انکے مزاج مین ایک قسم کا سودا تھا۔

استاد ابو الفرج علی بن حسین بن ہندو رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین

کہ

میرے دوست با اخلاص گرامی قدر عالی منزلت ابو منصور ابراہیم
بن علی نے (اللہ اونکی بزرگی کو اسی طرح بڑہاے جسطرح کہ انکو ادب سے
دلچسپی عطا کی ہے) مجھسے درخواست کی کہ حکماے یونان کے وہ
اقوال جو ضرب المثلون کا کام دیتے اور نوادر روزگار مین شمار ہوتے
ہین مین ایک جگہہ جمع کر دون - اور انکے فلسفہ سے جو غامض

وعسیرالفہم ہے تعرض نہ کرون۔ اسلئے مینے حکمائے یونان کے عمدہ عمدہ اقوال جو بروقت فراہم ہوسکے یا جو خود مجھے یاد آگئے جمع کردئے جنمین سے اکثر کے قائل بتادیے گئے ہین اور مغلق و مبہم کلمات کی توضیح بھی کردی گئی ہے مینے اس کتاب کو "**الکلم الروحانیہ من الحکم الیونانیہ**" کے نام سے موسوم کیا ہے اور امید کرتا ہون کہ اللہ تعالے کی توفیق سے لفظ معنی کے موافق اور اسم مسمے کے مطابق ہوگا۔

کلام افلاطون

بُرون کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ اگر تم اُنکے شر سے محفوظ رہے تو وہ تم پر احسان دھرینگے اپنی اولاد کو اپنے طور و طریق سیکھنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ وہ ایسے زمانہ کے لئے پیدا ہوئے ہین جو تمہارے بعد آنے والا ہے۔ کام مین تیزی نہین بلکہ خوبی مد نظر رکھو کیونکہ لوگ کام کی مدت نہین پوچھتے وہ تو عمدگی ہی کو دیکھتے ہین۔ جب اقبال آتا ہے تو خواہشین عقل کے تابع ہوجاتی ہین اور جب ادبار آتا ہے تو عقل

خواہشون کی مطیع ہوجاتی ہے - درگذر ادنی کو اتنا ہی بگاڑتی ہے جتنا اعلی کو بناتی ہے مولف کہتا ہے کہ ابو الطیب متنبی نے یہی مضمون لیکر کہا ہے و وضع الندی فی موضع السیف للفتی + مضر کوضع السیف فی موضع الندی + (ترجمہ جہان تلوار سے کام لینا چاہیے وہان بخشش سے کام لینا ویسا ہی ہے جیسا تلوار کو نمی مین رکھ دینا) افلاطون کہتا ہے کہ آدمی جب تک کہ اپنے بدخواہون کا خیر خواہ نہو اسکی نیکی کمال کو نہین پہونچتی رئیس کا جب اقبال ہوتا ہے تو صنعتون کو گران پایہ بناتا ہے اور جب ادبار ہوتا ہے تو دشمن اُسے سُبک جانتے ہین - شریف کے حملے سے بچو جب وہ بھوکا ہو اور کمینہ سے جب وہ آسودہ ہو - کمینون کے رئیس ہونے سے رئیسون کا مرجانا زیادہ آسان ہے - جس نے اپنے نفس کو قابو مین نہ رکھا وہ بہت سے لوگون کو کیا قابو مین رکھے گا - اگر چاہتے ہو کہ لوگ تمکو ہمیشہ دوست رکھین تو اپنے اخلاق درست کرو - آدمی کو اپنی صورت آئینہ مین دیکھنی چاہیے اگر اچھی ہو تو بدچلنی کو اسمین ملانا اور بُری ہو تو دو بُرائیون کو ایکجا کرنا بُرا سمجھے - جاہلون سے صواب کا وقوع مین آنا ویسا ہی ہے جیسا عالمون سے خطا کا - بدحالی مین افلاس کے

مشورت ہو کیونکہ وہ کوئی نیک مشورہ نہ دے گا - آدمی کو جب اپنی بساط
سے بڑھ کر دنیا ملتی ہے تو لوگون کے ساتھ اس کا برتاؤ برا ہو جاتا ہے
بُرے کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ تمہاری طبیعت اسکی خو بو چرا لے گی
اور تم کو خبر نہوگی - اپنے کسی کام مین عقل و صبر کی پیروی سے الگ نہ ہو
اس لئے کہ اگر مطلب نہ حاصل ہوگا عذر تو ہاتھ آجائیگا **مولف کہتا ہے**
کہ کسی شاعر نے اس مضمون کو خوبی سے ادا کیا ہے ؎

لِأَبْلُغَ عُذْراً أَوْ أَنَالَ رَغِيبَةً　　وَمُبْلِغُ نَفْسٍ عُذْرَهَا مِثْلُ مُنْجِحِ

ترجمہ شعر ؎

یا مین معذور ہون گا یا ہو کام　　عذر معقول بھی ہے نیل مرام

افلاطون کہتا ہے کہ آدمی کی طبیعت ہی اُس کا سب سے مخلص دوست
ہے اور اُسکے ہمرکی خاطر اسے نہین چھوڑتی - نیک کی موت خود اسکے
لئے راحت ہے اور بد کی اور ون کے لئے **مولف کہتا ہے** کہ
اسی کے قریب وہ مقولہ ہے جو **افلاطون** سے نہین کسی اور سے
منقول ہے کہ عاقل پر رونا چاہیئے جب وہ مرے اور بیوقوف پر جبتک
کہ نہ مرے - **افلاطون** - عاقل کو خوشگوار غذا کے وقت ناگوار دوا کو

یاد کر لینا چاہیے - تمکو مقابلہ اپنے دشمن کی چال کے جو تمہارے خلاف
مین ہو اپنی ہی چال سے جو اسکے خلاف مین ہو زیادہ خوف کرنا چاہیے
بادشاہ پر نشہ حرام ہے اسلیے کہ وہ سلطنت کا نگہبان ہے اور نگہبان
کے لیے نگہبان کی احتیاج بدنما ہے - کسی بادشاہ کی خدمت مین ہو
تو تمہاری سلامتی اسی مین ہے کہ نہ اُسکے جانور پر سوار ہو اور نہ ایسے شخص
کو نوکر رکھو جو اسکی خدمت کے سزاوار ہو - عاقل کو چاہیے کہ اپنی بھلائی
کے لیے آدمی کو چنے جسطرح صاف ستھری زمین کاشت کے لیے
منتخب کرتا ہے - شریف اپنے سارے شناساؤن کو لیکر اوپر چڑھتا ہے
اور کمینہ صرف اپنی جان کو لیکر - جنپر ہمنے مہربانی کی ہے انکو ہماری اولاد
پر مہربانی کرنی چاہیے - ظالم بادشاہ کا زمانہ عادل بادشاہ سے کوتاہ ہوتا
ہے اسلیے کہ ظالم خراب اور عادل درست کرتا ہے اور مقابلہ درستی کے
خرابی بہت جلد ہوجاتی ہے - ظالم کو ڈھیل دیجاتی ہے یہانتک کہ
عمارت کے ستونون کو ہاتھ لگانا اور رعیت کی نیو کو ڈھانا چاہتا ہے
پس اسوقت اسکی مدت قریب آجاتی ہے - ظالم کے ظلم کی انتہائی
حالت یہ ہوتی ہے کہ جسکو اُس سے سروکار نہ ہو اسپر ہاتھ ڈالنا چاہے

اور اُسکے ستانے سے فائدہ نہ اُٹھائے اُسپر بھی اس سے راحت
کی امید رکھے - ہر ایک صنعت کا بازار کسی نہ کسی وقت کسی قوم مین مندا
پڑ جاتا ہے البتہ امانت کا ہر قسم کے لوگون مین چلن ہے اور جسمین یہ
صفت ہوتی ہے اسکی بزرگی مانی جاتی ہے - نہایت یہ ہے کہ جو
برتن خشک کرنے والا نہین ہوتا وہ اور برتنون سے قیمتی ہوتا ہے -
بدحالی مین آدمی جسقدر رفروتنی کرے اُسی انداز سے خوشحالی مین اُسکی
مدد کرو - اپنے بادشاہ کے پاس ڈوبی دیئے ہوئے رہو کیونکہ تم ہی
اسکے بڑے کام ہو اور نہ تیر اسکا دار و مدار ہے - فتح شریفون کے
پاس گنہگارون کی سفارشی ہے - تمہارا دشمن جب تمہارے قبضہ مین
آگیا تو تمہارے دشمنون کے زمرے سے نکلکر تمہارے دعاگویون مین شامل
ہوگیا - جو شخص تمسے خوش ہوکر تمہاری تعریف مین وہ خوبیان بیان کرے
جو تم مین نہین ہین وہ تمسے ناراض ہوکر تمہارے متعلق وہ بُرائیان
ظاہر کریگا جو تم مین نہین ہین - عمدہ صفت جنمین پائی جاتی ہے ان کو
وہ ایک دوسرے سے محبت کے ساتھ ملاتی ہے اور بُری صفت
جنمین پائی جاتی ہے اُنکو باہمی نفرت و عداوت کے ساتھ متفرق

کر دیتی ہے۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ سچا سچے سے دوستی کرتا ہے اور
راحت پاتا ہے اور ایسا ہی ثقہ ثقہ سے اور خوش اخلاق خوش اخلاق
سے اور برعکس اسکے جھوٹا جھوٹے سے بغض رکھتا چور چور سے ڈرتا
اور ان مین سے ہر ایک اپنے ساتھی کے سایہ سے بھاگتا ہے۔
بُرائی کو کان دھر کر سننے والا بھی بُرائی کرنے والے کا شریک ہے کسی
شاعر نے کہا ہے ؎

وَالسَّامِعُ الذَّمَّ شَرِيكٌ لَهُ　　وَالْمُطْعِمُ الْمَأْكُولَ كَالْآكِلِ

ترجمہ شعر

سننے والا قول بد کا مثل قائل ہے بیگ　　ہے کہ جیوانا کھانے والے کا گویا شریک

اقبالمند سلطنتون سے دشمنی نہ کرو اور اپنے دلون مین انکا استقلال
جاگزین ہونے دو ورنہ اسکے اقبال کے باعث تمہارے دل صاحب ادبار
ہوجائینگے۔ بادشاہ کا اپنے مخلصون کی بُرائی چاہنا اور جو اسکے معاملہ کے
واقف کار ہون اُنکے مشورہ کو ہیچ سمجھنا اسکے ادبار کی دلیل ہے۔
معاف کر دینے کے بعد گناہ پر عتاب کرنا احسان کو ذلیل کرنا ہے۔
شیخی اسکا نام ہے کہ آدمی اپنے آپکو اُس رتبہ مین رکھے جسکا اُسکو حق

نہین ہے اور خود اپنی ذات اور دوسرون سے اسکے لوازمات کا طالب

ہو۔ اور فروتنی یہ ہے کہ بغیر اسکے کہ اسکی منزلت مین کوئی کمی واقع ہو

اپنے آپ کو اپنی منزلت سے کم درجہ پر رکھے۔ محتاج جب مالدار کی

ریس کرے گا تو اُس شخص جیسا ہو گا جس کو ورم ہوا اور لوگون کو باور کرانا

چاہے کہ موٹا ہے اور اپنے ورم کو چھپائے۔ **مولف کہتا ہے** کہ ابو الطیب

متنبی کے پیش نظر یہی کلام تھا جو اُسنے کہا ہے ؎

أُعِيذُهَا نَظَرَاتٍ مِنكَ صَادِقَةً　　أَن تَحسَبَ الشَّحمَ فِيمَن شَحمُهُ وَرَمُ

ترجمہ ؎

چشم بد دور رکھے تیری سچی　　شحمہ ورم سے ہے کیون فربہی

افلاطون جھوٹ کا ایک نقصان یہ ہے کہ جھوٹا واقعی صورت کو

جو محسوس ہوتی ہے بھول جاتا اور وہمی جھوٹی صورت کو ذہن مین جما لیتا اور اسی

پر اپنے کام کی بنیاد قائم کرتا ہے اسلئے اسکا جھوٹ آپ سے آپ ظاہر

ہو جاتا ہے۔

مولف کہتا ہے کہ اسی مضمون کے قریب قریب اشعب لالچی

کی نقل ہے کہ اُس سے کسی نے پوچھا کہ تیرا لالچ کس حد تک پہنچا ہے

اس نے کہا کہ مین بچون سے جھوٹ موٹ کہہ دیتا ہون کہ فلان
جگہہ شادی ہے اور جب وہ دوڑتے ہین تو مین بھی اس لالچ سے
انکے پیچھے ہو لیتا ہون کہ شاید واقع مین شادی ہو افلاطون جس کا
بگاڑ زور پکڑ گیا ہو اسکی مدد کرو ورنہ قبل اسکے کہ تم اسکو درستی کیطرف
لاؤ وہ تمکو بگاڑ کی طرف کھینچ لیجاے گا۔ آدمی کا دل جب مضبوط ہوتا ہے
تو وہ عقل پر بھروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔ لوگون کا
ظن کیا ہوا جسقدر مال واپس لوگے اسکی کمی گویا اپنی مروت ضایع کروگے
جب کسی سلطنت مین قاضیون اور طبیبون سے بے پروائی جایز
رکھی گئی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُسپر ادبار آچکا اور زوال قریب ہے بخیلون
کے لیئے بڑے سے بڑے گناہ سے درگذر کرنا چھوٹی سی چھوٹی نعمت
کا بدلہ دینے سے بہت آسان ہے اگر تم جاننا چاہو کہ کس طبقہ کے
لوگون مین تمہارا شمار ہے تو غور کرو کہ تم کس قسم کے لوگون کو بلا سبب
دوست رکھتے ہو۔ ظلم نفس کا زنگ ہے اور جب تک کوئی چیز زنگ
سے پاک نہو اسپر رنگ نہین چڑھتا۔ جب کسی پر مصیبت آئے تو اسکو
اُن بڑی بڑی مصیبتون پر غور کرنا چاہیئے جو بہتیرے لوگون پر آئی ہین

تاکہ اس کا غم کم ہو - تمکو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا انکو تمہارے دوستون سے
بچاے کیونکہ ان سے بچنا تمہارے امکان مین نہین ہے - رذیل
رنجیدہ کر کے ھنکا لیجاتے ہین اور شریف بہت زیادہ آو بھگت سے -
آیسی باتون پر تمہاری مدح سرائی کرنے والا جو تم مین نہین ہین کسی اور
سے مخاطب ہے اور تمہارے ذمہ نہ اسکا جواب ہے نہ ثواب - تمسے
کم علم کی راے تمہارے لئے تمہاری ذاتی راے سے بہتر ہے -
کیونکہ وہ تمہاری نفسانیت سے خالی ہے - مظلوم کی دادرسی عادل
ہی سے ہوتی ہے اور جس نے اسپر ظلم کیا ہے اُس سے تو شاید ہی
پوراحق پا سکے - حکمت مردون کا سرنامہ ہے - جسم کی درستی کا
خیال رکھو کہ یہ جان کا آلہ ہے - حق آشکارا ہے - ہمنے جانچی ہین
اگر کوئی بزرگی ہوتی تو ان سے تانبا ہرگز نہ خریدا جاتا - اپنی جانون کا لحاظ
رکھو اور اپنی قرابت کی نگہداشت کرو - عدل کو آرایش اور پارسائی کو
پوشاک بناؤ مراد کو پہونچو گے - کتاب جب مصنف سے جدائی ہوئی
تو قدردانون اور نفع رسانون کے پاس پہونچنے سے پہلے ضرور ہے کہ
جاہلون کے ہاتھہ مین پڑے جو اسکو چھوٹی نگاہ سے دیکھین اور پانسکے

لکھنے والے پر تین دہرین جسطرح بچہ کمظرف لوگون کی گالیان اور طمانچے کہاتا ہے - آدمی کو اپنے دوست کے مالدار ہو جانے کی آرزو نہ کرنی چاہیئے ورنہ وہ اسپر فوقیت جتایگا بلکہ اسکی یہ آرزو ہونی چاہیئے کہ دونون ایک حال مین ہون - آفلاطون سے کسی نے پوچہا کہ آدمی اپنے دشمن سے کیونکر انتقام لے ؟ اس نے کہا کہ اپنی ذات مین فضیلت بڑہا کر - اور آفلاطون کہتا ہے کہ جب کسی نوعمر کو گناہ کرتے دیکھو تو اسکے انکار کی گنجایش رہنے دو تا کہ وہ تنگ آکر ڈہٹائی پر نہ آجائے - تہوڑی بہلائی کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ بہلائی تہوڑی ہی بہت ہے -

آفلاطون نے اپنے شاگردون سے کہا کہ "جب تم ادب آموزی سے تنگ جاؤ تو عجیب و غریب قصون سے اپنی مجلسون کو تر و تازہ کرو تا کہ تمہارے دلون کی کلیان کہلجائین" آفلاطون سے کسی نے پوچہا کہ مجھے کیونکر معلوم ہو کہ مین حکیم ہو گیا ؟ اس نے کہا کہ جب تم اس حالت کو پہونچو کہ جو اسے تم دو اسپر تمکو گہمنڈ نہو اور گناہ کے وقت تمکو غصہ جامہ سے باہر نہ کردے - اور پوچہا گیا کہ تجارت کیا ہے ؟ اسنے کہا کہ لالچ کے ساتہ مال جمع کرنے پر حریص ہوتا اور قناعت کا کم ہو جانا اور پوچہا گیا کہ تمہاری خدمت

کون کرتا ہے؟ اسنے کہا کہ جو تمہارے مخدوم ہین وہی میرے خادم ہین
مولف کہتا ہے کہ خادمون سے اسکی مراد شہوت وغضب کے
قوئی ہین - اور اس سے پوچھا گیا کہ آدمی کیا تدبیر کرے کہ محتاج نہو؟
اسنے کہا کہ اگر مالدار ہو تو میانہ روی اختیار کرے اور محتاج ہو تو ہمیشہ کام
مین لگا رہے - جو شخص بغیر نیکی و احسان کے تمہارا شکریہ ادا کرے اسکے
ساتھہ جلد نیکی و احسان کرو ورنہ ستایش پلٹ کر نکوہش ہوجائیگی -
جو جمیعتین مین نقطون سے مالامال ہوا وہ بڑا ہوکر معنون کا کنگال ہوا -
مولف کہتا ہے کہ اسکا مقصود اُس شخص سے ہے جو کم عمری مین
لغات اور اسکے متعلقات سیکھہ کر بھاری بھر کم بننا چاہتا ہے - افلاطون
کا قول ہے کہ حلم و وقار کو پورے طور پر برتنا اور نفس کو ناپسندیدہ امر کے
پیش آنے یا پسندیدہ کے نہ ملنے پر صبر پر جمائے رکھتا ہے - شریر
دوسرون کی برائیون کو بادشاہون کی تقرب کا ذریعہ بناتے ہین اور
نیک غیرون کی نیکیون کو - مصیبتون مین اپنے آپکو بے صبری کے
حوالہ کردینے اور اسکی موٹی چالین سیکھنے سے صبر کی پیروی زیادہ تر
آسان ہے - تین شخصون پر رحم کرنا چاہیئے - اس عاقل پر جسپر جاہل حکمران

ہو - اُس کمزور پر جو زور آور کے قبضہ مین ہو اور اُس شریف پر جو کمینہ کے طرف راغب ہو - عاقل کو چاہیئے کہ اپنے بادشاہ کے ساتھہ بحری مسافر کی طرح رہے جس کا جسم ڈوبنے سے بچا بھی رہے تو دل خوف سے بے غم نہین رہتا - شریر آدمی لوگون کی برائیون ہی کو تاکتے ہین اور انکی خوبیون کو چھوڑ دیتے ہین جسطرح مکھی جسم کی خراب ہی جگہہ مین بیٹھتی اور اچھی کو چھوڑ دیتی ہے - اپنے دشمن کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تمہارے اندازہ سے زیادہ بلائین تم پر آپڑینگی - نوکر رکھنے مین امانت اور کام کی پوری لیاقت کے سوا کسی کی سفارش ہرگز قبول نہ کرو - جو تمہارے وعدہ کو خوبی کے ساتھہ برداشت کرے گا وہ تمہاری سختیون کو بھی خوبی کے ساتھہ جھیلے گا - عاقل کو چاہیے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے مین نرمی اختیار او رفضولیات سے احتراز کرے کیونکہ جونک آہستگی کے ساتھہ جسقدر خون چوستی ہے مچھر بے چینی اور شور وغل کے ساتھہ اسقدر خون نہین پیتا - جب تمہارا دشمن تمسے مشورہ لے تو اسکو صحیح مشورہ دو کیونکہ جب اسنے تمسے مشورہ لیا تو تمہارا دشمن نہ رہا دوست ہوگیا - بناوٹ ابتدا مین زورون پر ہوتی ہے اور اصالت انتہا مین - ہر چیز مین عدل کی ایک ہی صورت ہوا

کرتی ہے اور ظلم کی بہت سی صورتین ہوتی ہین اسی لئے ظلم کرنا آسان
ہے اور عدل کرنا دشوار ہے انکی مثال صحیح اور غلط نشانہ کی ہے کیونکہ
ٹھیک نشانہ لگانے کے لئے مشق وعادت کی ضرورت ہے اور غلط
کے لئے کسی چیز کی نہین - بادشاہ گویا دریا ہین جنسے ندیان نکلتی ہین
اگر وہ شیرین ہے تو یہی اور وہ شور ہے تو یہی - بخیل جسقدر مال مین
بخل کرتا ہے اسیقدر آبرو مین سخاوت - جو غصہ مین ہو اس سے تکرار
نکرو اسلئے کہ وہ شورش پر اڑ رہے گا راہ راست پر نہ آئے گا -
اورون کی لغزش پر خوش نہ ہو کیونکہ تمکو اسکی خبر نہین کہ زمانہ تمکو کیا نیرنگیان
دکھائیگا - عقل وحق کو اپنے امام بناؤ انکے ساتھ ہمیشہ آزادی سے بسر
کروگے - جب آدمی مین رسوائی کی شرم اور محنت ومزدوری کی برداشت
نہ رہی تو اسکے لئے چوری کرنی آسان ہے - تمہارے ہمنشینون مین
سب سے زیادہ ضرر رسان تمکو بانس پر چڑہانے والا لالچ دلانے والا اور
تمسے پست ہمت ہے - کسی شخص کو اُس مرتبہ کے اعتبار سے نہ دیکھو
جسپر زمانہ نے اسکو پہنچایا ہے بلکہ اسکی واقعی قیمت کے لحاظ سے
کیونکہ اسکا طبعی مقام یہی ہے - جسنے فضیلت کیلئے علم سیکھا وہ اُسکی

ناقدری سے ملول نہو گا اور جسنے نفع حاصل کرنے کے لئے وہ اہل علم
کی ناقدری سے علم کو چھوڑکر ایسا کام کرے گا جسمین نفع ہو۔ نقل ہے کہ
افلاطون نے ایک جوان کو دیکھکر جسکو ترکہ مین بہت سا مال اور زمینین
ملی تھین اور اُسنے اُنہین تلف کردیا تھا کہا کہ ہمنے تو دیکھا تھا کہ زمین آدمی
کو ہڑپ کر جاتی ہے اور یہ آدمی ہی زمینون کو ہڑپ کر گیا۔

جسمانی لذتون مین جو کمی واقع ہوتی ہے وہی معرفت کی لذت بڑہاتی ہے
جو چیز تمسے چلی گئی اسکا سوچ نہ کرو بلکہ جو باقی رہگئی ہے اسکی حفاظت کرو
نفس کا شرف یہ ہے کہ پسندیدہ و ناپسندیدہ دونون کو ایک طرح سے قبول
کرے۔ جسطرح بہلی بُری تمکو زمین سے جدا کرتی ہے اوسیطرح بہلائی کی
ابتدا ہی تمکو بُرائی سے الگ کرتی ہے۔ حکمت کی مثال اس سیپ کے
موتی کی سی ہے جو سمندر کے اندر ہے اسلئے وہ ماہر غوطہ زنون ہی کے
ذریعہ سے ہاتھ آسکتا ہے۔ آرام و اطمینان ہی کی حالت مین احتیاط سے
کام لو کیونکہ جب مصیبت آجاتی ہے تو کم ایسا ہوتا ہے کہ احتیاط فائدہ دے
سب سے بدبخت وہ ہے جو دوسرون کے لئے جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

مولف کہتا ہے کہ مین نے فارس کے باوا آدم کیومرث کی کتاب

نقل ہدی ہین یہ جملہ لکھا دیکھا ہے کہ "اے انسان اپنی بیوی کے شوہر کے
لئے مال جمع نہ کر،، افلاطون کہتا ہے کہ اپنی زندگی مین اپنے دوستون کا
محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ بعد مرگ اپنے دشمن کے لئے مال چھوڑ جائے
افلاطون سے پوچھا گیا کہ عشق کیا چیز ہے؟ اسنے کہا کہ خالی نفس کی بے سوچے
سمجھے حرکت ۔ صاحب ادب کو چاہیئے کہ بے ادب کو منہ نہ لگائے جیسا
ہوشوالیکو مدہوش سے تکرار کرنی زیبا نہین ۔ افلاطون سے کسی نے سوال
کیا کہ آدمی اپنے دشمن کو کیونکر غم مین مبتلا کر سکتا ہے؟ اسنے کہا کہ اپنے نفس
کی اصلاح کے ذریعہ سے ۔ اور اسی کا قول ہے کہ خدا کا خوف کامیابی
کی چوٹی ہے اور پرہیزگاری فضائل کی کنجی ۔ بدکاری ذلیل چوپایون کی
خاصیت ہے قوم کی ہلاکت اور اسکا برملا کیا جانا ۔ نفسانی خواہشین فکر کی ضد
ہین ۔ دنیا کو چھوڑتے وقت اُسکا قلق نہ کرو ۔ بادشاہ کو عمر کے لحاظ سے
نہین بلکہ خصلت کے لحاظ سے منتخب کرنا چاہیئے کیونکہ کبھی بڑے مین وہ
خصلتین نہین ہوتین جنکا ہونا لازمی ہے اور جوان مین ہوتی ہین ۔ جو صفت
بادشاہ مین سب سے پہلے تلاش کیجاتی ہے وہ سچائی ہے کیونکہ امید
رکھنے والون کی رغبت اور ڈرنے والون کی دہشت اِسی پر موقوف ہے

جسطرح بڑی عمارتون مین کبھی گونج جواب دیتی ہے - حال آنکہ وہان کوئی نہین ہوتا اسیطرح آدمیون مین بعض کی صورت تو آدمیون کی سی ہوتی ہے مگر وہ آدمی نہین ہوتے - نقل ہے کہ ایک دن افلاطون بیٹھا تھا اور چارون طرف سے شاگرد اُسکو گھیرے ہوئے تھے - مگر ارسطو طالیس نہ تھا اسوقت افلاطون نے کہا اگر میری بات کوئی سننے والا ہوتا تو مین تقریر کرتا - لوگون نے کہا جناب آپکے اردگرد ایکہزار شاگرد تو موجود ہین - اس نے کہا کہ مین ہزار جیسا ایک چاہتا ہون ایک شاعر نے اسی مضمون کو لیکر خالد بن زید کے مرثیہ مین کہا ہے ؎

یَا عَینُ فَابکِی خَالِداً اَلفٌ وَیُدعیٰ وَاحِداً

ترجمہ شعر

چشم تر اشکون سے کے ہوتی کر تو خالد پر نثار ۔ نام کو تھا ایک لیکن کام مین تھا وہ ہزار

افلاطون کہتا ہے کہ حق رسان و انصاف ور مین فرق یہ ہے کہ حق رسان تو ہر حقدار کا حق جو اُسکے ذمہ ہے عطا کرتا ہے اور انصاف ور وہ ہے جو ہر حقدار کو اسکا حق اورون سے دلواتا ہے - جو شخص زمانہ کے ساتھ اچھی طرح پھرے اور اُسکو زمانہ نہ پھیرے وہی کامل رہنما ہے

فروعات پر اسکی نظر پڑتی ہے جسکو اصول حفظ ہون اور پھل کی لذت وہی
جانتا ہے جسنے پھل کو چکھا اسکا نفع جانا اور اسکی خوبی کو پہچانا ہے -
افلاطون سے کسی نے پوچھا کہ عاقل کب گھبراتا ہے ؟ اسنے کہا کہ جب
تم اسکو جاہل کے پاس بٹھاؤ - کسی نے پوچھا کہ کیا عاقل کو جاہل سے
باتین نہ کرنی چاہیین ؟ اسنے کہا کہ ہان جب اسکو فکر کی ریاضت منظور
ہو - اسکا قول ہے کہ اعتدال ہر چیز مین ایک ہی ہوتا ہے اور جو اعتدال سے
زیادہ ہے بہت ہے - بادشاہ تین قسم کے ہوتے ہین - طبعی - اختیاری - جسمی - طبعی
وہ ہے جسکو وراثت کے ذریعہ سے سلطنت ملے - اختیاری (انتخابی) وہ ہے
جسکو خواص و عوام منتخب کرین - اور جسمی وہ ہے جو غلبہ و غصب سے بادشاہ بن بیٹھے
اور ان تینون مین افضل اختیاری ہے اسکے بعد طبعی اسکے بعد جسمی - اور اگر جسمی
حق کا پابند ہو تو وہ سب سے افضل ہے اور جسمی کو حق پسند ہو تاہم تیسرے مرتبہ مین ہے
کیونکہ غاصب ہے - نفس کا جسم مین ہوتا اور جسم کے ساتھہ اسکا اتحاد ویسا ہی ہے جیسا کہ آفتاب
کی روشنی کا آسمان و زمین کی درمیانی کے ساتھہ تعلق کیونکہ اگر یہ فضا نہو تو آفتاب کی
روشنی بھی نہ رہے اور جب ملگئین تو روشنی نے آفتاب کی چمک دمک دکھائی - افلاطون
نے ایک نوجوان جاہل و سخت مغرور کو دیکھکر اس سے کہا کہ مین چاہتا ہون

کہ جیسا تو اپنے گمان مین ہے ویسا ہی مین حقیقت مین ہون اور میرے
دشمن ویسے ہون جیسا تو حقیقت مین ہے۔ نقل ہے کہ افلاطون نے
ایک وبالی شہر کو اپنا وطن بنایا تو لوگون نے اُس سے اسکا سبب پوچھا
اس نے کہا کہ اسلیئے کہ نفسانی خواہشون سے اگر نفس کی منفعت کے
خیال سے دُور رکھون تو جسم کی منفعت سے بچنے کو خواہی نخواہی رکھون گا
اور اسکا قول ہے کہ شرف کا دوست رکھنے والا وہی شخص ہے جو علم
پر غور و خوض کرنے مین نفس کو تھکا ڈالے ایک نوجوان نے اس سے پوچھا
کہ اسقدر زیادہ علم تمنے کیونکر حاصل کیا؟ اسنے کہا کہ جتنی شراب کا
تو نے ناس کر دیا اُس سے زیادہ تیل مینے خرچ کیا ہے۔ افلاطون کا
مقولہ ہے کہ اچھی صورتین جو ادب سے خالی ہون سونے کے برتن
ہین جنمین سرکہ ہو سخی وہی ہے جو شریف کو سوال سے بچانے کے
لیے بے مانگے دے بادشاہ وہ نہین ہے جو غلامون اور عامیون
کا بلکہ شریفون کا مالک ہو۔ اور مالدار وہ نہین ہے جو مال جمع کرے
بلکہ جو مال کا انتظام کرے۔ اس چھوٹی چیز کو ہرگز حقیر نہ سمجھو جو بڑہ سکتی ہے
تن آسانی مین اور کچھ نہین تو بُری عادتین آجانے کا احتمال ہی اُسکی بُرائی

کو بس کرتا ہے۔ جب تمہارا مخاطب شریف ہو تو تمہارا ایک کلمہ اس سے
زیادہ کہنا اسکی اجرت مین ایک درہم بڑھانے سے زیادہ اسکو محبوب ہوگا
عالم کا عطیہ خدا کی بخششون کے مشابہ ہے کہ بیدریغ بخشنے سے
نہ گھٹتا نہین بلکہ عطا کرنیوالے کے پاس جون کا تون موجود رہتا ہے۔
علم کی ایک فضیلت یہ ہے کہ جسطرح تم اور چیزون مین دوسرون سے کام
لیتے ہو اسمین کسی سے تم کام نہین لے سکتے اسکی خدمت تمکو خود ہی
کرنی ہوتی ہے اور نہ اور جمع کی ہوئی چیزون کیطرح اسکو تمسے کوئی چھین سکتا
ہے۔ شریف کے ساتھ احسان کرنا اسکو بدلہ دینے پر آمادہ کرتا ہے اور
کمینہ کے ساتھ اسکے دوبارہ سوال کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ کسی
شخص کی کسی بات کو جب ناپسند کرو تو اسکو اپنی نظر سے نہ گرادو اور اسکے
سارے اخلاق پر نظر دوڑاؤ اس لئے کہ ہر شخص کے لئے خدا کا کوئی نہ کوئی
عطیہ ہے جس سے وہ خالی نہ ہوگا۔ جب تم کسی شخص کے دوست ہوئے
تو تیر اسکے دوست کا دوست ہونا واجب ہے مگر اسکے دشمن کا دشمن ہونا
ضرور نہین ہے کیونکہ یہ تو اسکے نوکر پر فرض ہے نہ کہ اسکے ہمسر پر۔
نوجوان کی سعادت ہے کہ اسکی کوئی فضیلت کمینہ پن مین تکمیل کو نہ پہونچے

نفس کو بُرے کام سے باز آنے کا عقل مشورہ دیتی ہے اور اگر وہ نہین
مانتا تو اسکو چھوڑتی نہین کیونکہ اسمین غصہ نہین ہے بلکہ اسے مناسب ترین
وقت جسمین اسکو کام کرنا چاہیے اور پسندیدہ ترین پہلو جو اس (نفس) مین
پایا جاتا ہے بتا دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو عقل پر بھروسہ کرتا ہے اسکے
ساتھ یہ ہمیشہ بھلائی کرتی رہتی ہے۔ تم جسکی نوکری کرتے ہو اگر وہ مضبوط دل کا
ہے تو اس کے اہل موالی کو ناراض کر کے اس کو راضی رکھو اور
اگر کمزور دل کا ہے تو اسکو ناراض کر کے اسکے نوکر چاکر کو راضی رکھو۔
پورا آزاد وہی ہے جو بھلائی کی سختیان جھیلے۔ بحث کرنے والون مین
سے اگر فریقین حق کے جویا ہین تو بحث مین باہم لڑائی نہین ہونے کی کیونکہ
دونون کا مقصود ایک ہے اور اگر غلبہ کے خواہان ہین تو لڑائی ہوگی
اسلیے کہ دونون کے دو مقصود ہین اور ہر فریق چاہے گا کہ ایک دوسرے
کو اپنے مقصود کیطرف کھینچ لائے۔
جب ظالم بُرائی پر آتا ہے تو آدمی اسکو روکنے سے تنگ جاتا ہے پس
اگر معاف کرنا چاہے تو اُسپر غصہ کو بھڑکاتا اور اسکے بارہ مین غصہ کو راہ دیتا
ہے جو اسکو مآل اندیشی سے روکتا ہے اور ہر وقت عقل نفس سے چھپ جاتی

ہے اور اس حال مین نفس اس تاریک مقام جیسا ہو جاتا ہے جو افتاب
کی روشنی سے محروم ہے۔ جب زمانہ مین خرابی آتی ہے شریف خصلتین
بے قدر و مفید اور کمینہ خصلتین قابل قدر و مفید ہو جاتی ہین اور محتاج کے
خوف سے امداد کا خوف زیادہ تر سخت ہوتا ہے۔ سخی مرتے وقت بخیلون
پر ہنستے ہین اور بخیل افلاس کے وقت سخیون پر آوازہ کستے ہین۔ ہر وقت
و ہر حال مین امید و آرزو کے گھوڑون پر سوار نہو کیونکہ اکثر یہ آدمی کو آسانی
سے برائی کیطرف لیجاتے ہین۔ غصہ و خواہش نفسانی اور نفس کے
کل صفات کی ایک خاص مقدار ہے جسمین آدمی کی حالت درست رہتی
ہے اور جہان اُس مقدار مین زیادتی ہوئی کہ آدمی برائی کیطرف آیا کیونکہ غصہ
کی مثال نمک کی سی ہے جو کھانون مین ڈالا جاتا ہے اگر وہ انداز سے ہوتا
ہے تو کھانے کو بامزہ کرتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے تو خراب کرتا ہے اور
یہی حال سب قوتون کا ہے۔ زندگی مین علم تاَل کی جستجو کروگے تو لوگون کے
سردار بنجاوگے کیونکہ آدمی یا خواص ہین یا عوام خواص فضل و کمال سے بزرگ
سمجھیں گے اور عوام مال و منال سے۔ اس عالم کی لذت محنت کی مزدوری
ہے اور اگر لذت نہوتی تو نہ لوگ کھاتے پیتے اور نہ عورتون کے پاس جاتے

کیونکہ ایسا ہوتا کہ عورتون کے پاس صرف وہی جاتا جسکو اولاد کی خواہش
ہوتی اور کہانا وہی کہاتا جسکو زندہ رہنے کی آرزو ہوتی اور ان باتون مین
کوئی لذت نہ ہوتی تو بہت سے آدمی نہ عورتون کے پاس پہنچتے اور نہ
کہانے کہ۔ حیوانون کو حیوانون کا حال معلوم ہوتا ہے اور دلون کو دل
دیکہتے ہین اور ایک مین جو کچہہ ہوتا ہے اسکو دوسرا سمجہہ جاتا ہے ۔
سب سے بڑی باتین یہ ہین چغلخوری مین سچائی ۔ معذرت مین تنگ طلبی
شرافت کے باعث سوال نہ کرنیوالے کے ساتہہ بخل ۔ اور جس کے
شر کا کہٹکا نہ ہو اسکی سر ہو جانا ۔ باکمال نفس خوشی سے بالاتر ہوتا ہے
اور ہمکو جو کسی چیز سے خوشی ہوا کرتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ہم اسکی
خوبیون ہی کو دیکہتے ہین اسکی برائیون پر نظر نہین ڈالتے اور باکمال
نفس اسکی سب ہی باتون پر غور کرتا ہے اسلیئے اس عالم مین اسکی بہلائیان
اور برائیان ملکر برابر ہوجاتے اور ان مین سے کوئی صفت دوسرے پر غالب
نہین آتی ہے نفس جو جسم کا تابع ہوجاتا ہے اسکی مثال ویسی ہی ہے
کہ سوار جب کمزوری سے گہوڑے کو اپنے قابو مین نہین رکہہ سکتا تو
اسکی باگ چہوڑ دیتا ہے یہانتک کہ جس ضرورت کیلئے اسپر سوار ہوا تہا اس سے

ہی الگ ہوجاتا ہے اور وہ گھوڑا کلیل کرنے یا چرنے مین لگ جاتا ہے
اور بے کمال آدمی کو اس جانور کیطرح نفس کو چھوڑ دینے مین آرام ملتا ہے
اور اکثر دنیا کا مدار اسی چلن پر ہے - بادشاہ کی دانائی اپنے سے نیچے والون
کی سیاست مین ہے - رعایا کی اپنے سے اوپر والون کی روک تھام
مین اور کاتبون (دسکتریون معتمدون) و حاکمون کی بڑی دانشمندی کے
ساتھ اپنے سے اوپر والا اپنے سے نیچے والون کے ربط وضبط مین
بناوٹ کرنے والون اور اپنے سے تقرب چاہنے والون کو دیکھو اگر
وہ لوگون کی مضرتون کو تمہارے پاس آنے کا ذریعہ بنائین تو ان کی
جس بات سے تمکو نفع پہونچے اسکو قبول کرلو اور ان سے پرہیز کرو
اور اگر تمہارے پاس آنے کا وسیلہ عدل و اصلاح کو بنائین تو ان باتون
کو قبول کرو اور دل مین ان سے خوف و ہراس رکھو - جس آئینہ مین
انسان اپنے اخلاق کو معائنہ کرسکتا ہے وہ انسان ہی ہے کہ انمین جو
تمہارے دوست ہین ان سے تمہاری خوبیان معلوم ہوتی ہین اور جو
دشمن ہین ان سے برائیان - اس عالم مین کامل حسن و قبح تو عقلی ہی
قوتون کی ترکیب مین ہین اجزا جسم و رخسار کے ترکیب مین نہین ہین

عاقل آدمی دوست کے سبب سے خسارہ مین نہین رہتا کیونکہ اگر وہ عالم فاضل
ہے تو اس سے اسکی زینت ہے اور اگر کم فہم و جاہل تو اسکے ذریعہ سے
جاہلون سے اپنی آبرو بچا سیگا اور تحمل کی مشق بہم پہونچ جائے گا کسی شخص
مین جو اوصاف ہون اُنسے زیادہ نہ بیان کرو کیونکہ وہ خود اسکو سچ سمجھ
لیگا اس سے جو صفت تم اسمین زیادہ کروگے وہ تمہارا نقص شمار ہوگا -
کسی امر کا ارتکاب نہ کر بیٹھو جبتک کہ اسکے متعلق عقل و خواہش نفسانی
مین صلح نہ کرا لو کیونکہ محض عقل تم پر سخت گیری کریگی اور صرف خواہش
تمکو ہلاکت مین ڈالے گی - آپنے محسن اور اپنے دائن سے خندہ روی
کے ساتھ ملو کیونکہ یہ تمہارے آقا ہین - قوت غضبیہ کی حرکت خوف کے
مقابلہ مین اور قوت فکریہ کی حرکت علت کے مقابلہ مین ہوتی ہے اور
انہین قوتون سے انسان کے تینون طبقون پر حکمرانی ہوتی ہے -
چنانچہ اعلی طبقہ پر دلیل سے - اوسط درجہ کے لوگون پر رغبت سے اور
نیچے درجہ کے لوگون پر رعب سے - آدمی کی بیحیائی یہی ہے کہ جو
حالتین اسپر طاری ہوتی ہین انہین سے اکثر کی صورتون کو اسکی قوت
فکریہ نہین دیکھ سکتی اور اُن کو کم وزن سمجھکر آگے بڑھا دیتی ہے کیونکہ اسنے

انکی مقدارون پر گہری نظر نہین ڈالی ہے ۔ جب مناظرہ مین تمہاری دلیل
سست ہوگی تو اگر وہ شریف کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمہاری تعظیم و توقیر
کرے گا ۔ اور اگر کمینہ کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمکو تکلیف پہونچائے گا
اور مت کینہ رکھے گا ۔ جب تم اپنے دشمن سے برائی کرنا چاہو تو اسکے
اخلاق کو دریافت کرو تمکو معلوم ہو جائے گا کہ سب کام نہین ہین ضرور
ہے کہ انمین کچھ نقص ہی ہو ۔ بس اسکی کمزوریت اپنی تدبیر کو پہونچاؤ
کبھی خالی نہ جائے گی ۔ حاسد وہ شخص ہے جو تمہاری اس نعمت کو جس پر
اسے رشک ہے جب چہین نہ سکا تو اسنے حسرت و افسوس کو تمہاری
طرف روانہ کیا ۔ اور ”صحیفہ صغرین“ جو بتخانہ کے قربانیون مین پڑھا
جاتا ہے ایک بات یہی درج ہے کہ حسد کسی سے دور نہین ہوتا مگر
اسی صورت مین کہ لوگ اسپر رحم کرین ۔ سخی مال جمع کرتے وقت بخل کرتا ہے
اور اسوقت اسپر سوال گران گذرتا ہے کیونکہ جمع کرنے کا رستہ اور ہے
اور خرچ کرنے کا اور ۔ ہر شخص پر جو سوال کو پورا نہ کرے بخیل ہونے کا گمان
نہ کرو کیونکہ دینے مین کبھی وہ بہی رکتا ہے جو لوگون سے بچنا چاہتا ہے
اور جو لوگون کا اپنے پاس آنا اور اس دروازے کا کہول دینا جسکا بند کرتا

اسکے اختیار مین نہین ہے ناپسند کرتا ہے اور جسکو مجبوراً لوگون سے
معذرت اور اپنے نفس کی حمایت کرنی پڑتی ہے اس لئے وہ مناسب
سمجھتا ہے کہ ان راہون کے دروازے اپنے اوپر بند کر دے کسی
چیز کی معرفت (شناخت) اور اُسکے علم (دانست) مین فرق یہ ہے کہ
معرفت اُس بات کی یاد دلا دینی ہے جسکو تم بھول گئے ہو اور اسکا علم
تمہارے ذہن مین اس چیز کی ایسی بات کا نقش ہونا ہے جسکا تصور
اسکے پیشتر تمکو نہوا تھا۔ سب سے جلد اس خطا سے نقصان ہوپہنچتا ہے جو
کشتی مین بادشاہون کی مجلسون مین اور لڑائیون کی کشاکش مین واقع
ہوتی ہے۔ جس غلام کی قوت شہوانیہ قوی ہو اسکو نہ خرید کیونکہ اس کا
آقا اور ہے اور نہ غصہ ور کو کیونکہ وہ تمہاری غلامی مین بے چین رہے گا
اور نہ زور آور رائے والے کو کیونکہ وہ تمسے حیلے بازیان چلے گا۔ بلکہ ایسا
غلام ڈھونڈھو جو فرمانبرداری مین خوب دل کو مرغوب جسم کا مضبوط
مسرت مربوط اور شرم کا پتلا ہو۔ معقولات کا نقش دشواری سے
جمنے کا نام ہٹ دھرمی ہے جسکا سبب یا تو اُس تیزی کی زیادتی ہے جو
انسان مین ہوتی ہے یا طبیعت کا بھدا پن ہے اسی لئے وہ اسکے

نہین مانا جس چیز کی تمنے تعریف کی ہو اسکی ہرگز مذمت نہ کرو الا سخت
تحمل کر لینے اور عمدہ برتاؤ سے کام لینے کے بعد کیونکہ اُسکے بارہ مین
تمسے جو زیادتی ہوئی ہے اسکے تم پابند ہو۔ جاندار کا تخیل جسقدر قوی
ہوگا اُسیقدر اس کی پیروی سے اسکے نفع کی و خواہش کی پیروی
سے اسکے ضرر کی قوت زیادہ ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ نیک کردار آدمی
حیوانون مین افضل اور بداطوار بدتر ہے۔ اگر تم کسی کی طبیعت کا پتہ لگانا
چاہو تو اس سے مشورہ کرو دیکھو بس تمکو اسکے مشورہ سے اسکے انصاف
وظلم اور نیکی و بدی کا حال معلوم ہو جائے گا۔ اگر کسی اپنے کام کو رسم و
رواج کی وجہ سے تمہارا جی چاہے تو جبتک کہ تمہاری عقل اسکا حکم
نہ دے اسکو ہرگز نہ کرو کیونکہ رسم و رواج کی پیروی کمینہ پن ہے۔ خواہش
کو باعتبار عقل کے ہم سے جو زیادہ قربت ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم خواہش
کو لئے ہوئے پیدا ہوتے ہین اور ہماری عقل تو ہماری پیدایش سے
مدت کے بعد کامل ہوتی ہے۔ اسلئے خواہش کو ہمسے زیادہ تر خصوصیت ہے۔ عشق جب عقلی
قوی کی وجہ سے ہوگا تو پایدار ہوگا اور اسمین تغیر نہ آئیگا اور جب جسم کیوجہ سے ہوگا تو
صورت و مزاج کے فرق سے اسمین بھی فرق آجائیگا۔ بخیل اپنے یہان آنیوالونمین

سے سب کو اپنا بھائی و سردار ہی سمجھتا ہے کیونکہ وہ نہین چاہتا کہ اُن لوگون سے اسکو بزرگ سمجھنے کے باعث اسکو انکے ساتھ احسان کرنا پڑے - اور ہمی اپنے یہان آنے والون کا سردار بنتا ہے تاکہ انکو اپنے بزرگ سمجھنے کا صلہ دے

جب تیری خوبیون کی لوگون مین تعریف ہونے سے تجھہ مین غرور پیدا ہو تو اپنی چھپی ہوئی برائیون پر نگاہ ڈال ور تجھے اپنی واقفیت پر جو اپنی ذات کی نسبت ہو لوگون کی ستایش سے زیادہ وثوق ہونا چاہیئے جب کسی آدمی نے کسی بدلی کے وعدہ کو وفا کیا تو اُسنے بخشش و راستی دونون کی فضیلتین ایک ساتھہ حاصل کین - جو تمہارا رادتمہا مرا - جب رئیسون مین سے کوئی شخص جسکی نسبت تمکو معلوم ہو کہ وہ تمہاری راے کا محتاج ہے تم سے مشورہ لے تو اس سے اس طور پر گفتگو شروع کرو کہ جو بات تمہارے خیال مین آئی ہے اسکو تم اس سے سمجھنا چاہتے ہو اور اُسکے سامنے اپنا خیال ظاہر کرنے سے تمکو اطمینان ہوگا - اور جس بات کی اُس کو احتیاج ہے اسکے قبول کرنے مین جسقدر اسکا فائدہ ہے اُس سے زیادہ اسکے اظہار مین خود تمہارا فائدہ ہے جب کوئی رئیس اپنی کسی خطا کا تمسے اظہار و اعتراف کرے تو اُسکے لئے کوئی

عذر ڈھونڈھ نکالنے کیلئے ذہن کو دوڑاؤ - اور خبردار اسکو سخت و سست نہ کہو
اور نہ اُسکی برائی کرنے مین اسکی بات مین ملاؤ۔ بات جب قائل کی نیت
کے مطابق ہوتی ہے تب سننے والے کی نیت کو حرکت مین لاتی ہے
اور جب اُسکے مخالف ہوتی ہے تو مخاطب کے دل مین نہین بیٹھتی -
روزہ قوت غضبیہ کے لئے لگام ہے اور اسکو نفس ناطقہ کی پیروی کے
لئے تیار کرتا ہے۔ جب لڑکے کو کسی کا مودب بنانا منظور ہو تو اسکو خوشحالی کی
زندگی سے روکو اور فقیرانہ وضع کی عادتین سکھاؤ کیونکہ جب وہ جسم کی زیب
و زینت سے الگ ہوجائیگا تو جان و زبان کی آراستگی کا طالب ہوگا
دانشمند کو لازم ہے کہ اپنی جان کا پاسبان بنا رہے اور اپنی ہی خطا
کو بہت بڑا اور اپنے ہی صواب کو بہت چھوٹا سمجھے اور اسکو خیال مین
نہ لاوے کیونکہ صواب اسکی انسانیت کی شرط مین داخل ہے اور خطا اس
خیال کو بدلنے والی ہے جو لوگون کے دلون مین اسکی نسبت بیٹھا ہوا
ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ لوگ تمسے محبت کرین تو اُنکے دلون مین جسقدر
تمہاری منزلت ہے اُس سے کم درجہ پر اُتر آؤ اور کسیکی لغزش کا پردہ فاش
نہ کرو کیونکہ آدمی کے دل وحشی ہوتے ہین اور اس سے رام نہین ہوتے

جو اُن سے جھگڑے گو وہ اُن سے سلامت روی مین زیادہ تر ثابت
قدم ہو اپنے جمع کئے ہوئے اصول و نتایج کے سکھانے مین عالم کی بخالت
اُسکے اُسیقدر بچانیکا نہ بنے اور زیادہ کی تلاش سے رُکجانے کا باعث ہوگی اور
اُنکے بتانے مین اُسکی سخاوت دوسرے اعلیٰ علم کی جستجو کا ذریعہ ہوگی۔
ابانت (فصاحت) و بلاغت مین فرق یہ ہے کہ ابانت موجود ہی کے
لئے خاص ہے اور بلاغت موجود و مفروض دونون کے لئے۔ جو شخص
کوئی شریعت لاتا ہے وہ عالم بالا کی سعادت لاتا ہے اس لئے جو
سعادت کا مخالف ہو وہ مجسم نحوست ہے۔ دنیا کے طالب وہ نہین مین
جو اُس سے جان بچانے بہ لیتے مین اسکے طالب تو وہی مین جو
اُسکے ذلیل مال کو روک رکھتے مین۔ دنیا کا طالب بجری مسافر جیسا ہے
کہ اگر بچا رہا تو خطرہ مین پڑنے والا کہلایا اور ہلاک ہوا تو بوالہوس۔ دنیا کی
محبت کانون کو حکمت سے بہرا اور دلون کو نور بصیرت سے اندھا بنا
دیتی ہے۔ موت جب عالم مشقت سے عالم راحت اور عالم فنا سے
عالم بقا کی طرف جانا ہو تو اسکی فضیلت کا کیا کہنا ہے۔ سکوت مین سلامتی
اور گفتگو پشیمانی سبب۔ چار چیزین اگر ہوتین تو آدمی کے کام ضرور درست

ہوتے ہین نادانی - جہوٹی امید - رنجیدہ حرص - اور دور از کار خواہش -
نامعلوم عمر دراز کی ہمیشہ مغموم رہنا زیبا ہے - ہوشیار آدمی کو چاہیئے
کہ جس چیز کو حاصل کرنا چاہیے اُس کے لئے وہ سب سامان مہیا کرے
جو عقل کی رو سے اُسکے طلب کیلیئے ضروری ہون - اور اپنی کوشش
سے باہر کے اسباب پر تکیہ نکرے جنکی طرف امید و عادت لیجاتی ہین
کیونکہ یہ چیزین اسکی بس کی نہین ہین یہ تو اتفاق پر موقوف ہین جنپر بہروسا
کرنا خلاف احتیاط ہے - جو ذلیل کے سایہ مین بیٹھے کا انصاف دہسے
نپٹے گا اور ستمگر کے لزوم کے مقابلہ مین اُسکا عذر قایم رہیگا اور
جو چاپلوسی کی نقل حکایت مین آئیگا اور مختلف طبیعتون کے لحاظ سے
جگہین بدلتے اور پہلے کہاتے رہنے کے باعث اُٹھاؤ چولہا بنا رہیگا
اور لوگون مین مکار سمجھا جائیگا - لچ پن کا نام ہے کہ جسمین یہ ہو
وہ کسی چیز مین عقل کے حصہ سے پہلے لذت کے حصہ کی طرف سبقت
کرے - حسینون کے گانے مین خوشی کی محرک خواہش ہوتی ہے
اور بدصورتون کے گانے خواہش کی محرک خوشی - جب کسی جگہ عادت
کی نیو ڈالو اور اُسکے استحکام مین مبالغہ کرو تو اسکو نہ بہولو کہ اسمین سارے

عالم کا حصہ ہے ورنہ وہ ایسے پہلو سے تمکو تردد مین ڈالے گی کہ تمکو
خبر نہوگی - چونکہ عالم ترکیب (دنیا) کی نعمتین ایک حالت پر نہین رہتین
اور اُنمین خلل پڑ جانا بدی سب ہے اس لیئے دانشمندون نے خیرات کو پناہ
بنایا اور اسکو مجبور بے بال و پر مسکینون کا حصہ قرار دیا اور اُسکے دینے مین
عجلت کو راہ دی اسلیئے جو کام اُنکے درست ہوئے خوب ہی درست ہوئے
فکر اس ایک بیماری ہے جو بدن کی سوجن اور پھوڑے کی طرح لوگون
کے ایک طبقہ مین پیدا ہوتی ہے پر اُس طبقہ والے اگر اسکا تدارک
کرکے اپنے بیمار اعضا سے اسکو دور کرتے ہین تو اُنکا طبقہ بچتا ہے
اور اس سے غفلت کرتے ہین تو وہ سب اعضا پر اُسکا اثر پہونچتا اور اُس
طبقہ کو خراب کر کے رہتا ہے - کسی چیز پر حسرت اُس بہروسے کے
اندازے ہوتی ہے درگذر کے بعد گناہ پر ملامت کرنی احسان کو عیب
لگانا ہے مروت تو جرم بخشی کے قبل ہی ہوتی ہے - غصہ اُس برے
پیر و جیسا ہے جو پہلے تمکو تمہاری مصلحت کے لیئے اُبھارتا ہے اور جب
تم اُسکی سن لیتے ہو تو تمکو اپنی مصلحت کے سنے بہکاتا ہے - آدمی کی تین
قسمین ہین نیک بد اور ذلیل - نیک وہی ہے کہ اگر اُس سے قرضہ واپس

بُکو تو تم سے اُکتا جائے اور تمہارا ذکر بدی سے نہ کرے اور تمنے پہلے
اُسکے ساتھ کوئی احسان کیا ہو تو اُس سے ناواقف ہنجائے - بد وہ ہے
جو تمسے اُکتا جائے اور تمہارے عیوب کے بیان مین زبان دراز کرے
اور بیادوقت تیری پہچان باندھے اور ذلیل وہ ہے جو تمسے نہ اُکتا اور
ہمیشہ گریہ و زاری کرکے تمسے معافی کا خواستگار رہے اور اُسکی دوستی تمہارے
معاملات کی پابندی اور حالات کی درستی سے وابستہ ہو اسلئے جب یہ
حالتین بدلینگی وہ اپنی محبت کے ساتھ رخصت ہوگا - جو مصیبت تیرے
آگے آئے اگر وہ تمہاری بساط سے بڑھکر ہو تو اُس سے مدد چاہو جو اُس مصیبت
کی مدت سے بزرگ ہے اور اُس شخص سے وہ کیونکر گریز کریگا جسکو اُسکا کوئی
ہمسر نہ ملے جس سے وہ سوال کرتا ہے - پس جسقدر اُسکے ساتھ تمہارا
خلوص ہوگا اُسیقدر تمکو مصیبت سے چھٹکارا ملیگا - عدۃ العلماء سارے
عالم کے نظام کو تھامے ہوئے ہے اور اسی سے اسکی بنیاد ہے -
شریعت اسکی طاعت ہے جو عالم پر حکمران ہے اور جو چیز اجمال و تفصیل کے
ساتھ مصلح ہے اُسمین اسکی فرمانبرداری ہے - سخاوت فضائل کی انتہا
مین ہے اور رذائل کی ابتدا مین چغلی ہے زیادہ چغلخور کو جھوٹ سے

قربت ہے۔

کبھی جاہل کو یہ وہم گذرتا ہے کہ چغلی کھانی بھی نصیحت ہے لیکن ایسا
نہین ہے کیونکہ نصیحت اُس کا نام ہے کہ جو شخص کسی امر کو تمھارے
سپرد کرے اُسکے بارہ مین اسوقت کہ حق کا تقاضا ہو اُس شخص کو بھی اُسکی
اطلاع دیدو اور چغلی کھانی یہ ہے کہ کسی شخص سے تم ایسے امر کے بارہ مین
سچ بات کہدو جسکی تہمت اسکے ماتحتون مین سے کسی نے اسپر دہری ہو
اور تمھاری نیت ماتحت کو نقصان اور بالادست کو نفع پہونچانے کی ہو
نہ کہ اُس شخص کو نصیحت کرنے کی۔ سُست عقل والا وہ ہے جو لفظ
کی صورت پر غصہ کرے اور درست عقل والا وہ ہے جو لفظ کی حقیقت
اور فعل پر اور غصہ بھی اُسی اندازے سے کرے جو اسکو غیر مستحق پر مہربانی
کرنے سے باز رکھے۔ اکثر اوقات جو بیماری کہ ظاہری سبب سے ہوتی
ہے اس مین اُس بیماری سے کم اندیشہ ہوتا ہے جسکا سبب معلوم نہ ہو
انسان کے جسم کے مسامات سب کے سب حالت بیداری مین پپوٹون
کے کھلنے سے کھل جاتے ہین اور حالت خواب مین اُنکے بند ہونے
سے بند ہو جاتے ہین۔ جو کم سنی مین شہوت و غضب کی اطاعت کرے گا

اسی بڑھاپے مین بدن کی کمزوری جو لذت کی پیروی سے لاحق ہوتی
ہے بہت شاق گزریگے اور جو کم عمری مین قوت فکریہ کی اطاعت کریگا
اور علم و معرفت کی رہنمائی پر چلے گا اسے جوانی کا زمانہ سخت گزرے گا اور
جو قوتین اسکو لذتون کی ترغیب دینگی ان سے لڑائیان کرنی پڑینگی
مگر بڑھاپے مین آرام سے رہیگا - کبھی آدمی کو زندگی مین ایسے سامان
بہم پہونچ جاتے ہین کہ مرنے کے بعد نجات حاصل کرنے کے لیے عمل
کرے - کیا تم نہین دیکھتے کہ جو لوگ کہ موت سے پہلے غذا مین کمی کرتے
ہین اور جسم کو سبک بناتے ہین وہ جسم کو بہت دیرپا کر لیتے ہین اور اسیطرح
جب فضیلتون کو اختیار کرتے اور کمینہ خصلتون سے بالاتر ہوجاتے ہین
تو شہوت و غضب کو ان سے زیادہ تعلق نہین رہتا اور نفس ناطقہ آرام
پاتا اور نجات سے روکا نہین جاتا ہے - اس بات کے کہ نفس ناطقہ
جسم سے جدا ہونے کے بعد موجود رہتا ہے ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ
تم دیکھتے ہو کہ مرنے کے بعد جسم میت دو دن تک باقی رہتا ہے حالانکہ وہ
ذی حیات کے دو جزون مین سے ادنی جز ہے اور یہ ہو نہین سکتا
کہ جو افسر ہے اسکی بقا اس سے کم ہو جسکا وہ افسر ہے - آپنے کسی مع

کئے ہوئے مال کی حفاظت مین جو کہ تمہاری ذات سے باہر ہے اپنی
عقلی قوی مین سے کسی قوت کو ہرگز صرف نہ کرو ورنہ دور کی چیز کے درستی
نزدیک کی چیز سے کرنے والے اور مشترک کے لئے خاص کے بیچنے والے
ٹھیروگے کیونکہ مال جو تمسے باہر ہے اسکی ملکیت مین نزاع ہوسکتی ہے
اور تمکو چھوڑکر تمسے زیادہ زور والے کے پاس جاسکتا ہے اور قوت ایسی
نہین ہے وہ تو اپنی تمہاری ہے اور تمہاری ملکیت مین رہنے سے گھبراتی
نہین ہے۔ علۃ العلل تک کسی برہان (دلیل قطعی) کا ہاتھ نہین پہونچتا
برہان تو اشیاء جزئی ہی پر چسپان ہوتی ہے کیونکہ برہان جزئی ہی کو اسکے
کلیہ سے ملاتی ہے عقل کی بساط سے باہر ہے کہ جو چیز اس سے
بالاتر ہے اسکو جان سکے البتہ اس بحث سے اسکو معلوم ہوسکتا ہے جس سے
انسان کو معلوم ہو کہ اسمین عقل موجود ہے۔ آدمی کا نفس اسکی طبیعت پر
غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور ان دومین سے کسی کو بھی اپنے حق پر
ٹھیرا نہین سکتا مگر عقل کے ذریعہ سے۔ اور نفس قندیل کی بتی کے مشابہ
ہے اور طبیعت مثل تیل کے مانند ہے اس لئے جب ایک کی قوت
دوسرے سے بڑھ جائیگی تو نظام بگڑ جائیگا۔

جس حالت مین دین کی احتیاج ہوتی ہے اسکے اعتبار سے اوحالت
مین اکثر اوقات اسمین زیادہ تر رنج وبلا کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ احتیاج کے
زمانہ مین حفاظت نہایت درجہ کے اخلاق کے ساتھ ہوتی ہے اور
دینداری کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے اور اسکے خلاف مین کوئی تدبیر کارگر نہین
ہوتی اور اسکو صرف وہی شخص ٹال جانے کا جسکے نزدیک نفس کی قدر ہے
اور جسکے لئے مصیبت کو دفع کرنے مین مکر وحیلہ آسان ہے۔ حاکم
جب خوشحال ہوگا تو اُسکا میلان دانائی کی طرف ہوگا اور جب بدحال ہوگا
تو مریون کی جانب۔ عمدہ ترین سخی وہ ہے جو اپنی احتیاج کا مالک ہو
اور احتیاج مین اپنی کسی فضیلت کو ہاتھ سے نہ دے اور بدترین بخیل وہ
ہے جو ایسی چیز نہ دے جو دوسرے کو بس کرتے ہو اور اسکو اُس سے
فائدہ نہ پہونچتا ہو۔ کم عمر بچون کو سوچنے کی قوت کے زمانہ سے پہلے چیزون
کی خاصیتین۔ اُن کے میلان طبعی اور ان کی باہمی نسبتین یاد کرنے مین
لگانا چاہیے ورنہ وہ بمقابلہ دلیل قایم کرنے کے مُعارضہ پیش کرنے مین
زیادہ ترقوی ہوجاینگے۔ تمہارا مقابل جبتک مناظرہ کے اصول پر چلے
تم اس سے گفتگو کرو اور جب ان سے الگ ہوجاے تو اپنی جگہ پر ثابت

قدم رہو کیونکہ وہ تم پہ ایسا اعتراض نہ کرے گا جس سے تمہارے قول
مین خلل واقع ہو۔ انسان اور اسکی حالت کا تمام عمر مین بدلتے رہنا نیست
سے ہست ہونیوالی چیز کے مشابہ ہے کیونکہ وہ پست ترین حالت سے
شروع کرتا بعدہ تھوڑا تھوڑا ترقی کرتا جاتا یہانتک کہ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا
ہے پھر جیسا بڑھتا ہے ویسا ہی گھٹتا ہے یہانتک کہ بدایت پر لوٹ
آتا ہے۔ قوت شہوانیہ سے قوت غضبیہ زیادہ تر وسیع ہے کیونکہ ہمین
بہت ترکیبین ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ قوت شہوانیہ سے قوت غضبیہ
اخلاق کی زیادہ تر معین ہے۔ ننگ و عار مین سب سے اچھی بات لوگون
کے عیوب سے بالاتری اور احتیاج سے زیادہ کے لئے ترک فروتنی ہے
اس امر کی کہ قوت ناطقہ زمانہ آیندہ کی بہت سی باتون کو جانتی ہے۔
ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہم بعض وقت دیکھتے ہین کہ جو آدمی بحری سفر
سے ڈرتا ہے وہ دریا ہی مین ڈوب کر مرتا ہے یا کسی اور چیز سے خوف
کھاتا ہے اور اسی سے اسکی موت واقع ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ نفس ناطقہ مین کوئی چیز ایسی ہے جو اسپر آنے والی
مصیبت کو دیکھتی ہے اور کبھی موت دوسری مصیبتون کیطرف تجاوز بھی

کر جاتی ہے اور عقلمند آدمی ایسے شخص سے دشمنی رکھتا ہے جسنے
اسکا کوئی گناہ نہین کیا ہے ورنہ اسکے اور نہ اُس شخص کے درمیان
مشابہت مین ایسی دوری ہوتی ہے چنانچہ اس شخص کے ہاتھ سے اسکو
ضرر پہونچتا ہے اور ایسے ہی کسی ایسے شخص سے محبت کرتا ہے جس سے
اسکو کوئی مناسبت نہین ہوتی اور اس شخص سے اسکو فائدہ پہونچتا ہے
تیرون کے دلون کی ترتیب ہی خراب ہوتی ہے کیونکہ وہ اچھی بات کو
ہیر پھیر کر ایسے اداتے ہین کہ وہ برائی کرنے کی طرح ہے اور جسقدر کہ بدفہمی سے
اُنکا خسارہ ہوتا ہے اسقدر حسن احتیاط سے انکو فائدہ نہین ہوتا بخیلون
کے لئے بہت بڑے گناہ کا بخشدینا چھوٹے سے احسان کا معاوضہ
دینے سے زیادہ تر آسان ہے - شریف آدمی رئیس کے تخلیہ مین
اپنے ذاتی فائدہ پر تمہارے فائدہ کو مقدم رکھیگا اور اس نے جو تمسے
وعدہ کیا ہے اُسکا ذکر اُس سے کریگا اور کمینہ اسکا فائدہ اپنی ہی
ذات کو پہونچائیگا -

عالم کو چاہیئے کہ جاہل کیطرف مدارات کے ساتھ بڑھے اس سے وہ بزرگی
کے علاوہ اسکی محبت بہی حاصل کریگا - ہر صاحب فضیلت کا ایک

دشمن ہوا کرتا ہے جسکی دشمنی بوجہ ہوتی ہے ایسے شخص کو اسکا ذکر خیر اور اسکی
ستائیش بُری معلوم ہوتی ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ایسی باتون کی اشاعت
و شہرت اسکی ذلت و منقصت ہے - شریر عالم کو اپنے سے آگے کے
عالمون پر طعن کرنے سے خوشی ہوتی ہے اور انکی بقا بُری لگتی ہے
کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اُس علم مین صرف وہی مشہور ہو اس لئے کہ
اُسپر ریاست و غلبہ کی خواہش غالب ہے اور نیک نفس عالم کو اپنے
طبقہ کے ایک شخص کے بھی اُٹھ جانے سے رنج ہوتا ہے اسلئے کہ یہ علم
کو ترقی دینے اور اپنے علم کو مذاکرہ کے ذریعے سے زندہ رکھنے کا خواہشمند
ہوتا ہے - پنادان اپنی عقل کے سوا کسی کو نہ بخشو ورنہ بُرے کو اسکا
مالک بناؤ گے اُس کے وقت کو خاک مین ملاؤ گے اور اسمین ایسی بُری
عادت آجانے کے باعث ہوگی جو اسکو ذلیل بنادے گی - عالم کون
فساد (بہمنے اور بگڑنے کا عالم یعنی دنیا) کو ایک ایسی کھوہ سے تشبیہ
دی جاسکتی ہے جو خاک مین چھپی ہو اور ہوا سے دور ہو اور اسکے اوپر
کی طرف ایک روزن ہو جس سے کچھ تھوڑی سی روشنی اسکے اندر جاتی
ہو اس لئے جو چیز روزن کے قریب ہو وہ دور کی چیز سے زیادہ روشن ہو

اور اسمین کچھہ ایسے لوگ آپسمین خرید و فروخت کرتے اور مل جُل کر رہتے
ہون جو اسکی تاریکی سے مانوس ہو چکے ہون اور اپنے داموں کی پرکھہ
کے لئے ایسی کسوٹیون سے کام لیتے ہون جنمین سے اکثر ٹھیک نہون -
پس اس کھوہ کے رہنے والون مین سے ایک کے دل مین روشنی
کے سوتہ تک پہونچنے اور جہان سے روشنی آتی ہے اُسکی ٹوہ لینے کی
اُمنگ پیدا ہوئی چنانچہ وہ بلندیون پر چڑہا اور برابر ہر قسم کی مصیبتین جھیلتا
چلا گیا یہانتک کہ روشندان سے نزدیک ہو گیا گو اسقدر قریب نہ پہونچا
کہ اُسکو ہاتہہ لگا سکے لیکن اسکے سامنے پوری روشنی ہو گئی اور اسکے
ساتھہ کچھہ وہ روپے اور اشرفیان بھی تہین جنکو کھوہ والے کھری اور خالص
بتاتے تھے اور جو اُن کے یہان سب سے بڑہ کے چلتین تہین چنانچہ
اُسنے اپنی انتہائی رسائی پر پہونچکر انکو غور سے دیکہا تو ان مین سے کچھہ کھری
معلوم ہوئین اور کچھہ کھوٹی اس لئے اسنے کھرے کھوٹے مین تمیز کر لی
اور اُتر کر کھوہ مین آیا اور جو اسکے نزدیک کھرے دام تھے انکو کھوہ کے
صرافون کے سامنے پیش کیا اور انہون نے اُنکے کھرے ہونے کو
تسلیم کیا بعدہٗ اُسنے انکو نکالا جنکو کھوٹے جانکر اسنے الگ کر لیا تھا اور

اُنکی نسبت پوچھا تو وہ اُسکے سامنے جاہل ثابت ہوئے اور کہنے لگے
کہ چھپے داموں اور انمین کچھ بھی فرق نہین ہے اسپر وہ ہنسنے لگا اور کہا
کہ مجھے تو انکے کھوٹے ہونے مین ذرا بھی شک نہین ہے صرافون نے
اُس سے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور تمہارے پاس اسکی کیا دلیل ہے؟
اُسنے کہا کہ مین نے انکو روشنی مین دیکھا ہے اور ہاتھ سے اُس روشنی
کی طرف اشارہ کیا - اُسکا یہ کہنا کھوہ کے رہنے والون کو گران گذرا اور
اُنھون نے اسکی تردید شروع کی اور ایک گروہ نے اسکو جھٹلایا اور اُس
سے تکرار کی اور روشنی کیطرف چلنا شروع کیا مگر انمین سے بعض پر
اُدھر جانا دشوار گذرا اس لئے وہ واپس آئے اور بعض اُسکے ساتھ اُس
مقام کیطرف چلے اور اُسکو سچا سمجھنے لگے - اس طور پر اُس شخص سے
سروکار رکھنے کی حیثیت سے لوگون کی تین ٹولیان ہوگئین -
ایک تو اُن لوگون کی جنھون نے تاہم ان کے قریب پہونچنے والون
کی بات پر غور نہ کیا اور اپنے سلف کی روش پر قایم رہے اور اُن سکون
مین سے کسی کی نسبت شک نہ کیا اور یہ تقلید والے ہین کہ جو کچھ انکو
کہدیا جاتا ہے اسپر جمے رہتے ہین دوسری ایسے لوگون کی جو تابدان

کے پاس پہونچنے والون سے جھگڑتے ہین اور یہ اصحاب جدل ہین
جو ریاضت مین سست اور بحث و تکرار مین چست ہین اور تیسری ایسی
شخصون کی جنہون نے اس شخص کے ساتھہ جو کچہہ مشاہدہ کیا اُسکی وجہ
سے اُسکی موافقت کی اور یہ عقل کے پیرو ہین جنہون نے مقدمات
ونتایج کے ذریعہ سے ترقی کی اور معقولات کی جستجو مین سب کو خیرباد
کہی اور جنہیہ حقایق کی تلاش وتفتیش گران نہ گذری عیب واجب ہے
ہین کہ لوگون کے عیوب اُنکے سامنے بیان کیے جائین اور اُنکے
بیان کیواسطے جو حاشیے اُسپر چڑہتے ہین تو بھی وہ سچ سمجھے ہین
تاکہ اُنکو اپنے عیبون کے لیے بہت وسیع عذر ہاتہہ آئے شریرون
کو ایسے مضمون نہ سکہائے جائین جنسے نفس کے قوت وحسن
تصرف مین زیادتی ہوتی ہے اور اُنکو صرف ایسی ہی ریاضتون مین
رکہا جاے جو نفس کے جوش کو ٹھنڈا کرتی اور جوان سے چہوٹ جاے
اسمین استعداد پیدا کرتی ہین کیونکہ ایسے علوم کے سوا اور علوم اگر اشراف
کے علاوہ اشرار کو بھی سکہائے جائینگے تو یہ جہون کے لیے
بازو مہیا کیے جاینگے جو اورون کو ایذا پہونچانے اور آپ کو بچا لینے مین

اُنکے معین ہو گئے۔

جب رئیس پر نصیحت گران گذرے۔ وہ ناصح کی بات کو نہ ماننے پر
اصرار کرے۔ محسن کو جھٹلائے توکل و تفویض اختیار کرے۔ اور دشمنون
کی کوششون کو حقیر سمجھے تو اُس سے چھٹکارے کی فکر کرو۔

عاقل کو چاہیے کہ اپنی احتیاط کا رخ بدون کی طرف رکھے اور اطمینان
کا نیکون کی طرف۔ جب کسی شخص مین دو باتین مجتمع ہون یعنی اُسے
مین تم سے بڑھکر اور امانت مین پورا ہو تو وہ اس لایق ہے کہ تم اسکی تقلید
کرو اور اسکی بات مانو بناوٹ کہنیوالے کی جب باگ ڈھیلی کر دو گے
اُسکی کمزوری اور سستی نہ ہوگی اور خلقی نیک چلنی کی قوت جیسی تھی
عیان ہوگی۔ جب رئیس اپنے ماتحتون سے نفاق برتے گا
تو اپنی راہ مین کانٹے بوئیگا اُسکے ظاہری بشرہ پر کوئی اعتبار نہ کریگا
اور اسکی نیکیان ضائع ہو جائینگی۔

شریف کے خصائل مین سے ہے کہ اپنے مافوق کی طرف جو ایذا پہونچے جسقدر
تکلیفین برداشت کرے اس سے زیادہ اپنی ماتحت کی نیک خواہی مین
اور اپنے سے قوی کی جسقدر باتین برداشت کرے اس سے زیادہ

اپنے سے ضعیف کی - سب سے جلد جن چیزون سے جان گُھل جاتی ہے
وہ یہ ہین - غصہ بیکر رہجانا - عادتون کا قائم رہنا - نصیحت کا مُنہ پر مارنا اور
خوش تقدیر لوگون کا عقلا پر ہنسنا - عاقل کو لازم ہے کہ جس حال مین ہو اس
سے زیادہ ہی کے لئے کسب کرے اور اسی کی نوکری کرے جسکے
اخلاق اس سے ملتے جلتے ہون - جب تم کسی رئیس کے نوکری کرو
تو اُسکو دیکھ لو کہ اسکو کس بات کی احتیاج ہے کیونکہ جس کام پر تمکو کوئی مامور
کرے اسمین وہ تمسے کم ہوگا یا زیادہ - جو تم سے کم ہے اسکو اسکی احتیاج
ہے کہ تم اسکی ذمہ داری کو اپنے سر لے لو اور اُسکے کسی کام کو غور و تامل
کئے بغیر نہ چھوڑو اور جو تم سے زیادہ ہے اُسکے لئے لازم ہے کہ جو
کام تم کرو اسکی مقدار سے اسکو مطلع کرتے رہو اور جو کچھ اُسکے سامنے پیش
کرو اسکا ثبوت محفوظ رکھو کیونکہ وہ تمکو اپنی طرف سے صرف نگران مقرر کرتا ہے
بے اطمینان زمانون مین کامون کو پورے شرایط کے ساتھ اور رسل
کے مطابق انجام دو ورنہ تمہاری کوشش رایگان جائے گی اور جس امر
کے لئے تم مصیبت جھیلو گے اسمین تمہاری بدنامی ہوگی بلکہ تا وقتیکہ تمہاری
مروت تمہارے دین اور تمہارے اخلاق مین خلل نہ واقع ہو تمکو زمانہ کی طبیعت

کے مطابق کام کرنا چاہیئے مگر جب ان تینون چیزون پر آنچ آئے تو انکے
بچانے کے لئے مال کی پروا نہ کرو ورنہ جسقدر تمکو مال مین نفع ہوگا اُس سے
زیادہ تمہاری جان کا خسارہ ہوگا۔

بخل چار ہی چیزون مین اچھا ہے۔ دین۔ حرم۔ زمانہ زندگی۔ اور جنگ
کرنے مین جسنے اپنی نسبی شرافت مین اپنی ذاتی شرافت بہی ملا لی
اسنے اپنے ذمہ کا حق ادا کیا اور دلیل کے ساتھ فضیلت کا دعوے
کیا اور جسنے اپنی ذات سے غفلت اور اپنے باپ دادون کی شرافت
پر قناعت کی اسنے اپنے بزرگون سے بدسلوکی کی اور اسکو حق نہ رہا کہ
اُنکی وجہ سے اورون پر مقدم سمجھا جائے۔ جسکی ہمت تمہاری ہمت
سے پست اور جسکی حرص تمہاری حرص سے زیادہ او جسکی چالین تمہاری
چالون سے بڑہی ہوئی ہون اسکی طرف راغب نہ ہو۔ اگر تم ایسے
شخص کی نوکری کرو جو کسی بات مین تمسے بڑا ہوا ہو تو اس امر مین اُسکے
سامنے اسقدر بے عیبی وعمدہ پابندی اوقات کا ثبوت دو کہ اسکی فوقیت
کی مکافات ہوجائے۔ اور اگر ایسے شخص کی ملازمت مین رہو جس سے
تم بڑہے ہوئے ہو تو اسکی محنت کا پورا معاوضہ دو اور اسکا بہت کچہہ فائدہ بھی

گروہ - عالم کی نسبت صرف اُسکی طرف ہوتی ہے جو غلبہ کی قدرت
رکھتا ہے - ستایش بھی صرف اُسکی ہونی چاہیے جسکو بھلے اور بُرے
فعل پر وثوق ہو

حاکم کو لازم ہے کہ سزاؤن مین نرمی برتے اور حجّون سے درشتی کے ساتھ
پیش نہ آئے کیونکہ اگر یہ نہوتے تو اسکو انکا حاکم بننا کہان نصیب ہوتا -
بڑھاپے کے لیے عیب ہے کہ امید کا غلام بنا رہے اور اسکی جو خواہش
کم ور ہوگئی ہے اسکا خیال کرے اور اسکے لیے ہنر ہے کہ اپنے ذکر
باقی رکھنے کی فکر کرے - نوجوانون کو ایسے باتون سے بچاوے جنکے
تھوڑی فائدے اُنکو فریفتہ کرین اور انجام کار اپنی بُرائی کے ورطہ ہلاکت
مین ڈالین اور اسکی سخت کوشش کرے کہ اپنے اعضا کے الگ
الگ ہو جانے سے پیشتر ہر بُری بات کے مقابل مین جو اُس سے سرزد
ہوئی ہو کسی اچھی بات کا نقشہ جما جاے - جو غذا مین کھانے والے کے
موافق ہوتی ہین وہ ایسی خوش ذائقہ معلوم دیتی ہین اور جو طبیعت کے
مخالف ہوتی ہین انکو کھانے والا ناخوش ذایقہ معلوم دیتا ہے - اگر تم مال
کے طالب ہو تو اُس کا حال سنتے رہنے سے اسکے حاصل کرنے مین

زیادہ زمانہ صرف کرو اور اگر عمر کے بحران ہو تو اسکے جمع کرنے سے اسکی
مشق اور اسمین غور و فکر کرنے مین زیادہ وقت لگاو - عمدہ مال کا جو ان سے
منتفع نہین ہوتا اور نہ ان مین جینہ کرنے والا - کیونکہ یہ دونون کمینہ خصلتین
صرف اسی نفس مین ہوتی ہین جسکی ترتیب بری اور نظام بگڑا ہوا ہوتا ہے
اس لیے اسکے قبضہ کی چیز نہ پاکیزہ ہوگی اور نہ عمدہ پھل لائے گی - تمہاری
کوشش یہ ہونی چاہیے کہ طالب علم کے سے کسی چیز کے علم کو آسان
کردو اور اس مشقت کے بغیر جو اسے انتہائی ترقی اسکو عمدہ تک پہونچا دو
کیونکہ اس سے علم کی نگہداشت تو ہوگی لیکن اسکی پاکیزگی خاک مین مل جائیگی
بلکہ اسکو بقدر استعداد تھوڑا تھوڑا سکھا دو اور اسکو اسپر خوب غور و خوض کرنے
کا موقع دو اور صواب کے راستون پر اسکو ثابت قدم بنا دو پس جب اسمین
جبل صاف نظر آنے لگے تب اسپر علم کا دروازہ کھول دو - بوڑھون مین
سے جو شخص کمزوری کے باعث کام نہ دیسکے اسکی بھلائی سے ناامید
نہونا چاہیے جب تک کہ اُن تجربون کا حال نہ کھلے جو اسکو حاصل ہین -
پس اگر وہ تجربون سے مالا مال ہے تو اسکی ضرورت باقی ہے اور اگر تہیدست
ہے تو اسکی جانب رغبت کا خاتمہ ہوچکا ہے - کسی واقعہ مین اگر گو مشورہ

کی ضرورت ہو تو آزمایش کے طور پر پہلے اسکو جوانون سے کہو اور آخر
مین عمدہ جانچ پڑتال کے لئے بوڑھون کی طرف رجوع کرو۔ جس شخص کی
وقفیت تمہارے ہم پلہ ہو اسکی راے تمہارے حق مین خود تمہاری راے
سے بہتر ہوگی کیونکہ وہ تمہاری نفسانیت سے خالی ہے۔ حاکم کو محکوم
سے سب سے زیادہ قریب کرنے والی چیز رحمت ہے۔ اور محکوم کے لئے حاکم
کی تقرب کا سب سے بڑا ذریعہ اطاعت ہے۔ جو شخص تمہارے پاس آئے
اسکے کہنا ایسے امر مین ہرگز نہ مانو جس سے تمہاری مروت مین فرق آئے
اور تم خطرہ مین پڑو اور اس کے سوا اور باتون مین اسکی مدد کرو۔ ایسے شخص
کی نافرمانی مین ہرگز کسی کا کہنا نہ مانو جو کہنے والے سے بڑھکر تم پر قدرت
رکھتا ہو۔ نہ تم جسقدر دوستی کرنی چاہو گے اُس سے زیادہ برائی کا نشانہ
بنو گے مصیبتون پر صبر کر لینا اس سے زیادہ آسان ہے کہ گھبراہٹ کی
باگ چھوڑ دیجائے اور اسکی ہلاک کرنیوالی چالین اختیار کیجائین۔ جسنے
اپنے نفس کو محکوم بنایا نفس کے سب ماتحتون نے اسکی اطاعت
کی۔ طب کی ابتدا بیمار کو اسپنے آپ سے پر چانا اور استقلال کے ساتھ
بیماری کے اعراض سے اسکے اسباب کا پتہ لگانا اور جو دوا مین اور

تدبیرین کہ ہار کے لئے آسان ہون انکا اختیار کرنا ہے - رئیس نے
جب سرکشی کی تو اس نے فرصت کو ضایع کیا - تدبیر سے دوری ہتھیار
کی بچاو کو عار سمجھا اور یہ گمان کیا کہ مین تنہا کافی ہون اور ہمان یہ حماقت
سمائی اور اُسکو شکار کرنیوالا پہونچا اور اسنے دیکھ لیا کہ وہ ذلیل و رسوا اور
بے فوج و سپاہ کیہ و تنہا ہے - انسان کی مثال اپنی کوشش مین
تیرنے والے کی سی ہے کہ ادبار کے وقت بہاو کے مقابلہ مین ہاتھ پانون
مارتا ہے اور اقبال کے وقت اسکے ساتھ ساتھ -

بہترین علامہ ہے جو جاہل کو اس لڑکے کی طرح سمجھے جو باعتبار خشونت
و سختی کے رحمت و نرمی کا زیادہ تر مستحق ہے اور جو کمی و زود گذاشت اس
سے واقع ہو اسمین جاہل کو معذور سمجھے اور اسکی رہنمائی و درستی مین تکلیف
برداشت کرنے سے جی چُرانے مین اپنے آپ کو معذور نہ سمجھے اس
لئے کہ علم کا عمدہ ترین ثمرہ اپنے سے نیچے درجہ والون کو درست کرنا ہے
انسان کی بے بسی کی دلیل یہ ہے کہ اکثر اسکو ایسی جگہ سے نفع پہونچتا ہے
جسکا اسکو گمان تک نہین ہوتا اور ایسے مقام سے ضرر پہونچتا ہے جہان
سے اسکی امید نہین ہوتی - عقل کو نفسانی خواہش پر یہ بزرگی حاصل ہے

اپنی مروت کو بچاۓ - عزت دار دل وہی ہے جو مفلسی کے سبب سے
ذلت نہ اٹھاۓ - بہترین بادشاہ وہ ہے جسکا ذکر انصاف کے ساتھ
باقی رہے اور اسکے بعد والے اسکے نقش قدم کو پسند سمجھیں - بادشاہ کی
موت اس عالم کے خواص کے دلوں میں زہد کی تحریک پیدا کرتی اور عوام
کو عبرت دلاتی ہے - چیزوں کی فضیلت کو پہچانو تو تمکو اپنی فضیلت معلوم
ہوگی - اور چیزوں پر انکی حیثیت کے اعتبار سے نگاہ ڈالو اور انکو
خاص کے پہلو سے نہ دیکھو تب تمہاری محبت انکے ساتھ ویسی ہوگی جو
تمکو ان سے بہرہ مند ہونیکا - شراب بناوٹ والے سے
بناوٹ کا پردہ اٹھا دیتی ہے - اور جیسا حال تمہاری قدرت کا ہی سب اسلیے
جتنی بات اثر کرے وہاں بات سے کام لو - عقل کو ہمیشہ دبا دو محبت
پر فتح پاؤگے - عاقل کو چاہیے کہ اپنے دوست کی دوستی کو اچھے برتاؤ
اور عمدہ رکھ رکھاؤ کے ذریعہ سے پرورش کرتا رہے جسطرح نوزائیدہ بچہ
کی اور اپنے لگاۓ ہوۓ پودے کی پرورش کرتا ہے اور جیسی
اسکی پرداخت ہوگی ویسی ہی اسمیں تازگی و بہار آوے گی - جو کام تم چھپا کر
کرتے ہو اسپر کسی شخص کو ظاہر میں ملامت نہ کرو اور اپنے نفس سے شرم کرو

کیونکہ تمہاری جو بات اوروں سے پوشیدہ ہے وہ اُس سے تو پوشیدہ
نہیں ہے۔

وہم کو اپنے افعال کا مددگار نہ بناؤ۔ جب تمہاری خواہش تمسے سرکشی
کرے تو اسکو عقل سے تابع نہ ہونے دو اور اسکے مقابلہ مین قوت
غضبیہ سے مدد لو ورنہ ہمارے مین شرمندہ ہوگے۔ شریف وہ ہے جو اپنے
ذمہ کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرے اور اپنے غیر سے حقوق بخشدے
اور اپنے دوست و بیگانہ کی ایسی باتین برداشت کرے جیسی کہ ایسے
لوگون کی برداشت کی جاتی ہین اور اسکے نزدیک پناہ کی حرمت نسب
کی حرمت کے برابر ہو اور اسکے ساتھ دوستی کرنے کا حق احسان کرنے
کے حق سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ جب بادشاہ کی توجہ کے باعث تم پھولے
نسماؤ تو سمجھ لو کہ گھٹنا شروع ہوگیا اور اُسکی انتہا یہ ہوگی کہ تم لوگون کو
بے رفعت سمجھنے لگوگے اور ایسے کام جو اُسکے نزدیک قابل ذلت
ہین تمکو کرنے آسان ہوجاینگے۔ کسی شخص کے بارہ مین بادشاہ کو
ایسی صلاح نہ دو جو تمکو اپنے بارہ مین بُری لگتی اگر تم اسکی جگہ مین ہوتے
جس سے تمہاری بُرائی ہو اور ہر امر اسکا ہمیشہ لحاظ رکھو کیونکہ تم مین اور اُن مین

آسمانی مناسبت ہے۔

اگر تم اپنے آدمی کی دولت کو پائدار رکھنا چاہتے ہو تو جو دولتمند کہ ایسے ہوجانے
یا مصیبتوں کا نشانہ بننے کے باعث حاجتمند ہو گئے ہین ان پر اسکی مہربانی
ظاہر کرو اور جسکی دولت سختی کے باعث چلی گئی ہو اسکے پاس حتی سبیل
دولت ایسے دوست کو لاسکے جسمین جلالی سب اور سختی ایسے دولت
کو نہ لاوے جسمین برائی سہے۔ اسوقت تک اسکی مصیبت کے دور
ہونے کی امید کیجا سکتی ہے۔ نفس کے ساتھ سختی مت یہ ہے کہ عقل
کے مشورہ سے اسکو خواہشون کی زیادتی سے روک کر اسکے رتبہ پر
رکھو اور اسکی طاقت سے بڑھکر اسپر بوجھ نہ ڈالو۔ راز کی کتابون مین
لکھا ہے کہ خوف زدہ کو دلاسا دینا بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل ہے
دولت کے زوال سے سخت تر دو باتین ہین جو اس شخص مین جسکی
دولت چلی جاتی ہے دولت کے چلے جانے کے بعد بچی رہتی ہین
یعنی ہلاک کرنے والی خواہشین اور برے طریقے۔ اور مصیبتون
کے دفع ہوجانے سے عمدہ تر دو صفتین ہین جو اس شخص مین جسکی
مصیبتین دور ہوتی ہین اسکے دفع ہوجانے کے بعد باقی رہتی ہین یعنی

برداشت کی قوت اعضا کی جودت اور پسندیدہ امر کی طرف نفس کی
نقل و حرکت - آدمی کا تر ضعوا ہ اسکی بغل کے مثابہ ہے کہ اگر اس سے
غفلت کرے تو اسکو بو آوے اور اس کے ڈھکے عیب کو کھولدے
بادشاہون مین سیاست کا بڑا ہر دبی ہے جو لوگون کے اچھے اور بُرے
دونون قسم کے صفات سے کام لے جیسا کہ طبیعت غذا کے فضلات
کام لیتی اور اسکو ایسی چیزون مین صرف کرتی ہے جنسے فائدہ اٹھاتی ہے
کسی قسم کی طبیعی چیز سے جو لذت کہ حاصل ہو اسمین پائداری نہین ہے
کیونکہ اسمین بہت تیزی کی نقل و حرکت ہوا کرتی ہے - پائداری تو صرف
اُس لذت مین ہے جو عقلی چیزون سے حاصل ہوتی ہے جن مین قیام
ہے اور جنکے دوام کی کدورت نہین ہے - جو بُرے اور
بدبخت لوگ ہون انکے ساتھ تمھارا نیکی سے پیش آنا تمھاری
بُرائی کے ساتھ پیش آنے سے انپر زیادہ تر گران گذرتا ہے کیونکہ اس
ذریعہ سے تم انکو اس چیز سے روک دیتے ہو جسکے وہ بڑے منتظر
تھے یعنی تمپر انکے فریب کا چل جانا اور تمکو رنج مین پھنسانا - اور تمھارے احسان
کے سبب سے اُن مین سے صرف وہی دب جاویگا جو بہت ہی تنگ حال

اور لڑنے سے عاجز و مجبور ہوگا - جھوٹے سے بھی کمتر وہ ہے جو اوروں کے
سامنے جھوٹ بولے اور ظالم سے بدتر وہ ہے جو غیر کے لئے ظلم کرے
بخل بلند رتبہ کے لیے فروتنی کو، نامگرمی کے لیے گمنامی کو، اور ملنے جلنے
والے کے لیے وحشت و تنہائی کو عمدہ قرار دیتا ہے اور بخیل کو اسکی ترغیب
دلاتا ہے کہ حاکم ہونے کے بعد محکوم ہو کر رہے تاکہ اوسیر زیادہ خرچ کا بار نہ
پڑے - اور اسیر بھی وہ مقابلہ کرنے مین دل کا کمزور ہوتا ہے - اور سخاوت
ان باتون مین اوسکی ضد ہے اور عقلمند اس سبب کر دونون مین سے اچھی
باتین لے لیتے ہین -

جب تمہارا کوئی بھید تمہارے پاس سے نکلکر تمہارے دشمن کے پاس
چلا جاوے تو اس واقعہ کے بعد برائی کے ساتھ اسکا ذکر نہ کرو اور نہ اوروں کو
کرنے دو اور اوسکے تعلقات و روابط کی محافظت کرو اور مشہور کردو کہ وہ تمہاری
سازش سے گیا ہے اور تمہین نے اوسکو اس کام پر مامور کیا ہے کیونکہ بات
تمہاری زبان سے نہ نکلنے پر تم پوشیدہ ہو نہ دو اور جب یہ واقعہ ظاہر
ہو جائے تو تم تماشا کرتے رہو - پس تمہاری اس تدبیر سے دشمن اسکا زیادہ
شک مین پڑ جائیگا اور تمہارے ساتھ اوسکی سنگدلی مین فرق آ جائیگا اور اسکا

خیال کرنا کہ اوسکے تعلقات و روابط کو بربادی مین ڈالکر واپس آنے سے
اسکو مایوس ہونے دیتا ہے۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اوسمین خودرائی نکرو
اور اپنی کوشش سے بڑہکر اوسمین زور نہ لگاؤ اور اوسمین تمہاری وہی حالت
ہونی چاہیئے جو سمندر کی چوڑائی دریافت کرنے مین کشتیبان کی ہوتی ہے
کہ وہ بے اور ہوا دونون کو اپنے کام مین لگاتا ہے اور اوسمین اوسکا زور نہین
چلنے دیتا اوس سے بچکر نکل جاتا ہے کیونکہ ہر ایک کسی کام مین حد سے زیادہ
ڈوب جانا اور کسی بات سے جی ہار جانے اور اپنے آپ کو خطرہ مین ڈالدینے
کا سبب ہوتا ہے۔ جسمین قوتون کی زیادتی ہوتی ہے وہان عقل کی کمی ہوتی ہے
اور جسمین ہمت کمتی ہے وہان بے عقلی مین فرق آتا ہے۔ عاقل سنجیدہ
حال کو اپنے دشمن کی موت سے خوش نہ ہونا چاہیئے کیونکہ نعمت دنیا
بغیر دشمن کے رہنے نہ دیگی بعد اوسکو لازم ہے۔ اوسکی خوشی کرے
اسپر منحصر ہو کہ نیکون کو اوس سے دشمنی اور بدون کو اوسکی طرف سے رنج باقی نہ
رہے اور اسکے سوا اور بہت باتین اوسپر آسان ہون۔ جس حالت مین تمہاری
جو چیز جبر اور دوسرے کے قبضہ مین چلی جاوے اوسپر اختیار افسوس نہ کرو کیونکہ
اگر وہ حقیقت مین تمہاری ہوتی تو ہرگز اورون کے قبضہ مین نہ جاتی۔

برے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے برائی
ہوتی ہے اس سبب سے وہ زمانہ شعمون کی طبیعتون کو بدل کر بخل و بزی
پیدا کرتا ہے - کسی شخص کی شہرت سے دھوکا کھا کر اسکی طرف مائل نہ ہو اس سے
معلوم نہ ہو جبکہ اسکی شہرت کے ساتھ اسکی آزمائش بھی کیا کرو - خوش بیان
و شیرین بیان شخص کو چاہیے کہ جو عجیب و غریب باتین اسنے سنی ہون انکو بیان
نہ کیا کرے اس خوش بیانی کا رشک لوگون کو اسکے جھٹلانے پر آمادہ کرے گا
اور شریعت مین غور و خوض کرنا چھوڑ دے ورنہ بدنیت لوگون کو اسکے کافر
بنانے پر آمادہ کرے گی تمہارے لیے سب سے زیادہ ضرر پہونچانے والی
چیز یہ ہے کہ تمہارے سردار کو یہ معلوم ہو جاے کہ تمہاری حالت اس سے
بہتر ہے - شہر و خاندان و جہان ان کے سب کی خرابی امین سے بڑہیا
کی تباہی ہے -

خوشنویسون کی بلاغت مین صرف اسی سبب سے کمی ہوتی ہے کہ انکی توجہ
بہت زیادہ خط کی درستی کی طرف ہوا کرتی ہے اور جب توجہ کرنیوالے
کی قوت ایک جانب توجہ کرنے سے دوسری طرف نہیں ہوتی - افلاطون نے
اپنے شاگردون کو جو نصیحتین کی تہین ان مین سے بعض یہ ہین دنیا ین

تمہاری توجہ اون چیزون کی طرف ہونی چاہیے جن سے تمہاری معاش
درست ہو اور دین مین اون چیزون کی طرف جنسے تمہارا پروردگار تمسے خوش
ہو کسی کام کو اوسکے وقت سے نہ ٹالو کیونکہ جس وقت پر تم اوسے
ٹالتے ہو اوسکے لئے بھی کوئی کام ہوگا اور ہجوم کار کی اومین گنجایش نہین
ہے کیونکہ جب بہت کام ایک ہی وقت مین پڑتے مین تو اون مین
نقصان ہوتا ہے خیانت کرنیوالا سب سے پہلے اپنی خیانت جو اپنے
آپ سے کرتا ہے وہ قریب کے دوست خوش ہوتے اور انصاف کے
دوست جسمین کوئی مزہ نہین ہے اوسکو بہتر جانتے ہے۔ وزیر کو اسکی
ضرورت ہے کہ جو کچھ اوسکے پاس آئے اور جو کچھ اوسکے پاس سے
جائے سب کا خود حساب تیار کرے۔ اور بادشاہ کو اسکی ضرورت ہے
کہ جو کچھ وزیر کے پاس آئے اور علیحدہ جو کچھ معرف کرے سب کا گوشوارہ
تیار ہو تاکہ اس مداخل و مخارج کی غرض اوسکو معلوم ہو۔ انسان کو اوسکے گمان
و اندازہ سے بڑھکر دنیا اوسکے نفس کو خراب کرتی اور اسکو تقدیر کا غلام بناتی ہے
جسپر تمہاری حیثیت ہو اسکی حالت اور ان دونون کو درست کرنا چاہو تو اسکو
اپنی کسی خدمت پر مامور کرو اور اپنے شہر مین اسکی نفیس ترین صنعت سے

کام ہو اوسکو خدمت کا صلہ و انعام اچھی طرح دو مگر بغیر سبب کے اوسے
کچھ بھی نہ دو ورنہ وہ بلا سبب خوشی کا طلبگار ہوگا - تمہارے نبی کا حق یہی
ہے کہ صرف اوسی وقت ظاہر ہو جب سب چیزون مین خرابیان آجائین
اور جب اوسکو درست کرے تو چھپ جاوے - تونگری مفلسی سے بدتر ہے میدان
کا اوس سے منہ پھیر لینا اور جو کچھ اوسکی حاجت سے زیادہ ہو اوسکی حفاظت
کے لیے اپنے سے کم رتبہ شخص سے گڑگڑانا ہے - زاہد وہی لوگ
ہین جنکی طبیعت (رنج) کا بار دیتا ہے - جب تمکو کسی ایسے
شخص سے جھگڑا ہو جس سے تمہاری شناسائی تھی تو جو کچھ تمنے اوسکی مدد کی
ہو اوسکی طرف اشارہ نہ کرو اور نہ ایسی برائی کا ذکر کرو جس سے اوس نے تمکو
آگاہ کیا ہو اور تم اوس سے صلح کر لینے مین نہ شرماؤ کیونکہ احوال بدلتے رہتے
ہین - تغیر کے لیے کسی شخص پر غصہ نہ کرو جس سے تمہارے باہمی تعلقات
خراب ہو جائین کیونکہ اکثر ایسا ہوگا کہ دونون صلح کر لینگے اور تم اوس سے
جھینپے ہوگے -

کسی جگہ اگر کوئی عداوت ہو اور وہ وہان سے معدوم ہو جاوے تو اوسکی جگہون
مین باقی رہیگی کیونکہ عالم مین کوئی چیز معدوم یا نابود نہین ہوتی جو مٹ جاوے اور

اسکا کوئی چارہ پایا ہے تجب شخص کو کوئی نعمت ملے اسکو اس امر کی
ضرورت ہے کہ اپنے حاسدون کی اور ان لوگون کی جو اس نعمت سے محروم ہون
اونکی نگہبانی وجہ سے اوس سے چڑتے ہون اور نعمت سے عداوت کرتے
لیکن ارباب نعمت مین سے جو نازمودہ کار ہین وہ ان لوگون مین سے ایک
کی بھی پروا نہین کرتے بلکہ صرف معمولی دشمنی کو دیکھتے ہین اور اونکو ذلیل
سے توہین کرکے انکی مخالفت مین مزید بڑھتے ہین اونکی مکافات سے گہرے
اسرار کو چھوڑ دیتے ہین اپنی نعمت کی حفاظت کے لئے جتنے سبب ہو
سب کی تدبیر ڈہونڈ ہوتی ہین اور وہ شخص سب سے بہت دور اندیش کار اور فکر
کی ہوا ہو اسی مدت پر حسبہ کرنیوالا ہو جس پر ہر بڑی کسی مناسبت یا انس سے
نہ ہو اور اچھا وہ شخص ہے جسکے نزدیک تھے چھوٹے کی بھی دشمنی ہو اور
اسپر فوقیت نہ جتاتا ہو اور اسکو خود اپنی ذات کے ساتھ ملائے اور اسکو موقع ہو
کہ جس کام کے لئے تم اوسکی طرف مائل ہوتے ہو اسکو وہ اس موقع پر کردے
اس شخص سے ڈرتے رہو جسکو قوت حاصل ہوگئی ہو اور جسمین ہمت جرأت کم گئی ہو اور
جسکی عمر تمہاری عمر سے کم ہو کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے تمہارے مال و دولت
پر ہاتھ بڑہائے گا جب کسی مال کی حفاظت مین کسی رئیس کا وسیلہ ڈہونڈ ہو

تو اسکے کارکنون ہو. اور دوسرون کی تعمیل کرنیوالون کسی کام مین دخل نہ دو گو اس کام
مین جیسے وہ مامور ہوسے ہون تم اون سے زیادہ ماہر ہی کیون نہو - جسکو تم نے
دشمن بنایا ہے اوسکے عیوب و نقص کو غور سے دیکھتے رہو کو وہ چہوٹی ہی کیون
نہ ہو اور جب تک اوسکو صفائی یا صلاح کے ذریعہ سے اپنے سے نہ مٹاو
آرام نہ لو - اور صلح زیادہ تر مفید ہے - خاص فیاض وہ ہے جسکی نشست مین
اسپنے پاس آنیوالون کے ساتھ رحم کے باعث بہت زیادہ ہون - وہ
اون سے اوسکا مقصود مبادت وہ کا فوت نہ ہو - افلاطون نے کہا ہے
کہ صحیفہ صغرٰی مین سب ہے کہ اسے لوگو اس عالم مین تم اپنے نیک کامون
کو آدمی کی آنکھون سے چہپاؤ کیونکہ خود اونکے نیک کامون کی آنکھین
مین جنسے وہ عالم ملکوت کے آباد کرنے والون سے قریب ہوجاتے ہین
جو انکو دیکھتے اور اونکا بدلہ دیتے ہین - افلاطون کا قول ہے کہ راز پوشیدہ
رکھنا رشک اوٹھا دینا اور احسان کو فوراً حاجت پوری کر دینا انسان کی نہایت
کمال ہے - جو نیکنامی کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے وہ مرد نہیں و نیکنامی
پر - عمدہ معاوضہ دینے مین جلدی کرنی تمکو محسن کی غلامی سے آزاد کریگی
اوسکے رتبہ پر پہونچا دیگی اور تمہارے لئے دوبارہ احسان کا ذخیرہ رکھیگی

دشمن تمہیں گرائے گی - اور باوجود قدرت کے اوس سے رکا رہنا تمکو ذلیل کریگا
تمہاری طبیعت کی ناقص ہلائی سے سبب ہوا اور اسمین بمقابل فعل کے
انفعال کی قوت کے زیادہ ہونے پر دلالت کرے گا -

تعصب سے دشمن ہونا سب سے بدتر ہے ۔ جب تم کسی حاکم سے کسی کی
فریاد کرو تو تمکو چاہیئے کہ فریق ثانی کی حجت جو تمہارے مقابلہ مین ہو اوسپر
اپنی حجت جو اوسکے مقابلہ مین ہو بہت زیادہ غور و فکر کرو اور اس سے
بچتے رہو کہ تمہارا فریق ثانی تمپر سبقت لیجاے اور اگر وہ تمپر سبقت
لیجاے تو تمہارا حق کی طرف رجوع کرنا اوسپر فتح حاصل کرنے سے بہتر ہے
ایسے شخص کی دوستی سے بچو جو سب سے زیادہ تمہاری ہی دہن مین لگا رہے
اور چاہتا ہو کہ تمہاری کوئی بات اوس سے چھپی نہ رہے کیونکہ وہ تم سے
دوستی کم کرے گا اور تمکو اپنا قیدی بناے گا اور اگر ساتھ اسکے وہ اپنے
ساتھ رہنے والون پر بھی حاوی ہو تو تم اوس سے رہائی نہ پاؤگے - بلکہ
تمہارا دوست ایسا ہونا چاہیئے جیسے درخت کی ٹہنی کہ تمہارے ساتھ کھینچ آے
اور تمہارے ہاتھ مین ہو اور جب تم اوسکو چھوڑ دو تو اپنی جگہ پر لوٹ جاے یعنی
اوسکے ملاپ اور علحدہ رکھنے مین کچھ فرق نہ آئے اور تم سے دوستی مین

نفسانفسی نکرے اور اُسکو دوستی قطع کرنے کا سبب نہ بنائے ۔ دوستون
اور بیٹون کا باہمی رشک عورتون کے رشک سے زیادہ مضر ہے کیونکہ
اسمین سختی و سنگدلی ملی ہوئی ہے اس لئے اسکے گناہ سے بچو اور جسپر
اوسکا غضب ہو اوس سے کنارہ کرو جس شخص مین ذاتی وہبی شرافت ہو وہ سبکو
اپنے برابر سمجھتا اور جس چیز کا مالک اتفاق سے ہوا ہو اور اوسکو کوشش
سے حاصل نہ کیا ہو اوس پر شیخی نہ کرنا شریف کی شرافت ہے ۔ اپنے قرابتمند
دشمن کے احسان سے ہرگز نہ دبو کیونکہ وہ جو بچاتی ہے اوسی تلوار کی
ہم جنس ہے جو کاٹتی ہے

بہترین رعیت وہ ہے جو بادشاہون کی سختیان جھیلنے مین سب سے بڑھکر ہو
اور رعیت کی فرمانبرداری وزیرون کی راستی کی دلیل ہے ۔ اکثر ہلاکت امید
پر تکیہ کرنے ۔ زمانہ سے حسن ظن رکھنے ۔ دشمنون سے مقابلہ کرنے
اور چھوٹی چھوٹی عداوتون کو حقیر و ذلیل سمجھنے سے ہوا کرتی ہے ۔ لوگون سے
اوس شخص جیسا برتاؤ کرو جسکے نزدیک توڑنے سے جوڑنا بہتر ہو اور جسپر
گنہگار کے ہٹانے کے اعتبار سے برداشت کرلینے کی صفت غالب ہو
اور سمجھ لو کہ غرضمند اور برے گمان لوگون کو فریب دیکر دست درازیون

سخت تر سرین وہ ہے جس سے قوت غضبیہ حرکت مین آئے کیونکہ
اسکا توڑ ہوا جز نہین اور اسکا جوڑ کا ہوتا نہین شریف اگر تم سے بڑھجائیگا تو
اوسکے نزدیک تمہاری وقعت زیادہ ہوگی اور کمینہ کے نزدیک ایسی صورت
مین کم ہوجاے گی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اوسکو وہم ہوگا کہ تمہاری وقعت اس
سبب سے تھی کہ تمکو اوسپر فضیلت تھی اور اوسکا زوال تو وے معلوم ہوچکا اس
لئے تم اوسکے نزدیک قدر وقعت کے مستحق نہین رہے ۔ جو شخص شریف ہوگا
وہ پردیس مین اپنے ہمراہیون کو اہل وعیال سمجھے گا اسلئے اون سے
نزدیک ہوگا اور دوری اختیار نہ کرے گا اور اگر وہ چھوٹی سی چیز بھی پیشکش کرینگے
تو اوسکی نگاہ مین بڑی معلوم ہوگی کیونکہ اوسکی انسانیت اوسکو ہمراہیون کے
بغیر رہنے نہ دیگی ۔ اور جو کمینہ ہوگا وہ پردیس تہا اپنے ساتھ والون سے کنارہ کریگا
اور دوسرون کو ہمراہی مین قبول نہ کرے گا کیونکہ اوسکی طبیعت کا تقاضا یہ
ہے کہ ہمراہیون کے سوا جتنے وطن مین ہوتا ہے سب سے بس اونہین پر قناعت
کرے ۔ سخاوت کی خوبیون مین سے ایک یہ ہے کہ کسی شخص کو یہ خیال
نہین گذرتا کہ سخی مال جمع کرتا ہے اور بے اوقات دانشمندی کو ہمین اس جمع
کرلینے کا موقع ملتا ہے ورنہ اوسکی فضیلت مین فرق آتا ہے نہ اوسکی خوبیان

جیسی بہتی میں سارا بار ایسا ہوتا ہے کہ بخیل جب کسی مصیبت میں پھنستا ہے
تو سخی بھائی کی مدد سے چھٹکارا پاتا ہے کیونکہ بخیل اپنی نجات سے ہات کی
علاقتیں میں بیٹھا رہا اور خدایت کو اپنے پاس سے ہٹا چکا ہے سب بخیل
اپنے اس کی حفاظت کے لئے جس چیز کو اختیار کرے آدمیں سب سے
عمدہ عبادت اور شریعت کی خدمت میں خوب ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی میانہ روی
و بہانہ کے باعث اس کام کے لیے مناسب ہے اور شریعت اسکو لوگوں
کے دستبرد و شکست سے محفوظ رکھے گی - یہ سچ ہے کہ کشتی پر پوشیدہ رہنا
دشوار ہو اور نہیں بچاؤ ہوتا - اگر زمانے کے فساد یا بادشاہوں کی ناراضی یا اپنی
پیرانہ سالی کے باعث تم خانہ نشینی اختیار کرو جو ہو تو تمہارا یہ مقصد اسی
صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم کسی مومن دستگاہ یا عبادت میں
شہرت ہو کیونکہ ان صورتوں میں تم یہ دو باتیں جو مردی سے محفوظ رکھتی ہیں
تمام خلائق سے ایسی بے تکلفی نہ برتو بلکہ سب کو تمہارے پاس ہمیشہ لائے
اور تم ان کے ساتھ سلوک نہ کر سکو اور جس بات کو تمہاری وہ پسند کرتے اور
ترجیح دیتے ہوں اس کو تم قبول نہ کر سکو اور نہ ان سے اسقدر کنارہ کرو کہ تم ان سے
وحشت کرنے لگو اور تم کو ان کی مدد سے روک دے بلکہ ان میں جو سرآمد ہو

ہون اون سے خندہ روئی اور برابری کی بات چیت کے ساتھ ہو اور جو اون
سے کمرتبہ ہون اون سے خوش اخلاقی و سلوک کے ساتھ اور جو کمینے
ہون اون سے مہربانی و عمدہ سلوک کے ساتھ۔ ایسے شخص کی صحبت سے
حذر کرو جسکی زبان اوسکی عقل سے جسکی طلب اوسکی لیاقت سے اور جسکا
رتبہ اوسکے نزدیک اوسکے واقعی رتبہ سے زیادہ ہو کیونکہ ایسا آدمی تمہاری
بدبختی کے سبب زمانہ کا بہت ہی زور آور آلہ ہوگا اور ایسا آدمی ڈہونڈہکر نکالو جس
نے اپنے قوی نفس سے مشاہدہ کیا اور اپنے نفس کو اپنی واقفیت پر محدود کیا
ہوا اور جو کام اوس سے ہوتا ہو اوسکو بقدر اوسکے جو اوسکی شرافت کی وجہ سے
بے پروا جب ہون کہ سمجھتا ہو اور جسکو اس بات پر ناز نہ ہو کہ جو بزرگی مجھہ مین
پائی جاتی ہے اوس سے میرا زمانہ خالی ہے اور جو شخص اوسکو آسمان پر
چڑہاوے اوس سے یہ کہے کہ مجھے ستایش سے معاف رکہئے اس لئے
کہ مین جانتا ہون کہ جو باتین میری ظاہر ہوئی ہین وہ اون سے بہت ہی کم
ہین جو لوگون کو معلوم نہین ہین۔

نفس جب عقل سے نزدیک ہوگا تو غیرت و سخاوت اختیار کرے گا
اور جب اوس سے دور ہوگا تو جسم کی اطاعت کریگا اور اوسکے ماسوا سے بخالت

اختیار کرے گا۔ جب تم کسیکی صحبت کا امتحان کرنا چاہو تو اوسکی توہین کیا کر
و۔ اسکو خفیف بات سمجھے تو اوسکا خیال دل سے نکال دو کیونکہ وہ کم درجہ صحبت
کا سبب ہوگا۔ اور اگر وہ تمہارے کہنے کا خیال کرے اور اسکو بھی بات نہ سمجھے تو
اوس سے صحبت رکھو اور اوسکی نگہداشت کرو۔ جس سے تم مقابلہ کرتے ہو اوسکو
اپنے قبضے سے جانے دیتے ہو۔ اوسکو اپنے آپ سے کوئی فائدہ کوئی
امید دلا کر ڈراتے رہو اور اوس سے بچتے رہو۔ غصہ کی حالت مین کوئی ارا
دہ نہ کرو کیونکہ یہ وہ شے ہے جس کا انجام برا ہوا کرتا ہے۔

اگر کسی دشمن کے قید مین تمکو اوس سے اظہار خوشی کی ضرورت واقع ہو تو
اس کام کو تمہاری شرکت کے بغیر انجام ہونا چاہیے۔ اور تمکو اپنے نفس کو قابو
مین رکھنے اور اپنے آپ سے عمدہ خصلت ظاہر ہونے کی سخت کوشش
کرنی چاہیے اور اوسکو نرمی سے کسیقدر حق کی طرف کھینچنا چاہیے۔ جب
بادشاہ تمسے کسی قوم کے بارہ مین مشورہ لے تو اوسکی اصلاح چاہنے اور اوسکی
لغزشون پر پردہ ڈالنے کی اوسکو ترغیب دو کیونکہ نیکی کرنے پر آمادہ کرنے مین تمہارا
خطا کرنا برائی کی تحریک مین خطا کرنے سے زیادہ تر سلامتی کا پہلو لئے ہوئے
ہے۔ شریف جب معاش کی فکر سے فارغ ہوگا تو اوسکو اچھے کام کرنے

ہوں اور دوسروں کو پہچان سکو تب تم دوسروں سے جو کام تمہاری طرف سے
دو کر سکے اور ان میں تم کو کوئی اندیشہ نہ ہوگا تو جو ان سے کہ رتبہ میں ادنیٰ ہے ضرور
ہے اپنے نفس پر قابو رکھتے ہوں انکو تمہارے حضور میں رہنا چاہیے کیونکہ
تم انکو اپنی نگرانی میں درست کرلوگے اور ایسے آدمی غلاموں سے زیادہ تر
مشابہ ہیں کیونکہ اپنے دلوں کے مالک نہیں ہیں اور اگر ہوتے تو فضائل
میں ثابت قدم رہتے اور جو اپنے دل کے اختیار میں ہو وہ غلام ہے گو
اوسکے باپ دادا آزاد ہوں۔

جب تمکو فراغت نصیب ہو تو دوستوں کو چھوڑکر عالموں ہی سے میل جول
رکھو اور یہ خیال رکھو اور طبقہ کے لوگوں کے اعتبار سے ان سے ملنے
میں کم بار پڑتا اور تھوڑا خرچ ہوتا ہے کیونکہ انکی دوستی کا وزن انکی سرداری جو ہوئی
ہوا کرتی ہے اور انکی وجہ سے تمہاری زمین پر بوجھ سے کی اور محتاجوں کی طرف
سے تمہارا دل سخت ہو جائیگا اور تم انکو اپنے آپ سے نزدیک کروگے مگر ہمیشہ
تم سے جلتے اور انکی خوشامد کرتے رہیں گے بلکہ فراغ البالی میں خندہ روئی
کے ساتھ ایسے لوگوں سے جو عقل میں نامی گرامی ہوں تاکہ تمکو علم و مال دونوں
دولتیں حاصل ہوں اور جو پسندیدہ و ناپسندیدہ امر پیش آنے والا ہو اوسکا

عمر اسکے ذریعہ سے تمہاری پیش نظر ہے -

جس چیز سے کسی معاملہ کا کامل انتظام ہو اوسکو بادشاہ کامل آدمی سے
زیادہ تر دوست رکھتے ہین کیونکہ جس سے انتظام ہوتا ہے اوس سے
بادشاہون کی درستی ہوتی ہے اور وہ اسکے محتاج ہوتے ہین اور کامل
آدمی اونکی ذرہ برابر نہین کرے گا اس لئے کہ سارے لوگون مین
سے وہی ایک حکمت کا دوست ہوگا - تب عشق تمہارے معدہ کو پہونچے
تو تمہارا چھٹکارا اوس سے بہت مشکل ہے - تب سے قوی وہ ہے جسمین اپنے
راز کے چھپانے کی قوت نہ ہو - سب سے زورآور وہ ہے جسکا زور اپنے
غصہ پر چلے سب سے صابر وہ ہے جو اپنے افلاس کو چھپاوے اور سب
غنی وہ ہے کہ جو کچہ اسکو میسر آئے اوس پر قناعت کرے - جب تمکو
کوئی ایسی نعمت ملے جسمین تمہاری ضرورت سے زیادہ مقدار شریک
ہو تو سمجھ لو کہ اسمین اورون کا حصہ بھی ہے اسلئے اوسکے خرچ کرنے مین
جلدی کرو تاکہ اچانک چھن جانے سے محفوظ رہو - آدمی پر گران گذرتا ہے
کہ کم اسکا دوست دوستی سے اوسکی نوکری یا اوس سے معاملہ کرنے کے
منصب پر منتقل ہو جاے کیونکہ نوکری مین اس بات کی ضرورت ہے

کہ لوگون کے دل مین اُسکی ہیبت بیٹھے اور جس کام پر اُسکو مقرر کیا ہے اُسکی
انجام دہی سے عاجز ہے۔ اور جس امر کے وقوع کا اندیشہ ہو اُسکی نسبت
اُسکو ثابت بتاتا ہے۔ اور جس سے دوستی ہے اُسکے ساتھ ایسا کرنا اُس پر
گران گذرے گا۔ اور معاملات مین حد سے زیادہ اُسپر اعتماد کر بیٹھنے کا
اندیشہ ہوگا۔ اور بہر حال اُن کی دوستی پائدار نہین رہتی جب تک
کہ اُنکی دوستی کی نسبت اُنکی عداوت سے بہت زیادہ ہو۔ جس چیز
مین قدرت کوئی شخص پیدا کرے اُسکی نسبت جب کو پورا وثوق ہو تو
اُن چیزون کو سوچو جن سے اُسکو شبہ ہوا ہے اُس سے قریب یقین کو حق
پہونچنے مین مدد ملے گی۔ کسی شخص سے جیسے آدمی کے سامنے ہرگز
مناظرہ نہ کرو جو اپنی وجاہت اُسکے سامنے قائم رکھنا چاہتا ہو کیونکہ اگر وہ محجوب
مین اُسکی غلطی نکلے سبب تو غیبت مین ہرگز نہین بچنے کے نقصان
کے لیے صرف وہی جیتا ہے جو آدمی موت ڈرتا ہے۔ صاحب فضیلت
وہی نفس ہے جو منافع کی جستجو مین رہے اور جو چیز مدت تک اُس کے
پاس رہی اور جسکی منفعت اُسکی کوشش و محنت سے زیادہ ہوگئی ہو اُسمین
سے باعتبار اور چیزون کے زیادہ تر عطا کرے اور اُسکو ایک چیز دوسری

چیز سے غافل نہ کرے - جب تک ایسا آدمی پایا جاوے جو مریض نحیف و
نزار و ضعیف، فقر میں گرفتار اور کمائی کی کمی سے بیزار ہو اسوقت تک اللہ
یہ یعنی ضرورت سے زائد مال حرام ہے -

جس فضیلت کے سبب تمکو جاہلوں پر فوقیت ہو اُسکا حق یہ ہے کہ جاہلوں
کی خطاؤں کو برداشت اور اُنکی خوب رہنمائی و نگہداشت کرو کیونکہ اس سے
ثواب کے علاوہ وہ تمہارے عمدہ طور سے مطیع ہو جاوینگے اور تمہاری منزلت
کا خیال رکھینگے

آدمی کا رتبہ اُس جگہ میں جہاں دنیوی وجاہت قائم رہنی چاہیے اور
خداوند عالم کا اس سے کم ہے اُسکی اندرونی حالت وہ حالت ہے جس میں نیکی و
بدی کے لیے اُسکے نفس کے درست ہونے کے اندازے ہوتے
ہیں - جب کوئی شخص تمکو ایسی نعمت عطا کرے جسمیں اُسنے تمکو فوقی
کی تکلیف دی اور نہ دوڑ دھوپ کی تو اُسکے عطا کرنے کے وقت اُسپر
غور کرو کہ کس چیز سے اُسکا دل خوش ہوتا ہے اور اُسکو اسوقت کے لئے
جب اُسکو تمسے ضرورت پیش آئے اپنے ذمہ ایک قرض سمجھو کیونکہ شرافت
کا یہی اقتضا ہے اور تم برتاؤ کرو اسکی جزا دے گا - جب تم کسی شخص کی تعریف

راغب ہو تو اپنے نزدیک اُسکی ٹھیک قیمت ٹھیرالو اور اُس قیمت کی روسے
اُسکی راے کا جو وزن ہو اور اپنے دوستون مین بقدر شگفتگی اُس سے ظاہر
ہو اُس کا صحیح اندازہ کرو اور دوستون کی شگفتگی اور اُس حق کے ساتھہ جو اُسکے لئے
تم پر واجب ہو اُس سے ملو اور اسکے بعد اُس سے ایسی چیز کا سوال کرو جسکو
اُسکی طبیعت برداشت کر سکے اور جس سے اُسکا دل باغ باغ ہو جاوے
اور اگر تم ان چیزون کا خیال کرنے سے پہلے اُس سے سوال کر بیٹھو گے
تو تم اُسکی قدر و قیمت کے متعلق اُس پر ظلم کرو گے اور اُس سے تمہارا جو مقصود
ہو گا اُس سے دور جا پڑو گے۔ جب تم اپنی حاجت پیش کرو تو سب حقیقی باتون
کو تمہارے سامنے پیش کرسکے سب کو اپنے پیش نظر رکھو ورنہ حرج
مین خراب ہو گے عاجزی و فروتنی مین حد سے گذر جاؤ گے اور کام نہ نکلنے
کی بدبختی مین مبتلا ہو گے جسقدر کامیابی کی تمہین امید ہو اُسکے ساتھہ ناکامی
کے اندیشہ کو بھی ملالو کیونکہ اس سے تمہاری کوشش پوری تمہاری قدر زیادہ
اور کم نقصان سے تسلی ہوگی جبتک کہ کسی شخص کے مادہ اور اپنے رتبہ کو
جو اُس کے نزدیک تمہارا ہو اور اُن تمام چیزون کو جو کہہ بیان ہوے ہون پوری
طور سے سمجھہ نہ لو اُسوقت تک اُس سلوک کو جو وہ تمہارے ساتھہ کرے اُسکے

عطیہ کی ایسی تمنا رکھو کہ جب تمہارا خیال اُسکے طرف رجوع ہوگا تو وہ
اسی قدر ملحوظ کیا کرے گا۔ کیونکہ ان دونون پر حاوی ہونے سے تم اُسکی
کمی و بیشی کا حال واضح ہو جاسیگا - انسان جو فعل کرتا ہے اُسکے ساتھ ایک
آسمانی فعل بھی ملا ہوا ہے جو اُسکے اعتماد کو بڑھاتا اور گھٹاتا ہے اسلئے جب
کسی کام مین تم کسی شخص کیطرف رجوع کرنا چاہو تو اُس سے پہلے اُسکی درگاہ
مین بہ حجت دعا کرو کہ جو عمدہ اتفاق کو حرکت مین لانے والا ہے اور اپنی
امید کا اُسی طرف دوا دوش کرنے کے علاوہ اُس بہ حجت کو بڑہاؤ اور سمجھ رکھو
کہ تمہارے کام کو جیسا وہ دیکھتا ہے ویسا یہ نہین دیکھتا جسکی طرف تم رجوع ہو
اس لئے ایسی چیز کا سوال کرنے سے شرم کرو جسکا سوال اُس سے مناسب
نہین ہے ۔ تمہارے دشمن وہ ہین جو عہدون کے بدلے بُرائی کرتے
اپنے شریف ترین قوی کو رذیل ترین قوی کا خادم بناتے ہین جو بات اُنکی نسبت
مین کھلی ہوئی ہے اُس سے عداوت رکھتے اور شریر بادشاہ کے کلام
کو شہرت دیتے ہین جس سے اُسکے افعال کو قوت پہونچتی اور اُسکے
غصہ کی آگ بھڑکتی ہے ۔ امید کا استحکام اندرونی نیت کو غلام بناتا ہے
اور وعدہ کا ایفا ظاہری فعل کو ۔ دنیا مین بمقابلہ ہیبت کے محبت کو زیادہ

بھی ہو سکتی ہے اور جب کہ ہوتی ہے تو اکثر عاقلوں میں زینت کے لباس سے ننگا کر دیتی ہے - ایسے شخص کی مصاحبت نکر جو کسی اور بات میں ہو تاوقتیکہ تم علم یا کسی دوسری عمدہ صفت میں اُس سے کم نہ ہو اور جس ملک میں تم بستے ہو اُس کی رسم کے خلاف صرف اُسی صورت میں عمل کرو جب تم اپنے عندیہ کا اظہار و مشہور کر دو ۔ ایسا کرنے سے حاسد کی کم سمجھ اور دشمن کے شور و شر سے محفوظ رہو گے

ارسطوطالیس کے اقوال

ارسطو طالیس نے سکندر کو لکھ بھیجا تھا کہ میں تمکو بتاتا ہوں کہ دنیا بڑی ہے یہ جو کچھ دیتی ہے سب لے لیتی ہے جو بناتی ہے اُسے ڈھا لیتی ہے - اشرف کی جگہ اجلاف کو اور کامیوں کی جگہ نکموں کو سردار بناتی ہے - ہر بات میں ہر ایک کے بدلے اُسکو دوسرا ملتا ہے اور ہر بات میں ہر ایک بدل سے وہ راضی ہو جاتی ہے - ہر بہادر جنگ آزما کے گھر میں دوسرے سورما کو آباد کرتی اور ہر قوم کی کوشش کا پھل دوسری قوم کو کھلاتی ہے جسکو اپنی شیرینی کے شربت کا جام گلگوں پلاتی ہے اُسکو تلخی انجام سے سرنگوں کرکے تلخکام کر دیتی ہے

اس سے کسی نے کہا کہ تم اپنے دوست افلاطون سے مناقضہ کیون
کرتے ہو تو اس نے کہا کہ افلاطون دوست ہے اور حق کی دوستی کو اوس
پر ترجیح ہے - اس سے پوچھا گیا کہ عالم و غیر عالم مین کیا فرق ہے
اسنے کہا جو زندہ و مردہ مین ہے - اس سے کہا گیا کہ تم اپنی نسبت
کہو کہ کس چیز پر اعتماد آزردگی کا باعث ہوتا ہے - اسنے کہا کہ اعتماد
کی سخن چینی نہین ہوتی - اور اس سے سوال ہوا کہ آدمی پر کون سی
چیز نہایت دشوار ہے اسنے کہا کہ خموشی - اور پوچھا گیا کہ کون سا حیوان
سب سے اچھا ہے ؟ اس نے کہا کہ ادب سے آراستہ انسان
اس کا قول ہے کہ کسی جماعت کے بیچ مین بے تکلفی بوجھ پڑنے
سے زوال مین مشابہ جنبہ ہے - اور پوچھا گیا کہ فاضل کے لئے کس
چیز کا جمع کرنا مناسب ہے اسنے کہا کہ ایسی چیزون کا کہ اگر اوس شخص
کی کشتی ڈوب جاے تو اوسکی جان کے ساتھ وہ بھی بچ جاوین -
اسی کا قول ہے کہ علم مالدارون کے لئے آرایش ہے اور محتاجون
کے لئے وجہ معاش جس سے وہ شریفانہ زندگی بسر کر سکتے ہین
حسن صاحب حسن کے لئے برا اور دوسرون کے لئے اچھا ہے

آفتیں دو قسم کی ہیں پیدایشی اور سُنی سُنائی - تجربہ جب کوئی بات
نہیں سکھاتا ہے تو وہ علم بھی ہلاک کرنیوالا ہو جاتا ہے جسطرح کہ اچھی
غذا بیمار کے پیٹ میں جاکر فاسد ہو جاتی ہے - جسمین عقل نہیں ہے
سلطنت سے اوسکی عزت نہیں رہتی - جسمین قناعت نہیں ہے
مال سے اوسکی اہانت نہیں رہتی - اور جسمین ایمان نہیں ہے روایت
سے اوسکی نقاہت نہیں رہتی - انسان بغیر عقل کے گویا بیجان مورت
ہے - غم عقل کو حیرت میں ڈالتا اور تدبیر کی دھجیاں اڑاتا ہے مگر جب
عاقل کو کوئی امر کو پیش آتا ہے تو اوسکو ایسی تدبیر کی ضرورت پڑتی ہے
جس سے ہوشیاری کے ساتھ غم کا قلع قمع ہو جاوے اور وہ عقل کو تدبیر
سوچنے میں مشغول کر دیتا ہے - جھوٹ بولنے والا بادشاہ نہیں ہوتا
مولف کہتا ہے کہ جسطرح کہ سراب پانی نہیں سمجھا جاتا -
اور ارسطوطالیس کا قول ہے کہ ادب کا جاہل میں آجانا ویسا ہی
بعید ہے جیسا کہ آگ کا پانی میں روشن ہونا - عالم بے عمل کے علم
کی رونق ویسی ہی کم ہوتی ہے جیسے برسے - لہذا بخیل کے مال کی -
جھوٹ بولنے والا اپنے منہ سے آپ رسوا ہوتا ہے -

کمزوروں کے ساتھ کم - بہ انجام زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہے -
جس نے مال کو شکر کے رستہ سے روکا ناشکر اوس کا وارث ہوا نصیحت
جاہل کی ایک کان سے آتی ہے دوسرے نکلجاتی ہے -
بدکار کی زندگی زندگی رسوائی ہے - نادان کو اپنے دل کی دایمی نادانی
کی تکلیف اوسیطرح محسوس نہین ہوتی جسطرح مستواسے کو اپنے ہاتھ پانون
مین چبھے ہوسے کانٹون کی - کھلا عتاب چھپے کینے سے بہتر ہے
خیرخواہ کی مار بدخواہ کے پیار سے بہتر ہے -
فروتنی بزرگی بڑائی ہے اور نخوت گمنامی کی راہ دکھاتی ہے - بڑہاپے
سے موت اوتنی ہی قریب ہے جتنا پکا ہوا پہل ہوا چلتے وقت گرنے سے
تنگ حالی مین حق ادا نہ کرنے والا فراخ حالی مین احسان نہ کرنیوالے
سے زیادہ معذور ہے - دانشمند کو چاہیے کہ زمانہ کے ساتھ ویسی
مدارات کرے جیسے بہتے پانی کے ساتھ تیرنے والا کرتا ہے -
آٹھ چیزون پر ہرگز رشک نہ کرنا چاہیے - نا انصاف بادشاہ کی دولت
مالدار بے راست گفتاری کی بلاغت - بیراہ و بے موقع سخاوت اور
بے خوف خدا اطاعت - اصلی عقل انسان کے باطن مین درخت کی

چیونٹیوں کی طرح ہے جو زمین میں رہتے ہیں اور کبھی عقل جو تعلیم سے
حاصل ہوتی ہے انسان کے جوہر میں درخت کی شاخوں کیطرح ہوتی
ہے جنہوں کا سرمایہ غذائیں ہیں اور عقلوں کا سلسلہ حکمتیں اس لئے جب
عقلوں کو حکمتیں نہ ملینگی تو اوسیطرح مرجائینگی جسطرح غذا نہ ملنے سے
جسم۔ دانشمند معلم ہے شاگرد کی بڑے علموں کے بیلے چھوٹے عمروں
سے اسیطرح پرورش کرتا ہے جسطرح ماں اپنے بچہ کو غذا کے
قبل دودھ سے پالتی ہے۔ جو نعمت کی ناشکری کرے وہ اوسکی نعمت
کے چھین لئے جانے اور زیادہ سے محروم رکھے جانے کا سزاوار ہے
دانشمند حاکموں کے ستانے اور اسکو چھوڑ کر نااہلوں کو اپنا مقرب بنانے
سے نالہ و فریاد نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ قسمتیں رتبوں کے اندازے
نہیں رکھی گئی ہیں۔
نیکوکار کی نیکی ظاہر ہو کر رہتی ہے گو وہ اوسکے چھپانے کی کوشش
کرے جسطرح مشک گو چھپا ہوا ہو اوسکی خوشبو پھیلتی ہی ہے۔ جب
اللہ تعالی نے عدل کو پیدا کیا جسکو اوس نے اپنی بارگاہ کی طرف جانے
کی راہ بنایا ہے تو شیطان نے اوسکے مقابلہ میں کمی و زیادتی کو پیش کیا

اس لئے ان دونوں کو جہنم کی راہیں بنایا۔ **مولف کہتا ہے** کہ ان
سے وہ افعال مراد ہیں جو بندون پر واجب ہیں اور جنمیں زیادتی "افراط"
اور کمی "تفریط" ہے اور بارگاہ باری کی طرف جانے سے مراد اللہ عزوجل
کی طرف رجوع ہونا ہے کہ یہی معاد اور جنت ہے۔ **ارسطوطالیس کا
قول ہے** کہ شاباش ہے اوس شخص کو جو میانہ روی کی راہ چلتا ہے
کیونکہ گو اوسکی چال سست ہو وہ عنقریب منزل پر پہونچے گا اور
بیشک رب ہے اوسپر جو غلو و زیادتی کی راہ چلتا ہے کیونکہ یہ جسقدر رستہ
کے طے کرنے میں مشقت اٹھاے گا اوسی قدر منزل سے دور
ہوتا جاے گا۔ بمقابلہ فریب دینے والے کے فریب خوردہ بہتر
ہے۔ اگر سچ بولنے والی زبان چاہو کو بت جانے کا حکم دے تو وہ
ضرور ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاے۔ حکیم نیکو کار کسی کو دہوکا
نہ دے گا اور دانشمند کامل کسی سے دہوکا نہ کھاے گا۔ **مولف
کہتا ہے** کہ آدمی کا دہوکا کھاجانا کوئی پسندیدہ وصفت نہیں ہے
کیونکہ اسکا شمار کم عقلی میں ہوتا ہے حالانکہ لوگوں کا اکثر گمان ہے کہ
یہ اچھی صفت ہے کیونکہ یہ مقولہ سنا جاتا ہے کہ "لکریم مخدوع" یعنی

وہ بے جو دہوکا کہا ہے اور ایک شاعر کا یہ قول سننے میں آیا ہے کہ مصرع

اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا مَا خُوْدِعَ انْخَدَعَ

(فیاض کو دہوکا دیکہا جاسے وہ دہوکا -)

اور ایک دوسرے شاعر کا قول ہے کہ ؎

خادع خلیفتنا عنہا بمسألة　　ان الخلیفة للسؤال ینخدعِ

(اوسکے بارہ مین ہمارے خلیفہ سے سوال کرکے اوسکو دہوکا دو - خلیفہ سوال کے دہوکے

مین آجایا کرتا ہے)

لیکن جیسا کہ لوگون کا گمان ہے ویسا نہین ہے دہوکا کہاجانے سے

یہان مراد یہ ہے کہ دہوکے کو جان کر انجان بنجاتا اور بناوٹ سے دہوکا

کہاتا ہے - چنانچہ ابو تمام طائی نے اس معنی کو کہول دیا ہے وہ کہتا

ہے کہ ؎

لیس الغبی بسید فی قومه　　لکنّ سید قومه المتغابی

(غبی اپنی قوم کا سردار نہین ہوتا البتہ اپنی قوم کا سردار غبی بن جاتا ہے)

ارسطوطالیس کہتا ہے کہ آدمی کو مصیبتون مین اپنے بہائیون

اور قرابت دارون پر بہروسا کرنا چاہیے - قول و قرار مین راستبازون پر

افسوس مین نیکو کار ہیوی پرادر ہونے کے وقت اون نیکیون پر جو پہلے سے کر رکھی مین - جس سے بزرگوں محتاج نہین خود پسندی سے زیادہ کوئی وحشت نہین اور مشورہ سے زیادہ زیرک کوئی مصاحب نہین مشورہ راے کو لغزش سے اوسی طرح پاک کر دیتا ہے جسطرح آگ سونے کو کھوٹ سے - حاکمون کا عالمون کو اپنا مقرب بنانا پوشاک و سواری سے زیادہ تر آرائش کا ذریعہ ہے کیونکہ انکی زینت تو صرف دیکھنے والون ہی کے سامنے ہے اور علما سے جو زینت حاصل ہوگی وہ دیکھنے والون کے نزدیک بھی ہے اور اونکے نزدیک بھی جو اُنکی زندگی مین اور اُنکے مرنے کے بعد ہونگے جسنے سختیون سے امید رکھی وہ فائز المرام ہوا - عاقل کے نفس کو عالمون کے ساتھ بیٹھنے مین جو خوشی ہوتی ہے وہ جاہلون کے ساتھ کھانے پینے مین نہین ہوتی کیونکہ اوسکو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے - عاقل کی نصیحت عام لوگون کے لئے ہوتی ہے اور اوسکا راز خاص لوگون کے سوا سب کے لئے سربستہ ہوتا ہے -

بدکار کی تعظیم کرنی اوسکی بدکاری مین مدد کرنی - کنجوس سے سوال کرنا آبرو کھونی جاہل کو سمجھانا اوسکے جہل کو بڑھانا - بے عقل کو تعلیم کرنی اوسکو ضایع

کرنا اور نا شکرے کے ساتھ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا ہے۔
اس لیے ان کاموں میں سے جب کسی کا ارادہ کرو تو عمل کا اقدام کرنے
سے پہلے موقع و محل کی جستجو لازمی سمجھو۔ رومیوں کا قول ہے کہ بادشاہ
اگر اپنی ذات کے لئے بخیل اور اپنی رعیت کے لیے سخی ہو تو اوسکے
لئے عیب نہیں ہے اور ہندیوں کا قول ہے کہ بادشاہ کا اپنی ذات اور
اپنی رعیت کے حق میں بخیل ہونا درست ہے۔ اور ایرانیوں کا قول ہے
کہ بادشاہ کا اپنی ذات اپنی رعیت کے حق میں سخی ہونا واجب ہے اور سب کے
سب اس پر متفق ہیں کہ بادشاہ کا اپنی ذات کے لیے سخی اور اپنی رعیت کے
لیے بخیل ہونا عیب ہے۔ نصاحت فضیلت کی بنیاد ہے۔ جس بادشاہ
نے اپنے دین کو اپنے ملک کا خادم بنایا اوسکا ملک اوسپر وبال ہے۔
جس بادشاہ کا راز اوسکے وزیر سے آگے بڑھ وہ کرو ریا بازاریوں کے
شور میں ہے۔ جلد غصہ آجانا درندوں اور بچوں کی خصلت ہے۔ جماع کی
کثرت جسم کو کمزور اور عمر کو کم کرتی ہے۔ اپنی جان کو اپنی خاطر درست کرو۔
اور ارسطو نے سکندر سے کہا کہ رحیم رہو مگر تمہاری رحمت فساد ہونے
پائے۔ جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں اون سے عبرت حاصل کرو اور

جو تمارے بعد آنے والے ہین اون کے سے عبرت نہ ہو ۔ جو شخص تجھسے باتین کرے اوسکا قطع کلام نہ کر کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے ۔

اے اسکندر سمجھ رکہہ کہ تیرے کارکنون کے عیب تیرے ہی عیب ہین ۔ جب تو اپنے سپاہیون کے لئے نون بہا مقرر کرے تو جس شخص کے باپ سے تو واقف نہو اور جو شخص غلامی مین پیدا ہوا ہو اوسکے لئے کچھ مقرر نہ کر کیونکہ لوگ تمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتے ہین ۔ اے سکندر تیرے انعام کی کوئی حد نہونی چاہیئے کیونکہ اس سے لوگون کو تجھسے زیادہ وسیع امیدین ہونگی ۔

اے سکندر جو عمارتین تجھسے پہلے کے لوگ بنا گئے ہین اونکی شکست و ریخت کی مرمت کرا کہ تیرے بعد والے تیری عمارتون کی مرمت کرین ۔

اے سکندر اپنے دشمن کی قبل اسکے کہ وہ ہاتھہ پانون پہیلانے پائے لوٹ لے اور رخنہ کو وسیع ہونے سے پہلے بندکر ۔ اے سکندر جب تیری کوئی اولاد ہو تو اوسکو بیدار رکہہ اور جب کوئی آگ سلگائے تو اوسکو روشن رکہہ ۔

اے سکندر جب تو کسی قوم پر فتح پائے تو دیکہہ اون مین اپنے غصہ کو ہاتھہ پانون نہ پہیلانے دے کیونکہ اون مین سے اکثر ضعیف و ناتوان گناہ سے

بری ہو گئے - اے سکندر جان لے کہ سنت (اور قانون انصاف) مین
ہے کہ جو اوس سنت پر ہو اوسکو نام نہ رکھے اور جو شخص اوسکی بہی کو پرکھے ہو
اوس سے جنگ نہ کر - اے سکندر خاص و عام پر نظر عنایت کر - اور اوسکا قول
ہے کہ حاکم جسکو حکومت عطا کرتا ہے اوسکا وہ شریک ہوتا ہے تعریف
وہی تمہارا ہمنشین ہو جسپے تمکو اعتماد ہو - بہت تھوڑے ہین جنکو شہوت نے
مغلوب نہ کیا ہو - اپنے دین کی باتین اپنے ملک سے زیادہ دوست رکھو
اپنی دنیا کو اپنی عقبی کا محافظ بناؤ - سر پادشاہون کی زیبائش ہے - جو چیز
زائل ہونے والی ہے اوسمین کچھ فخر نہین اور جسمین ثبات نہین اوس مین
غنا نہین - لوگون کی ستایش حاصل کرو کیونکہ اون کے ستایش کی عزت
بہت زیادہ ہے - عذاب کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھو - اور جو نعمتین اللہ
نے تمکو عطا فرمائی ہین اونپر غور کیا کرو - قناعت کرو غنی ہو جاؤگے - دنیا پر تکیہ نہ
کیونکہ تمکو اوسمین بہت تھوڑا رہنا ہے -

اور ارسطو نے کہا تھا کہ اے سکندر قید گمراہون کی مدد کرو اون کی حالت متزلزل
ہو کیونکہ اونکے اسلاف اونکے لئے مایۂ فخر ہین - اے سکندر یہی شرف تیرے
لئے کافی ہے کہ بادشاہون کی اولاد تیری طرف مائل ہے ارسطو کہتا ہے کہ

جس شخص کے دل میں دنیا جو ہمیشہ تعلق توڑنے والی ہے کبھی ہولی ہو وہ
عجیب و غریب آدمی ہے۔ جس بادشاہ نے اپنے سپاہیوں اور فوجی افسرون
پر ظلم و تعدی کی وہ ہرگز موت سے بچ سکنے نہیں ہے۔ جس بادشاہ نے
اپنے چھوٹے معاملہ کو برباد کیا وہ بڑے معاملہ میں بے خطر نہیں ہے۔
بہت بادشاہوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جو بادشاہ اپنی راے کی غلطی
کو معلوم کرکے اوس پر قائم رہے وہ اپنے آپ کو برباد اور اپنے دشمنون کو سرفراز و
دلشاد کرنے والا ہے۔

جس بادشاہ نے اپنے سے آگے کے قابل تعریف بادشاہون کی تعریف
کی اور قابل مذمت کی برائیون سے احتراز کیا اوس سے بھی وسکے بعد
ایسا ہی برتاؤ ہوگا۔ جس بادشاہ نے زور آوروں پر نظر رکھی بعد کو وہ ون کے
معاملہ کو نظر انداز کیا اوسکی مثال اوس باغ والے کی سی ہے جو شاداب شاخوں
کو سیراب کرے اور جو مرجھائے ہوں اونکو چھوڑ دے۔ اور اس نے
سکندر سے کہا کہ صیغہ جنگ کے انتظام میں غلامون کی اولاد کا وظیفہ مقرر کرو
جسکے چہرہ پر زخم لگا ہو اوسکو انعام دو اور جس نے پیٹھ پر زخم کھایا ہو اوسکو
صرف باتوں سے مذمت کرو الی نہ جسکا کوئی عضو بیکار ہو گیا ہو وہ جنگ نہ

سب تجہہ اسکی پرورش دو جب اہل ایران مین کم عمر کو ہرگز آگے نہ بڑہا کیونکہ نکم
کی محبت اسکو مقابلہ سے روکے گی اور نہ پیر فرتوت کو کیونکہ برودت رطوبت
اوسمین جوش نہ آنے دیگی اور نہ بزدل کو کیونکہ اُس کی نامردی اُسکو
مقابلہ سے باز رکھیگی اور نہ غلام کو اور نہ ایسے شخص کو جو غلامی کی حالت مین
پیدا ہوا ہو کیونکہ ان مین غیرت نہین ہوتی۔
حمیت اور حسب والون کو آگے بڑہا اور ایسے شخص کو جو پیشتر غلبہ پا چکا ہو
کیونکہ یہ اپنی نیکنامی کو بچائے گا۔ صف اول مین دراز قامت والون کو آگے
رکہ کیونکہ انمین اورون سے زیادہ سمائی ہوتی ہے اپنے ساتھیون کو منع کر
کہ بیڑون کی طرح ایک جگہ جمع نہ ہون اس سے فوج کی آراستگی مین
نقصان ہوتا ہے کثرت سے کمینگاہ مین بنا اور ہر کمینگاہ پر پیادون کو تعینات
کر کیونکہ پیدل لڑائی کا قلعہ مین اور جب تجہے جنگ مین دشواری معلوم ہو
تو مکر پر ہوشیار ہو کیونکہ اس سے لڑائی بدلتی ہے اور جب تجہے فتح حاصل
ہوجائے تو دشمن کا اس سے سخت پرہیز کر کیونکہ فتح کے بعد تغافل ویسی ہی ہے
جیسے صحیح ہوجانے کے بعد مرض کا عود کرنا۔ گرے ہوئے کو قتل نہ کر اور
نہ ایک شب سے زیادہ شکست کہائے ہوئون کا تعاقب کر۔ اے سکندر اس کو

بھی نہین کہ لوگ تجسے بھاگین۔ گالیان دینی سردارون کی خصلت نہین ہے
حق کی طرف رجوع کرو جبکہ گران گذرے۔ اور اسکا ثواب ہے کہ اے سکندر
اپنے گروہ دشمن سے اس اصول پر معاملہ کر کہ وہ تجھسے زیادہ قوی ہے اور
اپنے سپاہیون کی اوس شخص کی طرح تو دیکھ کہ جسپر کوئی آفت آئی ہو اور وہ اوسکے
دور کرنے پر مجبور ہو اور تاوقتیکہ لوگ تیرے ظلم سے بے کھٹکے نہ ہوجائین
تو اپنی سلامتی کی امید نہ رکھ اور جس چیز کو تو اپنے لئے جایز رکھتا ہو اوس پر
اورون کو سزا نہ دے۔

ان اصولون سے خلق کے معاملات درست رہتے ہین اور دونون وہ بیماری ہے جسکو
لگتی ہے وہ جانبر نہین ہوتا۔ جس نے موت کو پیش نظر رکھا اوس نے اپنے
نفس کو درست کیا۔ جسنے اپنے نفس کو پاک کیا دشمن سے اوس کے
خاص لوگ بھی دشمنی رکھینگے۔ جو شخص اپنے ہمایون کے چھپے ہوئے
عیبون کے تجسس مین رہے گا وہ ہرگز سردار نہین ہوسکتا۔ جو لوگون پر جبر
کرے گا لوگ اوسکی خطا کے خواہان رہین گے۔ جو ملامت مین افراط کریگا
لوگ اوسکے جینے کو ناپسند کرینگے۔

جو تعریف کے ساتھ مذمت کے ساتھ جینے والے سے اچھا رہا۔ جو بادشاہ

سے دست وگریبان ہو اور اپنے وقت سے پہلے مرا۔ جو بادشاہ بازاریوں
سے جھگڑا وہ اپنی شرافت ڈبوئے ۔

جو بادشاہ ذلیل چیزوں کی طرف جھکا اوسکے لیے موت ہی مناسب ہے۔ جو
دنیا کی محبت میں حد سے گذر گیا وہ قتل ہوا۔ شراب میں حد سے گذرنا کمینوں
کی خصلت ہے۔ جو اپنے حاسدوں سے بچے مرا اوس سے حاسد
خوش ہوئے۔ حکمت اوسکے شرف کا باعث ہے جسمیں کوئی اگلی
بزرگی نہیں۔ اور ایسی ذلت کا سبب ہوتا ہے جو کبھی نہیں جاتی ۔
نجابت بزرگی کو شامل اور جوان کو ہلاکت کا نشانہ بناتی ہے۔ سوا ادب بزرگوں
کی عادت کو ڈھاتا ہے جیسے کہ بڑا منصب ہے۔ لوگوں کے سامنے
آبرو کھونا بڑی ہی موت ہے۔ امید کی برداشت مصیبت کی برداشت سے
زیادہ دشوار ہے۔ اور اوس نے اسکندر سے کہا تھا جب کسی گروہ پر فتح
پائے تو غصے کے ہتیاروں کے ساتھ لڑائی کے ہتیار بھی کم دے کیونکہ وہ
اوس حال میں دشمن تھے اور اس وقت میں غلام ہیں ۔

کمینوں کی دوستی خوشامد اور روزی کی فراخی اوس میں ہمیشہ بہل ہے۔ زمانہ تجھ کو
برا تجربہ کار اور افعال کو پیدا کرتا نشانیوں کو مٹاتا اور یادگار بناتا ہے۔ البتہ محبت

جو لوگون کے دلون مین بیٹھ جاتی ہے وہ آیندہ نسلون تک بطور وراثت کے
پہونچتی ہے۔ بے سبب پتھر کھینچ کر مارنے سے بے معنی لفظ اوسکا زیادہ
سخت معلوم ہوتا ہے۔ جب تم بادشاہ عادل کی قوت لڑائی کے مقابلہ مین
دیکھنا چاہو تو تواریخ پر نگاہ ڈالو۔ تمکو اون مین تنگ دلی کی باتین اور خرافات
کی نشانہ چیزین یا میلی جو عادت کے سبب سے لوگون کے نزدیک ایسے معتبر
ہو گئی ہین کہ وہ ان کی حقیقت کو پہچان نہین سکتے۔ آدمی امیری کی ارادت کو
نعمت دیتا اور فقیر کے فکر کو چھپاتا ہے۔ شہوت ہی سے لذت ہے بخشش
ہی سے سخاوت اور شجاعت ہی سے عزت۔

حکمت کا گفتگو کے وقت پتہ لگتا ہے شجاعت کا غصہ کے وقت اور پارسائی
کا شہوت کے وقت۔

جسنے آدمیون سے شرم کی اور اپنی روح سے شرم نہ کی اوس کے نزدیک
اپنی روح کی کچھ قدر نہین ہے۔

اس سے پوچھا گیا کہ کون سے آدمی کو زیادہ کامیابی ہوسکتی ہے اوسنے کہا
کہ جسمین عقل کے ساتھ چالاکی ہو۔ اور کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہارے
نزدیک کسوقت جماع کرنا مناسب ہے۔ اوس نے کہا کہ جب کمزور ہونیکی خواہش ہو

جس سے توقف کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۔

ایک دن ایک شخص نے ارسطاطالیس سے پوچھا کہ باری تعالے کے وحدت پر کیا دلیل ہے؟ اوسنے کہا کہ موجودیں میں یکجا کرنگا وہ اُس کے مخلوقات سے زیادہ اوسپر دلالت کرنیوالی نہوگی اور ابو العتاہیہ نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے)

تعجب ہے کہ کیونکر ہیں منکر بعض   جو کرتے ہیں انکار رب جلیل
ہر اک شے میں موجود ہے یہ دلیل   کہ وہ ایک ہی ہے بلا قال و قیل

سقراط کا کلام

سقراط سے کسی نے کہا کہ تم بھی کتنے محتاج ہو!! اوسنے کہا کہ اگر تم محتاجوں سے واقف ہوتے تو تمکو اپنے درد سے سقراط کی ہمدردی کی فرصت نہ ملتی

مولف کہتا ہے اوسنے کنایۃً یہ کہا کہ تونگری قناعت ہی کا ہے جسکو سقراط سمجھا ہے اور محتاجوں سے اوسکی مراد جہالت ہے جو روح کی محتاجی ہے کیونکہ آدمی نفس کی خواہشوں کا غلام ہے اور مال کا ہونا جسم کی محتاجی ہے اور اوس کے نزدیک آدمی جسم کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا۔ اور ایک موقع پر سقراط

جو کچھ کہ اوسکے پاس ہے اوسکی انتہا تک اوسکا پہونچنا بند ہو گیا ۔ خود پسند اپنی ذات مین
وہی چیز سمجھتا ہے جو اوس سے زیادہ نیک ہے اسلئے اپنی ذات کی نسبت
اوس سے خوشی ظاہر ہوتا ہے ۔ جاہل کا گذشتہ حال موجود نہین ہے ۔
مولف کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جاہل کو گذشتہ حال حکمت
و جہال کو خبر نہین کہ وہ اوسکا گذشتہ حال ہے اسلئے وہ اسکی تلاش نہین کرتا
ہے کیونکہ وہ اوس سے مل سکتا ہے اور اسکا خوف ہے کہ خارج ہو جاوے اوس کا
مل جانے سے تب **مولف کہتا ہے** کہ اس سے اوسکی مراد یہ ہے
کہ حکماء کا حال مرضی ہے اسلئے وہ سعادت اوس سے جدا نہین ہو سکتا جیسا کہ
ایک دوست سے حکیم نے کہا ہے کہ "وہ مال جمع کرو کہ اگر سمندر میں کشتی ٹوٹ جاوے
تو تمہارے ساتھ تیرے" اور یہ بھی کہتا ہے کہ تمیز کی راحت حق کے
ملنے مین ہے اور نادانون کی راحت باطل کے ملنے مین ہے تدبیر کا دماغ کا چشمہ زبردست
بادشاہ ہے ۔ اوس سے پوچھا گیا کہ تم نے فضیلت کی تلاش کب سے شروع کی
اوسنے کہا کہ جب سے مین نے اپنے نفس کو ڈھونڈنا شروع کیا ۔ اور اسکا قول ہے
کہ جسکو حکمت عطا ہوئی اور اوسنے سونے چاندی کے لئے گریہ و زاری کی اوسکی
مثال اوس شخص کی سی ہے جسکو سلامتی ملے اور وہ اوسنے بیماری کے لئے دوا لی

تو بہت ہی بدصورت ہو اس نے اوسکو جواب دیا کہ نہ تمہاری صورت کا اچھا بنانا
تمہارے اختیار میں تھا کہ تمہاری تعریف کیجائے اور نہ میری صورت کا بُری بنانا
میرے اختیار میں تھا کہ میری مذمت ہو - یونانیون مین ایک پہلوان تھا جو ہمیشہ
بچ جاتا تھا آخر اوس نے پہلوانی چھوڑدی اور طبابت سیکھی اسپر سقراط نے کہا کہ اب
یہ لوگون کو پچھاڑا کرے گا - اور اسکا قول ہے کہ جہان شراب وکباب اور چنگ و
رباب ہون وہان حکمت مت کرو - ایک عورت بناؤ سنگار کرکے تماشہ دیکھنے
باہر نکلی سقراط نے اوس سے کہا کہ تو اس لئے نکلی ہے کہ شہر تجھکو دیکھے نہ کہ تو
شہر کو دیکھے - اور اسکا مقولہ ہے کہ انصاف جان کی امان ہے حکمت خدا
کی طرف چڑھنے کا زینہ ہے - جمع کیا ہوا مال خدمت کراتا ہے اور جو شخص اپنی
سواری کے جانور کے سوا کسی کی خدمت کرے وہ آزاد نہیں ہے
اے موت کے قیدیو اپنی بیڑیان حکمت کے ذریعہ سے دور کرو - جمع کیا ہوا
مال رنج وغم کا چشمہ ہے - اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ ارادہ سے مرو
طبیعت سے زندہ رہو - **مولف کہتا ہے** کہ ارادہ سے مرنا یہ ہے کہ شہوت
وغضب پر حکمت کو غالب کرکے اون کو مار دیا جاے اور طبیعت سے زندہ رہنا نفس
کا بدن سے مجرد ہوکر زندہ رہنا ہے اسلئے وہ کہتا یہ ہے کہ علم وعمل کے ذریعے

اپنی روحون کی تمیس کرو تاکہ بدن کو چھوڑنے کے بعد دایمی زندگی تمہین حاصل ہو۔
اوس عقلمند کی بیوی جب اوسکے قتل کے باعث نالہ وزاری کرنے لگی تو اوسنے
پوچھا کہ تو کیون روتی ہے؟ اوسنے کہا کہ اسلئے کہ تم ناحق منقول ہوے جاتے ہو
سقراط نے کہا کہ اے بے عقل کیا تو یہ چاہتی تھی کہ مین حق پر قتل ہوتا۔
سقراط سے مرتے وقت کسی نے پوچھا کہ اے سقراط تم اپنی نعش کی نسبت کیا
مناسب سمجھتے ہو اوسنے کہا کہ اسکی فکر تو وہ کرے جسکو مکان کی ضرورت ہو۔
ایک مرتبہ سقراط بیٹھا ہوا دھوپ کھا رہا تھا کہ اوسکے پاس سے بادشاہ کا گذر ہوا مگر
یہ کھڑا نہوا اسپر چوبدار نے اوسکو پاؤن سے ٹھوکر ماری سقراط نے کہا کہ ہان اللہ
نے انسان بھی پیدا کیے ہین اور جانور بھی تمکو میرے ساتھ یہ حرکت کرنے کیا باعث
ہوا؟ چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کی تعظیم کو تم نا نہ کھڑا ہونا سقراط نے کہا کہ بھلا مین اپنے
غلامون کے غلام کے لیے کیا کھڑا ہوتا۔ اس اثنا مین خود بادشاہ بھی آگیا اور اوسنے
یہ گفتگو سنی اور پوچھا کہ تمکو کس نے بتایا ہے کہ مین تمہارے غلام کا غلام ہون؟ سقراط
نے اوس سے کہا کہ کیا تم اپنی شہوت وغضب کے تابع فرمان نہین ہو۔ بادشاہ نے
کہا کہ ہان ہون۔ تب سقراط نے کہا کہ یہ دونون میرے غلام ہین اسلئے تم حقیقت
مین میرے غلام کے غلام ہو۔ اس پر بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تم میرے ساتھ

چلو مین تھوڑے مزے کے کھانے کھاؤنگا اور عمدہ عمدہ پوشاکین پہنونگا سقراط
نے پوچھا کہ جن چیزون سے بھوک دور ہو اور شرمگاہ ڈھنک جاے اونپر اون کو
کیا فضیلت ہے؟ بادشاہ نے کہا کہ اے سقراط تمکو ہمارے پاس آنے سے کونسی
چیز مانع ہے؟ اوسنے کہا کہ جس چیز سے زندگی قایم رہے اوسی پر مشغول ہونا
اور جو چیز موت کے مناسب ہے اوسکو مین نے ترک دیا ہے سقراط کو مین کے پتھرون
کہاس پات اور چیزون کے لعاب کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ جسکے سامنے وہ
جہان جانیکا محتاج ہو سبکا آسیر بادشاہ کے مسخرہ نے کہا کہ اے سقراط تمنے
اپنی جان کو دنیا کی نعمتون سے محروم رکھا سقراط نے اوس سے پوچھا کہ دنیا کی
نعمتین کیا ہین؟ مسخرہ نے کہا کہ عمدہ عمدہ گوشت کھانا شراب مصفا پینی حسین
خوبصورتین دیکھنی اور ستہری پوشاکین پہننی۔ سقراط نے کہا کہ جو عورتون پر حریص ہونے
اور اپنے پیٹ کو حیوانون کا مقبرہ بنانے مین اپنے آپ کو بندرون کتون
اور گدھون کے مانند بنانے پر خوش ہو اور جس نے فانی کے آباد کرنے کو باقی کے
آباد کرنے پر ترجیح دی ہو کچھ تعجب نہین ہے کہ اوسکے نزدیک یہ چیزین دنیا کی
نعمتین ہون۔ اور سقراط کا قول ہے کہ حکمت کو چارپایون کے ہمزدان مین جمع
کرنے سے زیادہ تر اوسکو اپنے دل مین جمع کرنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ بری

بادشاہت یہ ہے کہ انسان اپنے شہوات کا مالک ہوجاے - ایک جوان نے
سقراط سے اپنی شادی کے بارہ مین مشورہ پوچھا تو اوسنے کہا کہ دیکھو جو مناظ مچھلیون
کو جال کے ساتھ پیش آتا ہے کہین وہی تکو بھی نہ پیش آسے کیونکہ جو مچھلیان جال
کے باہر ہوتی مین وہ اوسکے اندر جانا چاہتی ہین اور جو اندر رہوتی ہین وہ باہر آنے کو
ترستی ہین - سقراط علم موسیقی سکھیا تھا اسپر ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تمکو سفید
چونڈا لیکر سیکھتے ہوے شرم نہین آتی - اوسنے کہا کہ سفید چونڈا لیکر جاہل رہنا
اوس سے بدتر ہے - آس سے پوچھا گیا کہ سب سے خوبصورت کونسا جانور ہے ؟
اس نے کہا کہ عورت - سقراط کی زوجہ نے جو ہاتھ مین عرق کا قرابہ لئے ہوئے تھی
اوسپر حملہ کیا اور وہ عرق پر اونڈیل دیا - اسپر سقراط نے اوس سے کہا کہ ہمیشہ تو گرجتی
اور چمکتی تھی آخر برس پڑی - سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تمکو نہایت ہی کم عقل عورت
کیون پسند آئی ؟ اوس نے کہا کہ اس لئے کہ مین اوسکے ذریعہ سے اپنے نفس
کو ذلیل کرون اور میرے اخلاق خاص و عام کیلئے درست ہوجائین - اس سے
کسی نے کہا کہ اے سقراط شہر کے لوگ تم سے ہنسی مذاق کرتے ہین اوس نے کہا کہ
اونکی دوستی کے سبب سے چاہتا ہون کہ اونکا مجھ سے ہنسنا میرے مرنے تک تمام
ہوجائے - اور سقراط سے پوچھا گیا کہ بادشاہ سے لوگون کو کیا فائدہ ہے اوس نے

کرتا کہ وہ اونکو اونکے ارادہ کے بغیر ادب ہو تا اور ایک کو دوسرے کے شر سے محفوظ

رکہتا ہے۔

اور اوسکا قول ہے کہ عشق ایسی قوت ہے جسکو اللہ تعالی نے جاندار کے بقا کے

لئے مہیا کیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عشق حیوان کو جماع کی رغبت دلاتا ہے جس

سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور حیوان کی صورت باقی رہتی ہے اور اسکے سوا اوسکی

افراد کے باقی رہنے کی اور کوئی تدبیر نہ تہی

وہ کہتا ہے کہ عاشق نہی ہی صورت پر اس لئے مرتے ہین کہ عمدہ ترین صورتین ظہور مین

آئین ہین سقراط سے کہا گیا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم ہمیشہ کم عمرون سے ملا جلا کرتے ہو ؟

اوس نے کہا کہ گہوڑے پہیرنے والے جو کرتے ہین وہی مین بہی کرتا ہون کیونکہ

وہ بچہیرون کو پہیرنا چاہتے ہین نہ کہ بڑی عمر کے گہوڑون کو۔ اسکا مقولہ ہے کہ اپنی

فکر مین کم کرو تمہاری مصیبتین کم ہونگی۔ اس سے کہا گیا کہ تم مین غم کا اثر ہم کیون

نہین دیکہتے اوسنے کہا اس لئے کہ مین ایسی چیز ہی نہین رکہتا جسکے جاتے رہنے

سے مجہے غم ہو بعض شاعرون نے کہا ہے کہ ؎

ستاتا ہے بے گہر گو زمانہ　　　وہ لے لیتا ہے جو اسنے دیا ہے

جو چاہو رنج سے محفوظ رہنا　　　نہ لو وہ شے جسے آخر فنا ہے

اور اسکا قول ہے کہ فضائل کا نہ جاننا موت کے برابر ہے - جسکا فعل اچھا نہ سمجھا جائے اوسکا خیال بھی دل مین نہ لاؤ - ہر شخص کا عطیہ اوسکی ہمت کے انداز سے ہوتا ہے - جسکو نفسانی خواہشون نے اپنا غلام بنا رکھا ہو اوسکا صاحب فضل ہونا بہت دور ہے آدمی کو اوسکے فعل سے جانچو نہ قول سے - ہماری کا مکر و ہماری سامان جمع کرو - جو تمسے سختی کرے اوسکی تعریف کرو نہ کہ جو نرمی دچاپلوسی کرے **مولف کہتا ہے** کہ اسی کے مانند اہل عرب کا یہ قول ہے کہ اپنے رُلانے والے کو حاکم بناؤ نہ ہنسانیوالے کو اور اسکا مقولہ ہے کہ جاہل وہ ہے جو ایک پتھر سے دو مرتبہ ٹھوکرین کھائے - **مولف کہتا ہے** کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ "ایک سوراخ سے دو مرتبہ مومن کو ڈنک نہین لگتا" اسکے مشابہ ہے -

سقراط کہتا ہے کہ جس حالت پر زندہ رہنا پسند کرو اوس سے کم پر مرجاؤ -

مولف کہتا ہے کہ مین خیال کرتا ہون کہ اوسکی مراد یہ ہے کہ نفسانی خواہشون سے حظ اوٹھانا چھوڑ دے کیونکہ یہ عمر کو تباہ کرتی ہین **اور سقراط کہتا ہے** کہ مین کثرت سے خواب دیکھا کرتا تھا کہ مین اپنے زمانہ کے لوگون کو جانتا ہون حالانکہ مین اپنے آپ کو اس صفت کا مستحق صرف اتنی بات سے پاتا تھا کہ جو کچھ مجھسے پوچھا جاتا تھا اوسکے جواب مین اکثر "مجھے معلوم نہین" کہدیتا تھا **مولف کہتا ہے** کہ

یہ حکایت اور طرح سے بھی منقول ہے اور وہ یہ کہ سقراط نے کہا کہ مجھپر وحی آئی ہے

کہ مین اپنے زمانہ کے لوگون کو جانتا ہون اس سے مجھے تعجب ہوا کیونکہ مجھے معلوم

تہا کہ مجہہ مین یہ صفت نہین ہے اور وحی جہوٹی نہین ہوا کرتی اور اب مین سمجہا کہ مین

اس صفت کا مستحق اسوجہ سے ہون کہ مین نہین جانتا اور جانتا ہون کہ مین نہین جانتا

اور دوسرے لوگ نہ جانتے ہین اور نہ یہ جانتے ہین کہ نہین جانتے اسی مضمون کو

بعض شاعرون نے یون کہا ہے کہ

ولیس یدری المسکین ان لیس یدری

(بیچارہ کو جہل سے بھی ہے جہل)

ایک شخص نے سقراط سے کہا کہ مجھے امید ہے کہ مین ایک سال مین فلاسفر ہو جاؤنگا

اوسنے کہا کہ اگر ایک سال مین تم بہ لکر فلاسفر ہو جاؤ تو مین خودکشی کرون بعض جاہلون

نے اوسے گالیان دین تو اوسکے شاگردون نے جواب دینے کی اجازت چاہی

اسپر اوسنے کہا کہ جو برائی کی اجازت دے وہ حکیم نہین ہے۔

سقراط سے پوچہا گیا کہ کون درندہ سب سے خوبصورت ہے؟ اوس نے کہا کہ عورت۔

اسی سے پوچہا گیا کہ نوجوانون کے آداب سیکہنے مین کیا فائدہ ہے؟ اوس نے کہا

کہ اگر اور کوئی فائدہ اوس سے نہو صرف یہی ہو کہ برے طور و طریق سے الگ

رہین تب بھی کافی ہے۔ اور اسکا قول ہے کہ جسطرح طبیب بیمارون کی سلامتی کے
سبب ہین اوسیطرح قوانین مظلومون کی سلامتی کے سبب ہین۔ اسنے ایک
بوڑہے کو دیکھا کہ علوم سے واقف ہونا چاہتا ہے مگر شرماتا ہے اوس سے کہا کہ اے
شخص تجھے شرم آتی ہے کہ جس حالت مین تو آخر عمر مین ہے اوس سے افضل مین
ہوجاوے۔ اور اسکا قول ہے کہ جسکو دینا نہ چاہیئے اوسکو دینا اور جسکو دینا چاہیے اوسکو
نہ دینا دونون خطائین ایک ہی سی ہین۔ عاقل کو چاہیئے کہ جاہل سے اوسطرح باتین
کرے جسطرح طبیب بیمار سے کرتا ہے۔ وہ میٹھی چُہری ہے۔ سقراط نے ایک جوان
کو جس نے اپنے باپ کا چھوڑا ہوا مال لٹا دیا تھا زیتون کہاتے ہوئے دیکھا تو
اوس سے کہا کہ صاحبزادے اپنے باپ کا ترکہ ضایع کردینے کے پہلے ہی آپ
بسر کرتے تو عمر بہر کے لئے تمہاری یہ غذا ہوتی۔

ایک مرتبہ سقراط ایک موچی کی دوکان مین بیٹھا تھا کہ موچی کو پیاس معلوم ہوئی اور اوس
نے اپنے چھوکرے سے کہا کہ نان بائی کے پاس جاؤ اور اوس سے درخواست کرکے تھوڑی
شراب مجھے قرض دے۔ اسپر سقراط نے کہا کہ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ تو اپنے
نفس سے درخواست کرے کہ پانی پر قناعت کرے۔ سقراط کہتا ہے کہ کسی چیز کے
حاصل کرنے پر اوسقدر توجہ ہونی چاہیے جسقدر کہ اپنے حاصل کئے ہوئے کو عمدہ

طور سے کام مین لانے پر - عاقل کی باتون سے نزد اور جاہل کے نزدیک زورون سے - خواب خفیف موت ہے اور موت سنگین خواب -

ایک شخص نے سقراط کے گال پر طمانچہ مارا تو اوس نے طمانچہ کے نشان پر یہ عبارت لکھ دی " فلان شخص نے مجھے طمانچہ مارا تھا میری طرف سے اوسکا بدلہ ہے -

ارسیجانس و سقراط کی گفتگو

ایک دن ارسیجانس نے سقراط سے کہا کہ میری اور تمھاری طبیعتین ملتی جلتی ہوئی ہین اس لئے مجھے مختصر سا ایسا دستور العمل بتا دو کہ زیادہ کی ضرورت نہ رہے - اسپر سقراط نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اختصار پر تم بس کرو گے تو جو باتین تمھارے لئے مفید ہین اونمین سے کچھ بھی مین رکھ نہ چھوڑتا -

ارسیجانس سوال کرکے آزمایش کرو -

سقراط - راتون کو ایسی جگہ باتین کیا کرو جہان چمگادڑون کے گھونسلے نہ ہون -

ارسیجانس - اے حکیم ! تیری مراد یہ ہے کہ مین تنہائی مین بیٹھکر غور و فکر کیا کرون اور حق کی طلب کے وقت محسوسات کے ملاحظہ سے اپنے نفس کو روکون -

سقراط- ظرف مین خوشبو بہرو۔

ارسیجانس- تمہارا مطلب یہ ہے کہ اپنی عقل کو علم و فہم سے معمور کرو۔

سقراط- ترازو سے باہر نہ جاؤ۔

ارسیجانس- تمہاری مراد یہ ہے کہ حق سے تجاوز نہ کرو۔

سقراط- چہری کی آنچ کو تیز نہ کرو۔

ارسیجانس- تمہارا مقصود یہ ہے کہ جو غصہ مین ہو اوسکو اور غصہ نہ دلاؤ۔

سقراط- اوس شہر سے بچو جو پایہ نہین ہے۔

ارسیجانس- مطلب یہ ہے کہ بادشاہ دست نہ بنو۔

سقراط- جب مرو تو بیوقوف نہ بنو۔

ارسیجانس- مدعا یہ ہے کہ جب تمہا النفس نفسانی خواہشون کے مار دینے پر راضی ہو جائے تو فنا ہونیوالی چیزین جو محسوس ہوتی ہین جمع کر کے نہ رکہو۔

سقراط اپنے دوستون کے ساتہ مشورت نہ ہو اور اپنے دشمنون کے دروازے پر نہ سو جاؤ۔

ارسیجانس مقصود یہ کہ اپنے بہائیون سے گردن کشی نہ کرو اور جب تک اس فانی زندگی مین ہو مطمئن ہو کر مردہ نہ بن جاؤ۔

سقراط۔ کسی زمانہ مین بہار کا موسم دو نہین رہتا۔

ارسیجانس۔ تمہارا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ مین فضائل حاصل کرنے کی کوئی چیز مانع نہین ہے۔

سقراط۔ ترنج کو انار سے ڈھانکو۔

ارسیجانس۔ کے معنی یہ ہین کہ اپنی باطنی تدبیر کو ظاہری تدبیر سے چھپا دو جیسا قیمتی جواہرات کو چوری کے ڈر سے خاک مین دبا دیتے ہین

سقراط۔ جس نے سیاہ سے کھیتی کی اوس نے سفید سے کاٹی۔

ارسیجانس۔ تمہارا مقصود یہ ہے کہ جس نے اس تاریک عالم مین اچھے کام کئے اوسکو اللہ تعالیٰ عالم نو مین اونکی جزا عنایت کرے گا۔

(گفتگو ختم ہوئی)

سقراط سے کسی نے کہا کہ فلان شخص سے تمہارا ذکر آیا گو وہ تمکو نہین جانتا۔ سقراط نے کہا کہ اوسیکا نقصان ہے کہ وہ مجھے نہین جانتا اور مین بھی اوسیکا ضرر ہے کہ مین اوسے نہین جانتا کیونکہ مین ذلیل کو جاننےکی کوشش نہین کرتا۔ سقراط سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز ہوا سے زیادہ تیز ہے۔ اوسنے کہا کہ چغلی۔ سقراط نے ایک عورت کو دیکھا کہ درخت سے لٹکا کر اوسکو پھانسی دیگئی ہے اسپر اوسنے کہا کہ اے کاش درختون مین ایسے ہی پھل

لگا کرتے - سقراط نے یک شخص کو دیکھا کہ تیر چلا رہا ہے - مگر اوسکے تیر دائین
بائین جاتے اور نشانہ پر نہین بیٹھتے ہین - اس سبب سے سقراط نشانہ کی جگہہ
جا کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے اندیشہ تھا کہ اوسکے تیر مجھکو لگتے - یہ بھی روایت ہے
کہ اوسنے کہا کہ مین نے تمام جگہون سے زیادہ محفوظ نشانہ ہی کی جگہہ پائی - اور
سقراط نے ایک شکاری کو ایک شکیل عورت کے پاس کہ جو اوس سے کچھ خریدے
دیکھا تو شکاری سے کہا کہ تجھکو اپنے ہنر سے یہ زیادہ تر نظر ہو گا کہ تو اوسکو جال سمجھیگا
مگر دیکھ اسمین پھنس نہ جانا

اومیرس یعنی ہومر شاعر کے مقولے

جو آدمی کسی چیز سے راضی نہین ہو سکتا تا وقتیکہ اوسی مین بیمار ہو جانے کی علامت
نہ ہو - نیک آدمی روے زمین کے سب جانورون سے افضل ہے اور برا آدمی
سب جانورون سے ذلیل ہے اومیرس یعنی ہومر نے یہ نقل لکھی ہے
کہ ایک فیلسوف کی کشتی دریا مین تباہ ہوئی تو اوس نے کہا کہ اے لوگو - ایسی
چیزین جمع کرو کہ اگر سمندر مین تمہارا جہاز تباہ ہو جاے تو وہ تمہارے ساتھ تیر کر
نکل آئین اور جب تم اونکو لیکر گھر جاؤ تو تمہارے پاس باقی رہین - وہ علم و فضائل

مین **اومیرس** کا قول ہے کہ ایسا کام کبھی نہ کرو کہ جب تمکو اوسکا عیب لگایا جاوے تو تمکو غصہ آئے کیونکہ جب تم اوسکے مرتکب ہوئے تو اپنے آپ کو تمہین نے عیب لگایا۔ جو فروتنی سے نامور ہوگا وہ ناز الزام ہوگا اور جو حلم مین نامی ہوگا وہ نامور و گرامی ہوگا مگر اسپر فخر نہ کرنا چاہیئے۔ نفسانی کا نگہبان بن نجت تیری نگہبان بنے گی۔ اچھے کام کا ایک پیشرو ہوتا ہے اور تمام اچھے کامون کی پیشرو حیا ہے۔ اور ہر بُرے کام کا بھی ایک پیشرو ہوتا ہے اور تمام بُرائیون کی پیشرو بیحیائی ہے۔ مجھے لوگون سے سخت تعجب ہے کہ اللہ تعالی نے تو اونکو فرشتون کی پیروی کی قدرت عطا فرمائی ہے اور وہ اوسے چھوڑکر جانورون کی پیروی پر جھکتے ہین۔ **مولف کہتا ہے** کہ ان لوگون کا عقیدہ یہ ہے کہ فلسفی ہونا بھی اللہ تعالی کا اقتدا کرنا ہے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ حق کو جانے اور نیک کام کرے۔ چنانچہ افلاطون نے فلسفہ کی تعریف یہ کی ہے کہ ”فلسفہ انسانی طبائع کو بقدر طاقت بشری اللہ کے ساتھ مشابہت پیدا کرتی ہے۔“

اور اومیرس کا قول ہے کہ وہی انسان جو ہر چیز کو جانتا ہے اپنے نفس کے نزدیک کچھ بھی نہین جانتا۔

اسکندر کے بعض کلام

جب اسکندر نے دارا پسر دارا پارس کے بادشاہ کا ملک فتح کرلیا اور اوسکی حکومت
حاصل کی تو دارا کی بیٹیون کے اوصاف سنکر اونکے دیکھنے کی خواہش کی اور
پھر خود ہی کہا کہ یہ بڑا معلوم ہوتا ہے کہ ہم تو لڑنے والون مردون پر غالب آئین
اور ہم پر وہ عورتین غالب آجائین جو قید مین ہین - ایک مرتبہ سکندر نے اپنے
مصاحبون مین سے ایک شخص کو ایلچی بنا کر پارسیون کے پاس بھیجنا چاہا مگر اوسکو
اندیشہ ہوا کہ پارسی اوس شخص سے دغا کرینگے اسپر اوس شخص نے کہا کہ مین اس
سے خوش ہون کہ اپنے بادشاہ کی خدمت گذاری مین تصدق ہوجاؤن اسکندر
نے کہا کہ اسی لئے تو مجھپر ضرور ہوا کہ مین تجھپر مہربان ہون - اسکندر کے پاس اوس کا
جاسوس یہ خبر لایا کہ اوسکے مقابلہ کے لئے بہت بڑا لشکر تیار ہوا ہے اس کو
سنکر اسکندر نے کہا کہ بھیڑیا ایک ہی ہو تب بھی بھیڑون سے گو بہت زیادہ
ہون خوف نہین کہاتا - اس سے کہا گیا کہ دارا نے جو فوج تیار کی ہے اوسمین
تیس ہزار مردان کارزار ہین اوس نے کہا کہ قصاب گو ایک ہی ہو بھیڑون سے
چاہے جتنے ہون نہین ڈرتا - اسکو مشورہ دیا گیا کہ پارسیون کی لڑکیون کو اپنی

فتح کا ذریعہ بناؤ مگر اسنے کہا کہ بادشاہ کو یہ زیبا نہین ہے کہ فتح حاصل کرنے کو چوری
کرے - اور اسکندر نے اپنے ہمنشینون سے کہا کہ آدمی کو چاہیے کہ بُرائی
سے اجتناب بسبب شرم کرے - کہ مین تو اپنے بال بچون سے اور دوسری جگہ اپنے
ملنے والون سے اور جہان کوئی ملنے والا نہو تو اپنی ذات سے ور اگر اپنی روح کو
اس قابل نہ بنا سکے کہ اوس سے تنہائی مین شرم کیجائے تو اللہ تعالی سے
شرم کرنی چاہیے - اسکندر سے ایک شخص کی چغلی کہائی گئی تو اسکندر نے
چغلخور سے پوچھا کہ کتنے دنون سے تم اوسکو جانتے ہو؟ اوس نے کہا اتنے دنون
سے اسکندر نے کہا کہ چلو ہٹو مین اوسے بچپنے سے جانتا ہون - اور ایک اور
شخص نے کسی کی چغلی کہائی تو اوس سے اسکندر نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ
اوسکے بارہ مین جو تم کہتے ہو اوسکو مین اس شرط پر سنون کہ وہ جو کچھہ تمہاری نسبت
کہے اوسکو مین مان لون؟ اوس نے کہا کہ نہین - اسکندر نے ایک چور کو سامنے
بلوا کر اوسکو سولی دینے کا حکم دیا - چور نے کہا کہ بادشاہ سلامت مین نے جسوقت
چوری کی تھی اوسکو برا سمجھتا تھا اوس نے کہا کہ پہانسی پر چڑہو اور اس کو بھی بہت
ہی برا سمجھو -
بعضون نے اسکندر سے کہا کہ حضور بنفس نفیس کیون جنگ مین شریک ہوتے

ہین-اوس نے کہا کہ یہ ٹھیک نہین ہے کہ میرے ہماری بیری طرف سے لڑین

اور مین اپنی طرف سے نہ لڑون - اوسکے مذہبی سردارون نے اوس سے اگرکہا

کہ اسد تعالی نے تمہاری سلطنت کو بہت وسعت دی ہے اسلیے تمکو عورتون کی

تعداد زیادہ کرنی چاہیے تاکہ تمہاری اولاد بہت ہو- اسکندر نے کہا کہ جو مردون پر

غالب آیا ہو اوسکے لیے یہ خوب نہین کہ عورتین اوسپر غالب آئین-

ایک روز اس نے دربار عام کیا مگر کسی شخص نے اُس سے کوئی درخواست نکی

اس لیے اس نے کہا کہ مین اس دن کو اپنی سلطنت کے دنون مین شمار نہ کرون گا -

اسکندر نے اپنے دو مصاحبون کو جھگڑتے اور ہر ایک کو ایک دوسرے کی آبروریزی

کرتے دیکھا حالانکہ وہ دونون پہلے بہت دوستی تھی اسپر اسکندر نے اپنے ہمنشینون

سے کہا کہ آدمی کو چاہیے کہ جب کسی دوست سے ملاقات کرے تو جو باتین

اوسکی معیوب ہون اون کو اوسکے سامنے کھولکر نہ رہے ورنہ اوس کے فسادون

سے بچتا رہے - مولف کہتا ہے کہ ابن الرومی کہتا ہے کہ

احذر عدوک مرۃ — واحذر صدیقک الف مرۃ

فلربما انقلب الصدیق — فکان اعلم بالمضرۃ

دشمنون سے اگر ڈرو ایک بار (ترجمہ) دوستون سے ہزار بار ڈرو

بادشاہ سے پہونچے تو سب کیمرے کے منہ ... ان سے پڑ ... بدل جاب

اسکندر کے پاس اوسکے ایک دوست کی شادی آئی تو اوس نے کہا کہ مجھے اوسکے مرنے کا اسقدر غم نہین ہے جسقدر اس بات کا ہے کہ میرے جسقدر احسان کا وہ مستحق تھا اوسقدر احسان مینے اوسکے ساتھ نہین کیا اسپر حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا کہ بادشاہ ... دوست ... فلان شخص کے قتل سے اسکندر شاہ ... جب ... مانگا اور وہ بخوشی دینے لگا تو اوس نے کہا کہ مجھے اپنے مرنے کا اسقدر غم نہین ہے جسقدر اس بات کا ہے کہ دشمنون مین جو میری ... بندی تھی او ... بہت ... تھی وہ جاتی رہی۔

اور اسکندر کا قول ہے کہ مین نے بمقابلہ اپنے دوستون کے اپنے دشمنون سے زیادہ فائدہ اوٹھایا کیونکہ میرے دشمن مجھپر خطا کا عیب لگاتے اور مجھے اوس سے متنبہ کرتے تھے اور میرے دوست میری خطا کو میرے سامنے عمدہ ٹھیراتے اور مجھے اوسپر جرات دلاتے تھے۔ اسنے ایک شہر کا محاصرہ کیا تو وہان کی عورتین جنگ کرنے کو تیار ہوئین۔ اسنے لڑنے سے ہاتھ اوٹھایا اور کہا کہ یہ وہ فوج ہے کہ اگر ہم اسپر غالب آئے تو ہماری کوئی سرخروئی نہوئی اور یہ ہمپر غالب آئی تو قیامت تک رسوائی ہوئی۔

اسکندر سے کسی نے پوچھا کہ چھوٹی عمر مین تجھے اتنی بڑی سلطنت کیونکر ملگئی؟ اوس نے کہا کہ دشمنون کی دلجوئی اور دوستون کی خبرگیری سے - اور مین اومیرس شاعر کے اس قول سے عمر بھر کبھی غافل نہ ہوا "رئیس کو ساری رات سونا نہ چاہیئے" اور سکندر نے ایک سفلے بدکردار شخص کو کہ اوسکا بھی نام اسکندر ہی تھا دیکھکر کہا کہ سنو جی! یا تم اپنا نام بدل ڈالو یا اپنی خصلت بدلو -

باسلیوس کے بعض کلام

کلام کی خوبی پر نہ اترا جب اوسکی غرض بیہودہ ہو کیونکہ جولوگ زہر دیتے ہین وہ زہر کو میٹھائیون مین ملا دیتے ہین اور کلام کی درشتی پر نہ جا جب اوسکا مقصود مفید ہو اس لئے کہ اکثر صحت بخش دوائین کڑوی کسیلی ہوتی ہین - اون نعمتون کی مذمت نہ کرو جنکو حاصل کرنے کی تم مین سکت نہین ہے اور اون مین سے کسی عیب مین تم ہو اوسکے چھوٹے ہونے کا خیال نہ کرو بلکہ اپنی قوت کی مقدار کو دیکھو کیونکہ پھولون سے شہد جمع کرنا مکھیون کے لئے ممکن ہے اور انسان کے لئے ممکن نہین - کیا یہ بڑی بات نہین کہ ملاح اپنی کشتی کو ہر ہوا کے ساتھ نہ چھوڑے اور ہم اپنی روح کو بغیر سوچے سمجھے کل اعتقادون کے حوالہ کردین؟ جب اوسکی جلوتین

کسی چیز سے شرماوے تو اوسکو خلوت مین بھی شرمانا چاہیئے کیونکہ یہ انصاف کے
خلاف ہے کہ آدمی عوام کی عزت و آبرو کرے اور اپنی ہی جان کو ذلیل و خوار جانے
لوگون کے پاس جو کچھ ہو سب نہ لے لیا کرو بلکہ جسکی سب خصلتیں پسندیدہ ہون
اوس سے تو سب لو اور جسکی ایک آدھ بات اچھی ہو اوسکی صرف وہی بات لو۔
دیکھو سیب ایسی شے نہین ہے جسکی صرف خوشبو ہی فائدہ دیتی ہو بلکہ اوسکے کھانے
سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ خوشبودار پھول صرف سونگھنے ہی کے ہین۔
کنیر کی پتیان صرف دیکھنے ہی کی۔ کھجور کے درختون کے پھل کام کے ہین
اور گلاب کے پودون سے پھول چن لیتے اور کانٹون کو چھوڑ دیتے ہین۔ جب
ایسی حالت ہے تو جو شخص سراپا خوبی ہو اوسکے تو قول و فعل اور سب صفات لینے
چاہیئین اور جسکا صرف فعل پسندیدہ ہو اوس سے فعل اخذ کرنا چاہیئے۔ قول حکم
کے سامنے عضا خصوصا عضو رئیسہ کی بڑی نگہداشت کیا کرتے ہین اس
لئے سمجھنا چاہئے کہ نفس کے اجزا خصوصا عمدہ ترین جزو یعنی عقل کی خوب
نگہداشت کرین جسطرح کہ ایسے لوگ جو صرف قوائے بدنیہ سے کام لیتے ہین
محسوس بادشاہ کی حضوری کے خوف سے غصہ کی اطاعت سے باز رہتے ہین
اور اسیطرح جو شخص قوائے نفسیہ سے کام لیتا ہے اوسپر واجب ہے کہ معقول بادشاہ

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوف سے جسکے حضور مین وہ ہردم حاضر ہے۔
غصہ کی فرمانبرداری سے باز رہے جب تم کسی آدمی کو اوسکی بہتری کے ارادہ
سے نصیحت کرو تو اوس شخص کا پیرایہ نہ اختیار کرو جو اپنے دوست کی سخت بیماری
کے علاج مین اول تو تساہل کرے اور پھر جسم کے داغنے پر آمادہ ہو جاے
اور جب تمکو تمہاری درستی کے لیے نصیحت کیجاے تو وہ ہئیت اختیار کرو
جو طبیب کے سامنے مریض کی ہوتی ہے۔ جسطرح تمکو جسم پر اسبات مین
رحم نہین آتا کہ اوسکا کوئی جزو جسمین زہر اثر کر گیا ہے کاٹ ڈالا جاے اور اگر تمکو
اوسپر رحم آے تو حقیقت مین تم جسم کے خیرخواہ نہین بدخواہ ہو اوسیطرح تمکو نہین
چاہیے کہ نفس جب غلبہ کرے تو اوسکو ملامت کرنے مین رحم کرو کیونکہ کہتے
ہین کہ جسنے اپنے تازیانہ پر رحم کھایا وہ اپنے بیٹے کی زندگی تلخ کرنے والا
ہے اور اگر ایسے جسم کو جو میلا کچیلا اور گندہ ہو صاف ستھرے لباس سے
آراستہ کرنا برا ہے تو اوس سے زیادہ برا یہ ہے کہ جان عیبون کے میل مین
آلودہ اور جسم باہر سے آراستہ ہو۔

فیثاغورس کے بعض اقوال

کہتے ہین کہ جب یہ حکیم جسکے پاس شاگرد جمع ہوتے تھے ایک ہوشیار آدمی کو دیکھکر اوس سے کہا کرتے تھے اپنے بدن خانہ کی چار دیواری کو بند کرنے مین کسقدر اہتمام کیا ہے۔ مولف کتاب کہ اسکا مقصود یہ ہے کہ جسقدر شکم و تخمہ کی زیادتی ہوگی اوسیقدر فراست و فہم کی کمی ہوگی۔ فیثاغورس اپنے شاگردون کو منع کیا کرتا تھا کہ حکمت کو کتابون کی صورت مین جمع کرو اور کہتا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ حکمت کو زندہ مردون کے سینون مین رکھو۔ اسنے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ مین تجھے دس باتون کی نصیحت کرتا ہون انہین یاد کر تو تجھکو بڑی ترقی ہوگی (۱) لوہے سے آگ نہ چھیڑ۔ (۲) غیرتمند کے ہم پیالہ نہو۔ (۳) حاسد کا ہمخانہ نہو۔ (۴) جاہل سے بات نہ کر (۵) اپنے سے زیادہ زور والے کا مقابلہ نہ کر۔ (۶) دل کو بیمار نہ بنا۔ (۷) جھوٹے سے معاملہ نہ کر (۸) عورتون کے ساتھ زیادہ نہ بیٹھا کر۔ (۹) بخیل کی مصاحبت نہ کر۔ اور دسوین نصیحت جو سب مین جان کی نگہبان اور اسی پر تیری جان کی سلامتی ان سے یہ ہے کہ اپنا رازدار کسی کو نہ بنا۔ جب تم چیزون کو ان کے اندازے

دیکھنا چاہو تو اپنی بصیرت کو ہوا و ہوس سے خالی کرو۔ صقلیہ کے سرکش حاکم نے
فیثاغورس سے اپنے پاس ٹھیرنے کی درخواست کی فیثاغورس نے اوس سے
کہا کہ تیری عقل اوسکی مخالف ہے جو تیرے لیے مفید ہو اور تیری عادت تیری نصیحت کو کھوتی
ہے اسلیئے ہرگز اسکی ہمت نہ کرونگا میں تیرے پاس رہونگا کیونکہ طبیبون کا یہ فرض
نہین ہے کہ بیمارون کے ساتھ خود بھی بیمار ہوجائین۔ آدمی پر واجب ہے کہ
والدین کے حق تربیت کو ادا کرے اور اپنی اولاد کے ساتھ ہمدردی کرے
تاکہ وہ اوسکا بدلہ دین۔ تدبیر مین خطا کرنی یہی ہے کہ چیزون کو نفرت سے دیکھ
جاتی ہو تم اوسکے خلاف کیطرف جاؤ۔ جس سے یہ بن آئے کہ اپنی اور نیز دوسرون
کی آزادی کو بچائے یعنی نہ کسی کے نزدیک بے آبرو ہو اور نہ کسی کو بے آبرو
کرے وہی فیض رسان اور وہی آزادی کا نگہبان ہے۔ لوگ تمکو صرف
اوسی اندازہ سے دیکھتے ہین جس اندازہ پر تم اپنے نفس کی صورت قائم کرتے
ہو۔ اس لئے اگر تم نے اوسکو عزیز بنایا سب تو عزت سے دیکھے جاؤگے
اور اگر مبتذل تو ذلت سے۔

چھوٹی چیز اگر بڑھنے والی ہے تو ابتدا مین اوسکو چھوٹی نہ سمجھو کیونکہ جب ابتدا مین
تم تھوڑے کو جمع کروگے تو آخر مین اوسی تھوڑے کا کمی گونہ ہوجاے گا۔

جسم عود[عـ۵] کے مانند ہے اور عقل تو رے کہونٹیون کیطرح اور روح اوس موسیقی کے مشابہ جو نئی نئی آوازین نکالتی ہے اور حکمت روحون کی طب ہے۔

بقراط طبیب کے بعض اقوال

بقراط کہتا ہے کہ عمر قلیل یعنی طب فن طویل وقت تنگ تجربہ مین عقل دنگ اور قضا بر سر جنگ ہے۔ ہر بیمار کا اوسکی سرزمین کی جڑی بوٹیون سے علاج کرنا چاہیے کیونکہ طبیعت اپنی ہوا کی مشتاق اور اپنی غذا کے لئے بیقرار رہتی ہے۔ طبیعت کے مناسب غذا سب سے خوشگوار دوا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جب آدمی دوا پیتا ہے تو اوسکے جسم مین نہایت سخت ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اوسنے کہا کہ اسکی مثال گھر کی سی ہے کہ جسوقت اوسمین جہاڑو دیجاتی ہے اوسیوقت اوس سے بہت گرد اوٹھتی ہے

جالینوس کے بعض کلمات

ضرر کرنیوالی چیزون سے پرہیز کرنیوالے تو بہت ہین اور جو چیزین ضرر کر چکی ہین اون

عـ۵ ایک باجہ کا نام ہے ۱۲

سے شفا چاہنے والے بہت ہین۔ دل جب پاک صاف ہوگا اور منطق کے تخم کو جگہہ دے گا تو اوسکو کبھی کوئی نہ بڑہائے گا تصان کرے گا۔ طبیبون کے حق مین لوگون نے کیا خوب انصاف کیا ہے۔ جب بیمار اچھا ہوگیا تو کہا کہ خدا نے صحت دی۔ اور جب مرگیا تو کہا طبیب نے مار ڈالا۔ یا تو دونون حالتون کی نسبت اللہ تعالے ہی کی طرف کرین۔ یا دونون کو طبیب کے ہی سر منڈہین۔

بیمار اپنی سرزمین کی ہوا سے اوسیطرح شگفتہ و شاداب ہوتا ہے جس طرح مینہ کی تری سے دانہ۔

دمیستانس خطیب کے بعض مقولے

جو شخص کوئی بھلائی کرے اوسپر واجب ہے کہ اوسکو فوراً بھلا دے اور جسکے ساتھہ کوئی نیکی کیجائے اوسپر فرض ہے کہ اوسکو ہمہ دم یاد رکھے مولف کہتا ہے کہ یحییٰ بن فضل کی تعریف مین ہے کہ

ینسی الذی کان من معروفہ ابدا　　الی الرجال ولا ینسی الذی یعد

اپنے احسان بہول ہی جاتا ہے وہ (ترجمہ) بہولتا پر نہین وہ قول وقرار

دمیستانس کا قول ہے کہ ہم مین سے ہر آدمی کے پاس دو جھولیان ہین ایک

سامنے ہو ایک پیچھے۔ جو سامنے ہے وہ تو لوگون کے عیبون سے بھری ہوئی ہے
اور جو پیچھے ہے وہ خود اپنے عیبون سے۔ اسی لیے انسان دوسرون کے
عیب دیکھتا ہے اور اپنے عیبون کو نہین دیکھتا۔ اوس سے پوچھا گیا کہ انسان
کیا ہے۔ اوسنے کہا کہ آگ ہے جسکو ہوا نے گھیرے ہوے ہے۔
جب اسکندر نے اوس شہر کو فتح کیا جسمین دیوجانس رہتا تھا تو اوسنے اوسے
دیکھا۔ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا ہے اور اوسکی آنکھ لگ گئی ہے۔ اسکندر
نے اوسے ایک لات ماری وہ گھبرا کر اوٹھا اور بیٹھ کر بیٹھا تب اسکندر نے اوس سے
کہا کہ اے حکیم اوٹھ مین نے یہ شہر کو فتح کر لیا اوسنے کہا کہ شہرون کا فتح کرنا
بادشاہون کے لیے کوئی عجیب بات نہین ہے یہ تو اونکا کام ہی ہے البتہ
دولتیان جھاڑنی گدھون کا کام ہے۔ بادشاہون کی سی طبیعت رکھو اور دیکھو گدھون
کی خصلت چھوڑ دو۔

زینون فیلسوف کے بعض کلام

جب تمہاری کوئی چیز چلی جاے تو یہ نہ کہو کہ جاتی رہی بلکہ یہ کہو کہ مینے واپس کر دی
کیونکہ اگر وہ تمہاری ہوتی تو تمہارے ہی قبضہ مین رہتی۔ اسنے اسکندر کے پاس

پاس جا کر کہا کہ مجکو دس ہزار دینار دینے کا حکم ہو جاوے سکندر نے کہا کہ اتنی تو
تمہاری قدر نہیں ہے۔ اوسنے کہا آپکی تو قدر ہے۔ چنانچہ اوس نے آدینار
دینے کا حکم دیا۔

دیقومیس کے بعض قول

اس سے پوچھا گیا کہ جو بوڑہا بیاہ کرے اوسکی نسبت تم کیا کہتے ہو؟ اسنے کہا
کہ جو خود دریا میں تیر نہ سکتا ہو وہ دوسرے کو اپنی گردن پر بٹھا کے کیونکر بچاویگا
اور اس سے کسی نے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جسقدر علما دولتمندون کے دروازے
پر آتے ہیں اوسقدر دولتمند عالمون کے دروازہ نہیں جاتے؟ اسنے کہا کہ اسکی
وجہ یہ ہے کہ عالمون کو دولت کی قدر معلوم ہے اور دولتمندون کو علم کی قدر نہیں ہے

فیلمون بادشاہ کے بعض مقولے

اس نے اپنے مصاحبون سے کہا کہ بھائیون سے محض دوستی کا برتاؤ کرو ۔
رعایا سے رغبت و ہیبت کا ۔ دشمنون سے ڈرانے اور ذلیل جاننے کا ۔
اس سے پوچھا گیا کہ کون سا بادشاہ افضل ہے؟ اسنے کہا کہ جو اپنی نفسانی خواہش

کا مالک بنا اور جسکو خواہشون نے اپنا غلام نہ بنایا۔

نوموس کے بعض کلمات

اسکی بیٹی کا پیغام دو شخصون نے بہیجا ایک امیر تہا اور دوسرا فقیر مگر اس نے امیر کو لڑکی نہ دی فقیر کو دی۔ اسکندر نے اسکا سبب پوچہا تو اسنے کہا کہ بادشاہ سلامت! دولتمند نادان تہا اور اسمین اسقدر سلیقہ نہ تہا کہ اپنی دولت کو بچاتا اور محتاج سلیقہ مند تہا اور سکے دولتمند ہوجانے کی امید تہی۔

کسانوقراطس کا کلام

اس سے اسکندر نے پوچہا کہ بادشاہ کو کس بات کی پابندی ضرور ہے؟ اسنے کہا کہ رات مین رعایا کی فلاح مصالح پر غور کرنے اور دن مین اون کو جاری کرنے کی۔

فورس اسکندر کے کلانوت کا کلام

اس نے اسکندر سے کہا کہ جب تمکو کوئی بات حکیمون سے پوچہنی ہو تو مجہسے

پوچھو - اسکندر نے اوس سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس سے آدمی بڑھاپے مین فائدہ اُٹھا سکتا ہے ؟ اوس نے کہا کہ مال - اسکندر کو سخت تعجب ہوا -

فلطین اسکندر کے مسخرہ کا کلام

اس نے اسکندر سے کہا کہ ایک مرتبہ مین ایک مصور کے پاس سے گذرا تو اوسکے ہاتھہ مین مینے ایک لڑکی کی تصویر دیکھی جسکو اوس نے زیور سے لاد دیا تھا مین نے اوس سے اسکا سبب پوچھا - اوس نے کہا کہ اسکو حسین بنانا میرے امکان مین نہ تھا اسلئے مین نے اسکو مالدار بنا دیا -

انخرسیس صقلے کے بعض کلام

اس نے ایک حکیم سے مباحثہ کیا تو اوس نے اس سے کہا کہ صقلیہ والے چپ رہ - اسنے کہا کہ میرا ننگ تو میری جماعت ہے مگر تم اپنی جماعت کے ننگ ہو ع۵ -

ع۵ اسی مضمون کو ہمارے زمانے کے سعدی شمس العلما مولانا الطاف حسین حالی نے اس شعر مین ادا کیا ہے ؎ حالی کو تو بدنام کیا اسکے وطن نے ✻ اور آپنے بدنام کیا اپنے وطن کو ۱۲

مترجم

مولف کہتا ہے کہ یہ ایک دوسرے حکیم کے قول کے مثل ہے جسکو نسب کا عیب لگایا گیا تو اسنے عیب لگانیوالے سے کہا کہ یہ بہی جس چیز کا تم عیب مجہی لگاتے ہو اوسکی ابتدا مجہسے ہے اور تمہارے نسب کا تمہین پر خاتمہ ہے اور اسکا قول ہے کہ جب تمہارے امکان مین ہو نیکی کرو کیونکہ بدی ہر وقت ممکن ہے

ومیسطس کی بعض کلام

یہ کہتا ہے کہ میرا ایک پڑوسی ناکارہ مصور تہا اسکو خبر ملی کہ مین ایک مکان مین نقش ونگار بنوانا چاہتا ہون۔ اس لئے اوس نے مجہسے کہا کہ اپنے مکان پر گچ کراو تو مین تمہین پہول بوٹے بنا دونگا مین نے کہا کہ نہین پہلے تم پہول بوٹے بنا لو تب مین گچ کراونگا۔

دیوجانس کلبی کے اقوال

فلسفیون مین کلبیون کا ایک فرقہ ہے جو ذلیل عادتین رکہتے اور خفیف حرکتین کرتے ہین مثلاً راہون مین کہا لینا جو ملجاے اوسکو پہن لینا اور جہان اتفاق ہو سو رہنا۔ اسی لئے اونکو کتون سے تشبیہ دیگئی ہے۔

دیوجانس نے ایک ایسے لڑکے کو جسکو کسی نے اوٹھا کر پال لیا تھا پتھر پھینکتے دیکھکر کہا کہ پتھر نہ پھینکا کر۔ شاید تیرے باپ کے لگجائے اور تجکو خبر نہو مولف کہتا ہے کہ عرب کے شاعرون نے اسی مضمون کو لیکر کہا ہے کہ

لا تهجون اسن منك دهرا   تعجواباك وانت لاتدری

تو اوسکی ہجو کر سن مین خور یا ہو   تجھے خبر نہو شاید وہ تیرا دادا ہو

دیوجانس نے دو شخصون کو ساتھ شراب پیتے اور ہمیشہ ساتھ رہتے دیکھکر اونکا حال پوچھا۔ کسی نے کہا کہ یہ دونون آپس مین دوست ہین تو اوس نے کہا "پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ ایک کو مین امیر اور دوسرے کو فقیر دیکھتا ہون"، اور اسنے ایک احمق جوان کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو کہا کہ اس سونے نے جسقدر تجکو زینت دی اوس سے زیادہ تو نے اسکو ذلت دی ہے۔

نیکوکار وہ نہین جو برائی سے باز رہے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو نیک کام کرے۔ اسنے ایک بوڑہے سے جو ڈاڑہی مین خضاب کیئے ہوے تہا کہا کہ مین نے مانا کہ تم نے اپنے بالون کی رنگت چھپالی مگر کیا بوڑہاپے کو بہی چھپا سکتے ہو؟ اسنے ایک آدمی سے اپنا ذکر برائی کے ساتھ سنکر کہا کہ جو حال ہمارا اللہ کو معلوم ہے وہ اس سے زیادہ ہیچ ہے تو کہتا ہے۔ ایک عورت کو اسنے دیکھا کہ تازیانے

کہا رہی ہے اور خود اوس سے فریاد کرتی ہے اسنے کہا کہ مجھسے زیادہ تیرے لئے وہی مفید ہے۔

ایک زشت رو خوشخو آدمی کو دیکھکر اس نے کہا کہ تمہاری نفس کی خوبیون نے تمہارے چہرہ کی خوبیان بھی بازالین۔ کہا نے کا وقت اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ متمول والے کیلئے تو جب بھوک لگے اور نادار کے لئے جب ملجاے۔ دوستون کو اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ایک جان کئی قالبون مین۔ کسی نے پوچھا کہ یونانیون مین سب سے بڑا اشاعر کون ہے؟ اسنی کہا کہ اپنے نزدیک ہر شخص اور جمہور کے نزدیک اومیرس (ہومر) کسی نے دولتمندی کو پوچھا تو کہا شہوات سے باز رہنا۔ اور عشق کو پوچھا تو کہا کہ بیکار بے ہمت نفس کی بیماری کا نام عشق ہے پوچھا گیا کہ آدمی کو کس چیز سے بچنا چاہیئے؟ تو کہا کہ دوستون کے حسد اور دشمنون کے مکر سے۔ اسکو ایک مرتبہ کتے نے کاٹ کہایا۔ اس لیئے اسکندر بادشاہ نے اپنے مزاح معلس کو مزاج پرسی کے لیئے بہیجا اوس نے اوسے تکلیف مین مبتلا پاکر کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا درد جاتا رہے تو جس کتے نے تمکو کاٹا ہے اوسکو ثرید اور روغن کہلاؤ۔ دیوجانس نے کہا کہ اگر مین تمہارے کہنے پر عمل کرون تو شکر کا کوئی کتا مجھے کاٹے بغیر نہ رہے۔ اسی سے کسی نے

پوچھا کہ حکیمون کو کس چیز سے تشبیہ دیجاے ؟ جواب دیا کہ آدمیون پر قیاس کرو
تو دیوتاوں سے مشابہ ہین اور اللہ پر تو فرشتون کے - لوگون نے پوچھا کہ تم
مین اور بادشاہ مین کیا فرق ہے ؟ تو کہا کہ بادشاہ شہوات کا غلام ہے اور مین
اوسکا آقا ہون - اس سے کسی نے کہا کہ بادشاہ تمکو دوست نہین رکھتا -
اس نے کہا کہ آدمی اپنے سے بڑے کو دوست نہین رکھتا - اس نے کچھ
لوگون کو دیکھا کہ ایک عورت کو دفن کر رہے ہین تو اون سے کہا کہ اچھے داماو
تم نے رشتہ کیا مولف کہتا ہے کہ عقلون کا توارد بھی کچھ عجیب ہے !
حضرت علی علیہ السلام کی نسبت روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "کیا اچھا داماد مرقد ہے"
دیو جانس کہتا ہے کہ جو شخص تم سے محبت بھی کرے اور تمکو صلاح بھی دے
اوسکی تم محبت کے ساتھ اطاعت بھی کرو - ہر چیز کی زیادتی پسندیدہ ہے -
الا کلام کی اس لئے اس سے بچو کیونکہ یہ ناپسندیدہ ہے - اس نے اپنے
شاگردون سے کہا کہ اپنی خطاؤن کو صدقہ سے اور اپنے گناہون کو رحمت سے
پاک کرو - اگر تم نیکی کو نیکی کی نیت سے نہین بلکہ صرف ستایش کی تمنا مین کرتے
ہو تو تم مین اس سے زیادہ خوبی نہین کہ اگر تمہاری تعریف ہو تو تم برائی بھی کرو -
کیونکہ بعض سے آدمی تعریف کے لئے برائیان بھی کرتے ہین - اور دیو جانس

نے ایک گورے لڑکے کو دیکھکر جو ادب سے معرا تھا کہا کہ یہ وہ گھاس[عہ] ہے
جسمین جڑ نہین ہوتی - اور اس نے ایک عورت کو درخت مین لٹکے اور چھپے
ہوئے دیکھا تو کہا کہ کاش سب درخت یون ہی پڑا کرتے -
اور ایک بدسیرت خوبصورت آدمی کو دیکھکر اس نے کہا کہ مکان تو اچھا ہے مگر مکین
بُرا ہے - ایک بے ادب جوان کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھکر کہنے لگا کہ گدہا
ہے جسکی لگام سونے کی ہے - ایک جاہل کو پتھر پر بیٹھا دیکھکر کہا کہ پتھر پر پتھر ہے
اوسکا قول ہے کہ جو چاہے کہ اوسکی روش عمدہ ہو اوسکا رویہ بُرے آدمیون کی
روش کی ضد ہونا چاہیئے - اس سے کہا گیا کہ دیکھو شہر کی گلیون مین نہ جاؤ
ایک گروہ نے تمہارے مارنے کی سازش کی ہے اسنے کہا کہ اگر وہ ایسا
کرینگے تو میری حکمت دیکھ لینگے - اسکو ایک شخص نے گالیان دین مگر اسنے
اوسکو کچھ نہ کہا - اسپر کسی نے اس سے پوچھا کہ تمکو غصہ کیون نہ آیا؟ اسنے کہا کہ
اوسکے لیئے یہ گالی کیا کم ہے کہ اوسنے مجھکو گالیان دین [illegible] دین - اس سے
کسی نے سوال کیا کہ دوست کس بات سے پہچانا جاتا ہے - اسنے کہا کہ مصیبتون
کے وقت -

عہ یعنی اوسکو امرییل سے تشبیہ دی جو سفید ہوتی ہے گر گڑوی ہے ۱۲ مترجم

اور ایک سپاہی کو اسنے ایک چور کو مارتے ہوئے دیکھکر کہا کہ دن دہاڑے
چوری کرنے والے کو دیکھو کہ چھپکر چوری کرنے والے کو سزا دیتا ہے - اور
اس نے ایک عورت کو دیکھکر جسے سیلاب بہائے لیئے جاتا تھا کہا کہ گدہے پن
پر گدلا پن بڑہا اور بُرائی برائی ہی سے مٹتی ہے - اس سے کسی نے کہا کہ تم
بازار مین کیون کہاتے ہو؟ اسنے کہا "اس لئے کہ مجھے بازار مین بہوک معلوم
ہوئی" اور اسنے ایک حسین لڑکے کو بنتے سنورتے دیکھا تو ہنسا اور اس
سے کہا کہ اگر تم نے مردون کے لیئے بناؤ سنگار کیا ہے تو خطا کی اور عورتون
کے لیئے تو گئے - ایک عورت کو سر پر آگ لیئے ہوئے دیکھکر اسنے کہا کہ
آگ پر آگ ہے اور بوجھ سے بوجھ اُٹھانے والا زیادہ بُرا ہے - ایک
نان بائی کی دُوکان کے پاس سے گذرا اور اسکی ایک روٹی لیکر کہا گیا اور دوسرے
دن پہر اوہر سے اسکا گذر ہوا اور ایسا ہی وقوع مین آیا تب نان بائی نے
کہا کہ حکیم جی! کل تو تم میرے یہان کی روٹی کہا چکے ہو - اسنے کہا کہ اور
آج بہی کہاتا ہون کیونکہ تم روزانہ روٹیان پکاتے ہو اور مجھے روزانہ بہوک
لگتی ہے - اسکندر جب تخت سلطنت پر بیٹھا تو اس نے اوس سے جاکر
کہا کہ اسنے سوار! پہلے مین تمہارا بہائی تہا اور آج تمہارا تابع ہوگیا اور جائی

اور تاریخ مین بڑا وزق ہے - اور آسنے ایک بچہ کو اپنے باپ سے بہت ہی مشابہ
دیکھکر کہا کہ وہ اپنی مان کا کیا اچھا گواہ ہے - اور یونان کے ایک شہر کے رہنے والون
نے جسمین بہت سے طبیب رہتے تھے اس سے پوچھا کہ ہم اپنے دشمنون
کو کیونکر قتل کرین ؟ اسنے کہا کہ اپنے یہان کے طبیبون کو اپنی فوجون کے
سردار مقرر کردو بس وہ جسکا علاج کرینگے اوسے مارہی ڈالینگے اور اپنی فوجون
کے سردارون کو اپنے یہان کے طبیب بنالو کیونکہ اونہون نے کبھی بھی
کسیکو مارا نہین ہے - اور اسکو ایک شخص نے جسکی چندیا کے بال اوڑے
ہوئے تھے گالیان دین - اسنے کہا کہ مین تو تجھے گالیان نہ دونگا - ہان
تیری چندیا کے بالون پر مجھے البتہ رشک آتا ہے کہ وہ تجھسے بچ نکلے -
ایک دن اسکندر نے اپنے ہاتھہ مین ایک روٹی لی اور سونگھہ کر حکیمون کیطرف
بڑہائی اور اون سے پوچھا کہ بتاؤ اسکی بو کیسی ہے ؟ مگر کسی نے کوئی جواب
نہ دیا - آخر مین اوس نے دیوجانس کی طرف وہ روٹی بڑہائی - اسنے اوسے
ہاتھہ مین لیکر اور سونگھہ کر کہا کہ اس مین حیات کی بو آتی ہے - اور اسکندر کے
ایک طبیب نے کھانے کیلئے گہاس پات دہوتے ہوئے دیکھکر کہا کہ اگر تم بادشاہ
کے پاس آتے تو تمکو اسکے کھانے کی احتیاج نہوتی - دیوجانس نے اوس سے

کہا کہ وہ اور تم بھی اگر اسی کے کھانے پر قناعت کرتے تو آزادی کے بعد تم بادشاہ کے غلام نہ بنتے "۔ دیوجانس کا قول ہے کہ جسطرح بجانے پر آواز سے مٹی کے درست اور ٹوٹے ہوئے برتن پہچان لئے جاتے ہین اوسیطرح آدمی کی باتون سے اوسکا کمال و نقصان پہچانا جاتا ہے۔ اسنے ایک کانی عورت کو بناؤ سنگار کرتے ہوئے دیکھکر کہا کہ آدھی بُرائی جو آخر برائی ہی ہے۔ اسکندر نے اسکے لئے نفیس خلعت کا حکم دیا مگر اسنے قبول نہ کیا اور کہا کہ بادشاہ سلامت! بدشکل آدمی جب عمدہ پوشاک پہنتا ہے تو اور بدصورت نظر آتا ہے اور جب اپنی شکل سے بھی بُرا لباس پہنتا ہے تو اوسکی بدصورتی اچھی معلوم ہوتی ہے اسلئے حضور اپنی پوشاک سے مجھے بدصورت نہ بنائین اور میرے لباس کی بُرائی کو مجھے اچھا ظاہر کرنے دین۔ اور اسکندر نے اس سے پوچھا کہ کس چیز سے ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے اس نے کہا کہ خیرات کے کامون سے اور اسے بادشاہ سلامت آپ ایک دن مین جو ثواب حاصل کرسکتے ہین وہ رعایا قیامت تک نہین کرسکتی۔

اس سے پوچھا گیا کہ سونے کا رنگ زرد کیون ہے اسنے کہا کہ دشمنون کی کثرت اور اس بہشت سے کہ مبادا باندہا اور جکڑا اور زمین مین گاڑا جاؤن۔ اس سے پوچھا گیا

کہ فلان شخص کو بتا دکہ وہ دولتمند ہے یا نہین ؟ اسنے کہا کہ مجھے معلوم نہین ہو سکتا
جبتک کہ یہ نہ معلوم ہو کہ وہ اپنے مال کا کیا انتظام کرتا ہے - ایک مرتبہ یہ چنگی
وصول کرنیوالے کے پاس سے گذرا تو اوس نے اس سے پوچھا کہ تمہارے
پاس کچھ ہے ؟ اسنے کہا کہ ہان اور اپنی جھول اوسکے سامنے رکھدی - اوس
نے اوسکو ٹٹول کر دیکھا تو کچھ بھی نہ پایا - اسپر وہ کہنے لگا کہ تمنے جو کہا تھا کہ "ہے"
وہ کہان ہے - دیجانس نے اپنا سینہ کھولکر کہا کہ یہان ہے جہان سے نہ کوئی
لے سکتا ہے اور نہ تم دیکھ سکتے ہو - اس نے ایک خوش گلو لڑکے کو حکمت
حاصل کرتے ہوئے دیکھکر کہا کہ میان لڑکے ؟ تمنے بہت اچھا کیا جو گلے کی خوبی
اپنی عقل کو دیدی - اور ایک شخص کو جو اپنے عمدہ عمدہ مال کو برباد کر رہا تھا دیکھکر
اسنے کہا کہ مجھے ایک من چاندی دلواؤ اوسنے کہا کہ تجھے خیر ہے ! اورون سے
تو ایک حبہ اور ایک پیسہ مانگتا ہے اور مجھسے ایک من چاندی - اس نے کہا
کہ اورون سے مجھے پھر سوال کرنے کی امید ہے اور تجھسے اسکی امید نہین - اسنے
ایک جوان کو ایک آدمی کے پہلو پر ادہر اودہر رینگتے ہوئے دیکھکر کہا کہ یہ چوہا
ہے جو جنگل مین راستہ نہ ملنے سے پریشان ہے - اور اس نے ایک جھگڑے مین
ایک عورت کو دیکھکر جو شراب کی بڑی رسیا تھی کہا کہ اسکے لئے شراب کے سنگے

کے سرپر روئی کا ایک گالا رکھدو تاکہ یہ مٹکے کے قریب نہ جانے پائے - ایک جوان کو اسنے دیکھا کہ ایک بگڑی ہوئی عورت کو نصیحت کر رہا ہے - اس لئے اوس سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو تو اسنے کہا کہ اس عورت کو سمجھاتا ہون - دیوجانس نے کہا کہ حبشی کو دہو و شاید گورا اچھا ہو جائے - اس سے پوچھا گیا کہ میٹھا اور کڑوا کیا ہے ؟ اسنے کہا کہ میٹھا با ادب فرزند اور کڑوا ہماری دین ہے - یہ جب ہوا تو اسکے بہائی بند مزاج پرسی کو آئے اور اس سے کہنے لگے کہ تم گھبراؤ نہین - یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے - اسنے کہا کہ تب تو اور بھی سخت ہے - اور اس سے پوچھا گیا کہ کونسی خصلتون کا انجام بخیر ہے ؟ اسنے کہا کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان و والدین کے ساتھ احسان اور قبول ادب - ایک بڑے چپ رہنے والے جوان کیطرف اسنے نگاہ کی اور اوس سے کہا کہ اگر تمہاری خموشی کا باعث تمہارا سو ادب ہے تو تم بڑے با ادب ہو اور اگر حسن ادب ہے تو تم نے اپنے ادب سے بڑا برتاؤ کیا کہ اوسکو روک رکھا - اور اسکا مقولہ ہے کہ عقل کو جیسی جنگ ہوا و ہوس سے کرنی پڑتی ہے ویسی کسی سے نہین - ایک خوشحال گرود نے اسکی طرز زندگی پر طعن کیا اسنے اون سے کہا کہ اگر مین تمہاری جیسی زندگی بسر کرنی چاہتا تو مین کر سکتا تھا لیکن اگر تم میری جیسی زندگی بسر کرنی چاہو

تو تم سے نہین ہو سکتا - ایک عورت کو چند عورتون سے مشورہ کرتے دیکھکر اس نے کہا کہ اژدہا کالون سے زہر قرض لے رہا ہے - ایک بوڑھیا کو بناؤ سنگار کرتے ہوئے دیکھکر اوس سے کہا کہ اگر خاوند کے لئے بنتی سنورتی ہے تو تونے کبھی نہ کیا اور اگر مردون کے لئے تو جلدی کر - ایک پست قد حسین عورت کو دیکھکر اسنے کہا کہ خوبی تو ذرا سی اور شر بڑی ہے - ایک لڑکی کو جو کمسن و حسین تھی پڑھتے دیکھکر اسنے کہا کہ برائی کے لئے تلوار سان پر چڑہائی جاتی ہے - اور اسنے ایک گونگے سفلے کو دیکھکر اس سے کہا کہ مین تو تیرے بالون کو سراہتا ہون کہ نیست سے سرک گئے - ایک معلم کو یہ دیکھکر کہ وہ ایک لڑکی کو پڑہا رہا ہے اسنے کہا کہ برائی مین اور برائی نہ ملاؤ - اس سے پوچھا گیا کہ انسان کے لئے کونسی چیز سب سے زیادہ فسادکی ہے؟ اس نے کہا کہ مال - اور اسکا قول ہے کہ دشمن جو باتین کرے اوسپر نہ ہو لو بلکہ جو دل مین رکھے اوسکا خیال رکھو - ایک طالب علم سے جو پڑہنے مین کاہلی کرتا تھا اسنے کہا کہ میان لڑکے اگر تم سے پڑہنے کی مشقت نہین اوٹھائی جاتی تو جہالت کی بدبختی اوٹھانی پڑے گی ایک جوان آدمی کو اپنے پدر بزرگوار سے حقارت کے ساتھ پیش آتے ہوئے دیکھکر اسنے کہا کہ میان صاحبزادے! تمکو شرم نہین آتی کہ اوسی کی حقارت کرتے ہو

جسکے سبب سے تم خود پسند بنے ہو - ایک آدم خوار حبشی کو اسنے دیکھا کہ لوگون کو کہا رہا ہے اسلئے کہا کہ دن کو رات کہا رہی ہے - اور اسکا قول ہے کہ عورت بُری ہوتی ہے خصوصاً صاحب اس لفظ کی دوہری مصداق ہو ایک تو عورت اور یہہ باپ کی عورت - اس نے ایک دوشیزہ صاحب جمال لڑکی کو لکہنا سیکہتے دیکہکر کہا کہ مین دیکہتا ہون کہ تلوار سان پر چڑہی ہوئی ہے اس سے پوچہا گیا کہ کہانے کا کونسا وقت سب سے بہتر ہے؟ اسنے کہا کہ مقدور والے کیلیے جب اشتہا ہو اور جو بیقدور ہو اوسکے لئے جب ملجائے ایک شخص نے اسکو کہانے پر بلایا تو یہ اوسکے پاس چلاگیا - لیکن جب اوس نے دوسری مرتبہ بلایا تو نہ گیا - اسکا سبب پوچہا گیا تو اسنے کہا کہ اوس نے پہلی مرتبہ میرا شکریہ نہ ادا کیا - اور یہ ایک اونچی عمارت پر چڑہکر اے آدمیو کہکر چلایا چنانچہ ہر طرف سے عوام جمع ہو گئے تو اسنے کہا کہ مین نے تمہین نہین آدمیون کو بلایا تہا - اور اسنے ایک خوش وضع بدخو آدمی کو دیکہکر کہا کہ اچہا مکان ہے مگر مکین شیطان ہے -

اکسیس کا کلام

بوڑہا ہوجانے کے بعد ایک شخص نے اس سے پوچہا کہ کہو کیا حال ہے

اسنے کہا کہ اب تو مین آہستہ آہستہ مر رہا ہون۔

اِنسحولیس

اسنے ایک لڑکے کو یہ کہتے سنا کہ مین بہتیرے عالمون سے ملا ہون۔ تو کہا کہ مین بہت سے دولتمندون سے ملا ہون مگر مین دولتمند نہین ہون۔

انکسیمنیس

زمانہ عالم کو عبرت دلانے والا ہے۔

فندروس کا مقولہ

جو حالت جسم کی ہے کہ جب روح اوس سے الگ ہوجاتی ہے تو اوسکی بدبو باہر پہیلتی ہے یہی حالت جاہل کی ہے جو حکمت سے الگ ہے کہ جو لفظ اوسکے مُنہ سے نکلتا ہے اوسکی گندگی و بدبو سننے والے تک پہونچتی ہے اور جیسا کہ جسم کو مردہ ہونے کے باعث اوسے بدبو کی خبر نہین ہوتی جو اوس سے ظاہر ہوتی ہے ویسا ہی جاہل کو اپنے کلام کی بدبو محسوس نہین ہوتی۔ اس لئے کہ اوسکی تمیز بے جان ہے۔

سولون کے بعض کلمات

کہا جاتا ہے کہ یہ یونان کے انبیا میں سے ایک تہا۔ اسکا قول ہے کہ جاہل
سے خطا سرزد ہوتی ہے تو اوروں کو الزام دیتا ہے اور ادب کا طالب اپنے
آپ کو۔ با ادب نہ اپنے آپکو نہ غیروں کو۔ اس سے پوچھا گیا کہ سخی کون
ہے؟ اسنے کہا کہ جو اپنے مال مین سخاوت کرے اور دوسرے کے مال سے
اپنے آپ کو بچائے اور پوچھا گیا کہ بچہ مین کونسی صفت زیادہ قابل تعریف
ہے حیا یا خوف؟ اسنے کہا کہ حیا کیونکہ حیا عقل کیطرف لیجاتی ہے اور خوف
نامردی کی راہ دکہاتا ہے۔ اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ اپنے حاکمون
سے ڈرتے رہو تاکہ جنپر تم حاکم ہو وہ تم سے ڈرین اور ڈر کر تمہاری اطاعت کرین
اور اسکا قول ہے کہ اقبال کی حالت مین نیکیان سمیٹنے ادبار کی حالت مین
سمیٹنے سے بہتر ہے۔ دولتمندون کے مقابلہ سے بچو کیونکہ بدنصیب ہی
پٹ جاتا ہے۔ اور اسنے اپنے بعض شاگردون سے کہا کہ اپنے کامون
مین سبک رہو جاہل نہ بنو کیونکہ جو کاہلی سے بغیر راہ ہی کاہل ہو۔ اسنے اپنے
بیٹے سے کہا کہ ہنسی مذاق چہوڑ دو کیونکہ یہ عداوتون کا تخم ہے۔ اس سے پوچہا

کسی نے باپ کے قاتل کے لیے کوئی سزا کیون نہ مقرر کی۔ اسنے کہا کہ مجھے کوئی
ایسا شخص معلوم نہین ہے جو اپنے باپ کے قتل کا اقدام کرے - اور اس
سے کسی نے پوچھا کہ مین کیا تدبیر کرون کہ میری خطائین کم ہون؟ اسنے کہا کہ
شہریون کی عداوت کی زد مین نہ آؤ - اور ایک مالدار سے جس نے اسکو محتاجی کا
عیب لگایا تھا اسنے کہا کہ میرے مال کو دیکھو کہ وہ کسی وقت اورون کا نہین
ہوسکتا لیکن اگر مین خود کسی آدمی کو عطا کرون تو بھی بغیر کمی کے میرے پاس باقی
رہے - اور تمہارا مال اورون کا ہوجائیگا اور اگر ہمین سے ہمدرد تو کم ہوجاے
اور امین اور بخیل کے اون پانسون مین کوئی فرق نہین ہے جسکے پہلو اتفاقی
طور پر ہر ایک طرف پلٹے کہاتے ہین - اسکا قول ہے کہ جو ایسی چیز کا طالب
ہو جسکی انتہا نہین وہ جاہل ہے اور توانگری کی کوئی حد نہین اور بادشاہون
کے ساتھ عمدہ ترین برتاؤ خندہ رو رہنا اور اپنا بار کم ڈالنا ہے اور اس سے
پوچھا گیا کہ سب سے دشوار کیا ہے؟ اسنے کہا کہ انسان کا اپنے نفس کو پہچاننا
اور اپنے راز کو چھپانا - اور سوال کیا گیا کہ سب سے گران کونسی بات ہے اسنے
جواب دیا کہ انسان کا اپنی کوشش مین ناکام رہنا - اور پوچھا گیا کہ کونسی چیز
لوگون کے اخلاق بگاڑتی ہے؟ اسنے کہا کہ زر...

دیموقریطس کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ تم نے خوبصورت و ذی وجاہت ہو کر بدصورت و بدہیئت عورت اپنے لئے کیون پسند کی - اسنے کہا کہ بُرائی مین سے مین نے تہوڑی ہی اختیار کی -

حکیم قراطس کے بعض مقولے

اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ ضروری خورش پر قناعت کرو اور بہوک کی بیقراری کو اپنے آپ سے دور کرو اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاوٴ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کبہی کسی چیز کا محتاج نہین اسلئے جسقدر زیادہ محتاج ہو گے اوسی قدر اوس سے دور رہو گے - اور اسکا قول ہے کہ اگر چاہتے ہو کہ تمہاری خواہش پوری ہو کر رہے تو جو تمہارے امکان مین ہو اوسی کی خواہش کرو - اور اس سے پوچہا گیا کہ کونسی چیزین بُری ہین تو اوسنے کچہ جواب نہ دیا اور جب کہا گیا کہ تم جواب کیون نہین دیتے تو کہا کہ اسکا جواب سکوت[ف] ہی ہے - اور اسکندریہ نے

ف زینوفن نے لکہا ہے کہ سقراط سے کسی نے پوچہا کہ کون کون چیزین اچہی ہین اور کونسی بُری ہین تو اوسنے کہا کہ فی نفسہ کوئی چیز نہ اچہی ہے نہ بُری - چیزین اضافت و نسبت سے بہلی بُری کہلاتی ہین

اس سے پوچھا کہ کونسا آدمی بادشاہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے؟ اسنے کہا کہ یا حکیم صاحب مملکت یا بادشاہ طالب حکمت - اور قراطس سے مکسنہ مین ایک مالدار آدمی کا ساتھ ہوا دونون رہزنون کے ہتے چڑھے اس پر لعا نے کہا کہ میری شامت ہے اگر رہزنون نے مجھے پہچان لیا اور قراطس نے کہا کہ میری شامت ہے اگر اونون نے مجھے نہ پہچانا -

انیفانیوس کا جملہ

کسلمند کے سامنے امور حکمیہ کو بیان کرنا نہ چاہیئے کیونکہ جسطرح سے چوپائے سونے چاندی کو صرف بوجہ سے حس کرتے اور اونکی نفاست کو نہین جانتے اسیطرح کسلمند آدمی حکمت کی باتون کو اونکی نفاست سے نہین بلکہ صرف اس سے حس کرے گا کہ وہ سیر بہاری ہین -

انیدرس کے مقولے

جسکو معلوم ہو کہ مین عنقریب مرنے والا ہون اوسکو کسی امر دشوار پر عزم نکرنا چاہیئے اور اگر تمکو کسی انسان کی نسبت معلوم ہو کہ وہ حکیم عادل ذکی کار ہے اور اسکے

کھیجیڑملک اوسنے شادی کرلی تو پہلے جو کچھ تمہارا خیال اوسکی نسبت تھا اوس کو اپنے دل سے نکال ڈالو۔

دوقودیس کے بعض کلام

اگر گالیان دینے والا کمینہ ہو تو گالیون کا معاوضہ گالیون ہی سے کرنیوالا بھی کمینہ ہے۔ اور شریف وہی ہے جو گالیون کو تحمل سے سُن لے۔ استنجس کو ایک شخص نے گالیان دین تو اوسنے کہا کہ مین ایسی لڑائی مین نہین پڑتا جس مین فریقین مین سے جو زیادہ کمینہ ہو وہی میدان مارے۔ اور شادون[1] کا قول ہے کہ مال ہی کی محبت کل برائیون کی جڑ ہے اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ سب برائیان اوسی کی شاخین ہین۔ اور آبا حیات کے باعث ہین اور حکمار اوسکی درستی کے سبب ہین۔ عنان طفیل سے پوچھا گیا کہ تجھے سب سے زیادہ کونسی بات پسند ہے؟ اوسنے کہا کہ جس دن مینہ برستا ہو اوسدن دعوت مین جانے کا اتفاق ہو جانا اور کودوس[2] سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز گھوڑے کو تیار کرتی ہے اوسنے کہا کہ آقا کی آنکھ۔ تندرس کے ایک شخص نے دولتمندی

[1] کسی غیر معروف حکیم کا نام ہے ۱۲ [2] کسی شخص کا نام ہے ۱۲

زہد اختیار کرنے کی ستایش کی تو اوسنے کہا کہ مجھے ایسی چیز کی کیا ضرورت ہے جسکو اتفاق لائے بخل نگاہ رکھے اور پارسائی لات مارے۔ اور پوچھا گیا کہ انسان کیا ہے اسنے کہا کہ عالم کی ہلاکت۔

سیمونیدس شاعر کے بعض کلمات

اسنے ایک بہت خاموش رہنے والے جوان کو دیکھکر کہا کہ ادمیان سکوت بتون کے لئے ہے آدمی تو آپسمین بولتے چالتے ہین۔ اس سے کسی نے پوچھا کہ قارون کی ہیچ سرائی سے تم کب ہاتھہ اوٹھاؤ گے؟ اسنے کہا کہ جب قارون اپنے احسان سے ہاتھہ کھینچے گا۔ آسنے ایک پہلوان کو شیخی بگھارتے دیکھا تو اس سے کہا کہ کیا تم اپنے آپسے زیادہ زور والیکو پچھاڑتے تھے یا اپنے جوڑ کو یا کم کو؟ اوسنے کہا کہ زیادہ زور والے کو اسنے کہا کہ غلط اوسنے کہا کہ اچھا تو جوڑ کو۔ اسنے کہا کہ یہ بھی غلط اگر تمہارے برابر ہو تو تم دونون برابر برابر ہو اوسنے کہا کہ اچھا تو اپنے آپ سے کم کو۔ اسنے کہا کہ اپنے آپ سے کم پر تو ہر آدمی غالب آتا ہے۔ ایک شخص نے اسکو رات کے کھانے کی دعوت دی مگر وہان اسے کچھہ بھی کھانے کو نملا تب اسنے دعوت کرنیوالے سے کہا کہ تم نے

مجھے رات کا کھانا کھانے کو نہین بلایا تھا بلکہ مجھے اپنے گھر مین رات کا کھانا کھانے سے منع کیا تھا۔ اس سے ایک شخص نے کہا کہ مین ہمیشہ بے چین رہتا ہون چاہے بیٹھون چاہے چلون چاہے کھڑا ہون اور چاہے لیٹ رہون اسنے کہا کہ سولی ہی پر چڑھنا باقی رہ گیا ہے۔ بعضون کا مقولہ ہے کہ عجلت کلام کی بیڑی ہے

قیلن کا کلام

اس سے پوچھا گیا کہ تم اولاد کیون نہین چاہتے اسنے کہا اسلئے کہ مجھے اولاد سے سخت محبت ہے

بعض کا قول ہے کہ جو حکمت کو قبول کرتا ہے وہی حکمت کا گمشدہ ہے حکمت اوسکی گمشدہ چیز نہین ہے۔ مولف کہتا ہے کہ یہ متنبی کے اس قول سے ملتا ہوا ہے ؎

اذا ترحلت عن قوم وقد قدروا ان لا تفارقهم فالراحلون هُمُ

ترجمہ اگر جدا ہو تم اون سے جو روک سکتے تھے ٭ تو تم حضر مین ہو۔ اور خود وہی سفر مین گئے

اور ارسطوطالیس کہتا ہی کہ حق فی نفسہ روشن ہے اور ہم سے جو چھپا ہی تو

ہماری عقلون مین فتور آنے کے باعث کیونکہ آفتاب روشن ہے اور چمگادڑ
اپنی بینائی کے فتور سے اوسے نہین دیکھتی مولف کہتا ہے کہ ایک
قصیدہ مین میرا ایک شعر اسی مضمون کا ہے ؎

سَنَا الشمس یعنی ناظر المتامل وزادکوا التبصیر جہلا وفدیری

ترجمہ کرو کر آنکھ دیکھا جسنے سورج کو ہوا اندہا وفور علم سے زنگ جہالت ہو گیا گہرا

ایک حکیم کو ایک شخص نے دن بہر اس دہوکے مین رکہا کہ رات ہے یہانتک
کہ رات کی تاریکی پہیل گئی اور جب وہ شخص چلا تو وہ حکیم ہاتہہ مین چراغ لیکر دوڑا
اور تا بخانہ اوسے پہونچا آیا ۔

سیافیدس سکیت (خاموش کے) کلام

یہ فلاسفر تہا اور اسنے بولنا اپنے اوپر حرام کر لیا تہا اتنہا یہ کہ بعض بادشاہون نے
اسے تلوار کی آنچ دکہائی کہ بولے مگر اسکی مہر سکوت نہ ٹوٹی پر نہ ٹوٹی اور جب بادشاہ
کو اسکے بولنے سے مایوسی ہوئی ۔ اوسنے حکم دیا کہ کچہہ مسائل لکہکر اوسکو دئے
جائین کہ اونکے نیچے جواب لکہدے اون جوابات مین سے جو نادر تہے
اونکو ہمنے چہانٹ لیا ہے ۔

سوال - عالم کیا ہے -

جواب - سہری پردہ - موجودات کا جامع -

س - اللہ کیا ہے -

ج - عقل سے معلوم نا معلوم - اوسکا کوئی مثل نہین مطلوب نا یافتہ -

س - آفتاب کیا ہے -

ج - چراغ جو اکسایا نہ جاسے - دن کے آسمان کی آنکھ نباتات کی علت پھلون کا سبب -

س - ماہتاب کیا ہے

ج - آفتاب کا پس آہنگ رات کا چراغ آسمان کا فرفیر - مولف کہتا ہے کہ ان لوگون کے نزدیک ستارون مین سے ماہتاب ناقص النور ہے اسی لئے اسکی روشنی تیرگی مائل نظر آتی ہے اور "فرفیر" رومی زبان مین اوس رنگ کو کہتے ہین کہ جو سرخی کے قریب مگر اوس سے زیادہ گہرا ہوتا ہے اسی لئے اس حکیم نے ماہتاب کو آسمان کا فرفیر کہا ہے -

س - انسان کیا ہے -

ج - عالم کی تہ مین رہنے والا - بخت و اتفاق کا کھلونا زمین کا مطلوب

ہستی کی مراد۔

س۔ زمین کیا ہے۔

ج۔ آسمان کی ٹھیک۔ عالم کا بچھونا۔ بیچ ہوا میں گڑی ہوئی تجھ پہلوں کی ماں

س۔ عورت کیا ہے۔

ج۔ مرد کی فکر۔ بیان سے باہر بُرائی۔ ہم نوالہ ہم پیالہ درندہ تمہاری ہی چادر میں شیر نی کپڑوں میں چھپا ہوا کالا جنگ بے صلح۔ سونے والی تمکو بیدار رکھنے والی دائمی رنج و مصیبت کم عقل کی ہلاکت فواحش کا آلہ۔ انسانی چھلاوا ابقار صورت کی کل۔

س۔ کشتی کیا ہے۔

ج۔ بے بنیاد مکان نانوس گورستان۔

س۔ ملاح کیا ہے۔

ج۔ ہوا کا بازیچہ۔ دنیا سے قریب۔ زمین سے دور انکل پر لڑنیوالا بلا اختیار مرنے والا۔

س۔ جنگ کیا ہے۔

ج۔ کمینہ فن۔

س - کاشتکار -

ج - خدا کا خادم - جان کو اتفاق پر چھوڑ دینے والا -

س - دوست کسکو کہتے ہین -

ج - اسم بے کُشتی - نہ ظاہر ہونے والا انسان - خود تم مگر کوئی اور -

س - حسن کیا چیز ہے -

ج - قدرتی تصویر - مرجانیوالا پھل -

س - توانگری کیا چیز ہے -

ج - شہوات کی بیش خدمت - ہر روز کی فکر و غم دلپسند برائی -

س - بینوائی کیا ہے -

ج - ناپسند بھلائی - دولتمندی جسمین ہامی نہین - مشکل سے جدا ہونیوالا فتنہ - فکر و غم کا بہاؤ - مال جسمین محاسبہ نہین - تجارت جسمین گھاٹا نہین -

س - بوڑھا پا کیا ہے -

ج - بُرائی جسکی آرزو کی جاتی ہے - بحالت صحت کی بیماری جیتے جی کی موت حرکت کرنیوالا مردہ - شیطانی ہوائی عقل - جان رہتے ہوئے مردہ -

س - موت کیا ہے -

ج - بغیر بیداری کی نیند - بیمار دن کا آرام - پیوند کی جدائی - عمارت کی ویرانی عنبہ کی حاف لوٹنا - توانگرون کی ہیبت - بینوا ؤن کی آرزو - جان کا سفر - پالی ہوئی چیز کا کھونا -

طارس کا کلام

اس سے کہا گیا کہ ماینڈرس نے جو اسکا استاد تھا وفات پائی تو اسنے کہا کہ میری شامت - میری عقل کو سان پر چڑہانے والا جاتا رہا -

حارافزن کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ تم کنج لوگون مین سے ہو - اسنے کہا کہ گلاب کانٹون سے نکلتا ہے - مگر اسے اُسکا کچھ نقصان نہین ہوتا -

بادریوس خطیب کے مقولے

عیب کلام کی بیڑی ہے - اور جنگ مین مارا جانا قربانی ہونا ہے -

سطیخوس کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ اومیرس (ہومر) بہت جھوٹ بولتا ہے اسنے کہا کہ لوگ

شاعر سے تو صرف اچھا مزہ دار ہی کلام چاہتے ہین - اور سچائی کی تو انبیا علیہم السلام سے خواہش کرتے ہین -

سطناطونیقوس کے کلام

اس سے کہا گیا کہ فلان شخص نے تجھے پیٹھ پیچھے گالیان دی ہین - اسنے کہا کہ مین موجود نہون اور کوئی مجھے کوڑے لگائے تو مجھے مطلق چوٹ نہین لگے گی - یہ پچھنے لگوانے کو ایک حجام کے پاس گیا اوسنے بُری طرح پچھنے لگائے اور چرکے دیے - جب حجام فارغ ہوا تو اسنے اوسے تین پیسے دیے - حجام نے کہا کہ میری مزدوری تو ایک ہی پیسہ ہوتی ہے اسنے کہا کہ مجھے معلوم ہے مگر مین نے تمکو دو پیسے زیادہ اس لیے دیے ہین کہ تمنے میرے ساتھ احسان کیا کہ اپنے پاس سے مجھے زندہ جانے دیا - اور اسنے ایک چھوٹے گھر کیطرف جسکا دروازہ بہت ہی بڑا تھا نگاہ کر کے کہا کہ "دروازہ کے کس مقام مین گھر واقع ہے"

بطولامس کا قول

اس سے کہا گیا کہ تیرا بیٹا لڑائی مین مارا گیا اسنے کہا کہ وہ اپنے باپ کا بیٹا تھا

اسکے بعد اس سے کہا گیا کہ وہ مار انہیں گیا بلکہ گرفتار رہا تب اسنے کہا کہ وہ نبی
ماں کا پوت تہا -

بطلیموس کا قول

ایک بادشاہ نے اسکو کہانے پر بلایا تو اسنے معافی چاہی اور کہا کہ صورتوں کے
دیکھنے والوں کی جو حالت ہوتی ہے تقریباً بادشاہوں کو بہی وہی حالت پیش
آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دور سے دیکھتے ہیں تو انکی صورتیں بہت ہی
بہلی معلوم ہوتی ہیں - مگر جب اونہیں کو نزدیک سے دیکھتے ہیں تو اچہی نہیں معلوم ہوتیں

اناقراطس کا مقولہ

اسنے دو چوکیداروں کو گشت کرتے وقت سوتا پا کر مار ڈالا اور کہا کہ جس حال
میں مینے انکو پایا اوسی میں چہوڑ آیا -

بیاس کا مقولہ

حاسد اپنی جانوں کے لئے آرہ ہیں (اپنے لئے سوہان روح ہیں) -
مولف کہتا ہے کہ یہ اپنے جانوں کو خود ہی ہلاک کرتے اور اونہیں حسد سے

نکڑے ٹکڑے کرتے ہین - ان لوگون کے نزدیک ارّہ سب سے تیز او زار ہے کیونکہ
جن چیزون کو چھری اور تلوار نہین کاٹتی اوسکو آرہ کاٹ دیتا ہے اور شاعر نے
اسی معنی مین کیا خوب کہا ہے۔ ؎

اصبر علے مضض الحسو　　دفان صبرك قاتله
کالنار تاکل بعضہا　　ان لم تجد ما تاکله

جو جلتے ہون تم سے نہین چھوڑدو　**ترجمہ**　حسد اور آتش کا ہے ایک حال
ملے گر نہ باہم سے ان کو غذا　　یہ اپنے لئے آپ ہی ہین وبال

ابا فیثاغورس کا مقولہ

مسافرت مین یہ مرنے لگا تو اسکے رفیقون کو اسکی پردیس کی موت پر غم ہوا -
اسنے کہا کہ یار و اودیس اور پردیس کی موت مین کچھ فرق نہین ہے کیونکہ تمام
جگہون سے آخرت کو ایک راہ گئی ہے -

افرسیبس کے مقولے

نقل ہے کہ یہ دریا کے سفر پر روانہ ہوا اور جب سمندر مین پہونچا اسنے ملاح سے

پوچھا کہ اگر کشتی کے تختون کی موٹائی کسقدر ہے؟ اوسنے کہا کہ دو انگل تب یہ
کہنے لگا کہ ہمارے اور موت کے درمیان مین دو ہی انگل کا فرق ہے۔ کسی حکیم سے
ایک شخص نے پوچھا کہ فلان شخص کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی ڈاڑہی مین خضاب
لگاتا ہے اوسنے کہا کہ یہ ڈرتا ہے کہ لوگ بوڑہون کے تجربے ڈہونڈینگے۔

اسکندر کے مسخرہ فور نفس کا کلام

نقل ہے کہ ایک سردار لشکر اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر اسکندر کے حضور مین آیا
اوسوقت اسکندر خاصہ پر تہا اور سامنے خواصے مین فور نفس حاضر تہا۔ اوس
فوجی افسر کا بیٹا نہایت ہی کریہ منظر تہا اور اسکے باپ نے کوئی شعر سنانے کو اُسے
کہا تو شعر پڑہنے مین اوسکا منہ اور بہی بن گیا مگر اوسکا باپ اوسپر جہومتا اور دیوانہ سا ہوتا
تہا۔ یہ عجیب منظر دیکھکر اسکندر نے فور نفس سے پوچھا کہ کہو یہ شعر خوانی کیسی رہی؟
اوسنے کہا کہ جہان پناہ! لوگون کا خیال ہے کہ بندریا جب بچہ دیتی ہے تو
اپنے بچہ کے پاس بیٹہتی اور اوس پر اور اوسکے حسن پر اتراتی اور بندرون کی
جماعت سے کہتی ہے کہ اسقدر حسن اسمین کہان سے آیا؟ اور مین اس لڑکے
کے باپ کے سوا سارے خلایق مین کسی کو ایسا نہین جانتا جسکو آج سے لیکر

قیامت تک یہ اڑکا اور اسکا شعر پڑہنا بہلا معلوم ہو -

اقلیدس کے جملے

ایک شخص نے اسکو دہمکانے کے لیئے کہا کہ مین تیری جان کہونے مین کوئی کوشش اٹہا نہ رکہونگا - اسپر اقلیدس نے کہا کہ مین تیرا غصہ کہونے مین کوئی کوشش اٹہا نہ رکہونگا - ایک حکیم کو جو شراب پر جان دیتا تہا ایک یونانی نشے مین دیکہکر ملامت کرنے ڈانٹنے اور کہنے لگا کہ تجہے شرم نہین آتی - نشہ پیتا ہے؟ اسنے کہا کہ تجہے شرم نہین آتی کہ متوالے کو نصیحت کرتا ہے -

ثاوفرطیس کا جملہ

اسنے ایک بدخط معلم کو دیکہا کہ بچونکو لکہنا سکہا رہا ہے تو اوس سے کہا کہ تم کشتی لڑنیکی تعلیم کیون نہین دیتے اوسنے کہا اسلیے کہ مجہے یہ فن خوب نہین آتا اسنے کہا کہ اب بہی تمہارا یہی حال ہے کہ لکہنا سکہاتے تو ہو مگر اوسکو خوب نہین جانتے -

کلمات جو یونانیون سے منسوب ہین مگر اونکے قائل کے نام مذکور نہین

کسی حکیم کا قول ہے کہ کسکو دوست بنانیوالے کا حال بہی ساز جیسا ہے -

نہین جانتا کہ بچ نکلے کا یا نہین - اور جسمون کی غذا طعام ہے اور عقلون کی حکمت کے کلام - اسلئے عقلون کو جب اونکی غذا یعنی حکمت نہین ملتی تو اوسی طرح مردہ ہوجاتے ہین جسطرح کھانا نہ ملنے سے جسم - ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ کون سے علوم بچون کو سیکھنا واجب ہین ؟ اسنے کہا کہ وہ علوم جنکا نہ جاننا بڑے ہونے کے وقت معیوب ہو - ایک اور کا قول ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ تندمزاجی مین اس حد تک نہ پہونچے کہ لوگ شریر سمجھین اور نہ نرم دلی مین اس غایت تک کہ لوگ خوش ہی جائین - شریرون کا ایک گروہ ایک حکیم سے مدح سرائی کے ساتھ ملا تو اوسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ دیکھو توسہی شاید مینے کسی معاملہ مین برائی کی ہے جب تو یہ گروہ میری ستایش کرتا ہے - ایک اور حکیم کا قول ہے کہ انسان کی فطرت مین حب وطن کا خمیر ہے - اسکندر نے ہندوستان کے حکمار سے پوچھا کہ تمھارے یہان قوانین کی حاجت کیون نہین ہے اونہون نے کہا اسلئے کہ ہم اپنے حقوق ادا کرتے اور ہمارے بادشاہ ہمارے حقوق مین انصاف کرتے ہین "اور اسکندر نے بابل کے حکمار سے پوچھا کہ تمھارے نزدیک کونسی چیز زیادہ کارگر ہے بہادری یا انصاف ؟ اونہون نے کہا کہ جب ہم انصاف کا برتاؤ کرینگے تو بہادری سے بے نیاز ہوجائینگے -

اور ایک حکیم کہتا ہے کہ خوف کی تونگری سے امن کی بینوائی بہتر ہے -
اور ایک کا قول ہے کہ قناعت پرہیزگارون کا ہتیار ہے - اور ایک
دوسرے کا قول ہے کہ قانع کبھی بینوا نہین ہوسکتا اور بخیل کبھی صاحب غنا
نہین ہوسکتا - اور ایک اور کہتا ہے کہ اگر صاحب قناعت کو دیکھو تو قناعت ہی
اوسکو اشکارا کرتی ہے - ایک اور حکیم کا مقولہ ہے کہ غصہ تنگی قدر کا نتیجہ ہے
اور ایک دوسرے کا مقولہ ہے کہ گئی ہوئی چیز پر افسوس کاہی ہے -
ایک اور کہتا ہے کہ خودپسندی مین وسوسہ کی مار مین - ایک حکیم کا مقولہ ہے کہ
حسد حاسد ہی کی ہلاکت ہے - اور دوسرے کا مقولہ ہے کہ حسد کا نتیجہ عداوت
ہے - ایک حکیم کہتا ہے کہ طالب علم کو جب کسی مجمع مین دوسرے طالب علم
سے ملنے کا اتفاق ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا یا وہ اوس سے علم مین
زیادہ ہوگا - ایسی صورت مین معلم کی شان سے باتین کرے یا اس سے
کم ہوگا اس حالت مین متعلم کے رتبہ کی باتین کرے - پس ضرور ہے کہ اپنے
ساتھ بیٹھنے والے کو دونون صورتون مین تولے تاکہ اوسکا کلام حسب حال
ہو ورنہ سوء ادب مین داخل ہوگا - **مولف کہتا ہے** کہ اسکی تیسری صورت
کو بھی شمار مین لینا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ یا علم مین یا اسکا ہمسر ہوگا تو ہمسرون

کیطرح کلام کرے اور مولف کہتا ہے کہ خلیل بن احمد بصری نے اس قول کے حسن کو بڑہا کر ایسا کر دیا ہے کہ گویا وہ حکیم ہی اسکا خوشہ چین ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجھے اپنے سے زیادہ علم والا ملجاتا ہے تو وہ دن میرے استفادہ کا ہوتا ہے اور جب اپنے سے کم علم والا ملتا ہے تو وہ دن میرے افادہ کا ہوتا ہے اور جب اپنا ہمسر ملتا ہے تو وہ دن مذاکرہ کا ہوتا ہے اور جب ان مین سے کوئی بھی نہین ملتا تو میری مصیبت کا دن ہوتا ہے۔

ایک شخص نے کسی حکیم سے پوچھا کہ کیا آپ میرے لئے مناسب سمجھتے ہین کہ مین شہسواری سیکھون اوسنے کہا کہ عمر تو تمہاری ہی ہے جسین چاہو صرف کرو۔ ایک حکیم نے دیکھا کہ ایک شخص نے اوسکا مال چورایا اور اوسکو اوٹھائے لئے جاتا ہے مگر اسکو دیکھکر شرما گیا اور کہنے لگا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ تمہارا مال ہے۔ حکیم نے کہا کہ اگر تمکو یہ معلوم نہ تھا کہ میرا ہے تو کیا یہ بھی معلوم نہ تھا کہ تمہارا نہین ہے۔

ایک حکیم سے کسی نے کہا کہ تمہاری یہ کیا عادت ہے کہ جس سے باتے ہو اوس سے سیکھتے ہو اور تمکو برا نہین معلوم ہوتا۔ اوسنے کہا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ ہمکو معلوم ہے کہ علم جہان سے ہاتھ آجائے مفید ہے۔ ایک اور

حکیم سے کسی نے پوچھا کہ کس بات سے تمکو حکمت نصیب ہوئی؟ اوسنے کہا کہ اس سے کہ جو مجھپر واجب ہے اوسکو سب کام چھوڑکر کرتا ہون - اور ایک فلسفی سے کہا گیا کہ اس غم کو تم اپنے دل سے نکال ڈالو - اوسنے کہا کہ مجھسے پوچھکر نہین آیا تھا - اور ایک اور سے کہا گیا کہ نہ دیکھو اوسنے آنکھین میچ لین - پہر کہا گیا کہ نہ سنو اوسنے کان بند کر لئے - پہر کہا گیا کہ باتین نہ کرو اوسنے مُنہ پر ہاتھہ رکھہ لیا - تب اوس سے کہا گیا کہ سمجھو - اوسنے کہا کہ یہ میرے بس مین نہین ہے - ایک حکیم کا قول ہے کہ برج اور فصیلین شہر کو نہین بچاتین اوسکو تو مردون کی رائین اور حکیمون کی تدبیرین بچاتی ہین - **مولف کہتا** ہے کہ شاعر کا قول بھی اسکے مشابہ ہے -

ان الحصون الخیل لا مَدَرُ القرےٰ

ترجمہ - گھوڑے ہین قلعے رز سے نہین - خوب جان لو

نقل ہے کہ علاقہ الیبغی کی ایک بوڑھیا نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی بی بی کو اوسکے میکے سے لایا چاہتا ہے اور اوسنے اپنے مکان کو آراستہ کر رکھا اور اوسکے دروازہ پر یہ جملہ لکھکر لگایا ہے " اسے گھر تجھہ مین غم نہ آنے پائے " اس لئے بڑھیانے اوس سے کہا کہ پہر تمھاری بیوی کدھر سے آئیگی؟ -

اور ایک حکیم کہتا ہے کہ جو ادب مین مشغول ہوگا اوسکو کم ست کمریہ نفع ہوگا کہ اوسے
برائی کے لئے فرصت نہ ملیگی ۔

اونکی تمثیلی حکایتین

لومڑی نے شیرنی پر طعنہ زنی کی کہ تو اپنی ساری عمر مین ایک بچہ دیتی ہے ۔
اوسنے کہا کہ ہان مگر وہ ہوتا بھی تو شیر ہے ۔ نقل ہے کہ ایک بھیڑیا ہڈی
نگل گیا تھا ۔ اس لئے اوسے معالج کی جستجو تھی چنانچہ سارس کے پاس آیا
اور اسنے حلق سے ہڈی نکالنے کی کچھ مزدوری ٹھیرائی ۔ سارس نے بھیڑئے
کے منہ مین سر ڈالکر اپنی چونچ سے ہڈی نکالدی اور بھیڑے سے کہا کہ مزدوری
دلواؤ ۔ بھیڑیے نے کہا کہ تو اسی کو غنیمت نہین سمجھتا کہ میرے منہ مین سر ڈالکر
صحیح سلامت نکال لایا کہ مجھسے مزدوری بھی مانگنے لگا ۔
نقل ہے کہ ایک بکری کا بچہ چھت پر کھڑا تھا کہ اوسکے پاس سے ایک بھیڑیا گذرا
بکری کا بچہ اوسے مغلظات سنانے لگا ۔ بھیڑیے نے کہا کہ بچہ ! تم مجھے
گالیان نہین دیتے مجھے تو وہ جگہ ملامت سناتی ہے جہین تم ہو ۔
نقل ہے کہ کانٹون کے گٹھے پر ایک کالا سوار ہوتا کہ سیلاب اوسے بہائے لئے

اور کالا لادی پر رہا ایک لومڑی نے اسکو دیکھکر کہا کہ اس کشتی کے لیئے ایساہی
کشتیبان مناسب تہا۔

نقل ہے کہ ایک لومڑی نے ایک دیوار پر چڑہنے کا قصد کیا - اور چڑہنے کے
بودہے سے جہپٹی تو اوسکے ہاتہ زخمی ہو گئے - چڑ چڑا اوسے ملامت کرنے
اور کہنے لگا کہ اے نادان تو نے اسیوقت غلطی کی جب مجہسے جہپٹی یہ تو میری
عادت ہے کہ ہر چیز سے جہپٹ جاتا ہون -

ایک کاشتکار سے کہا گیا کہ تم فوج مین کیون نہین بہرتی ہوتے تم توجیدار ہو؟ -
اوسنے کہا کہ اس لیئے کہ مین دیکہتا ہون کہ کاشتکار مدتون مین مرتے ہین اور
سپاہی تو ہزار دن گہنٹے بہر مین صاف ہوجاتے ہین -

ایک حکیم کو نسب کا طعنہ دیا گیا تو اوس نے طعنہ دینے والے سے کہا کہ تمہارا
نسب تو تمہین تک ختم ہوگیا اور میرے نسب کا مجہسے آغاز ہوا ہے -

جانورون پر اکثر آفتین اس وجہ سے آتی ہین کہ وہ بول نہین سکتے اور انسان
کی اکثر آفتون کا ظہور اونکے بولنے کیوجہ سے ہوتا ہے -

کسی نے ایک حکیم سے اوسکے بیٹے کو پوچہا اوسنے کہا کہ اگر اوسنے نشہ
نہ پیا تو جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہوگا اور اگر اوسنے نشہ پیا تو جیسا شراب چاہیگی

ویسا ہوگا۔

ایک تنبورچی نے ایک حکیم کو ہدیہ اوسکا سیکھنے کیلئے بچا ہوا کدو ہو سکے سامنے پیش کیا۔ حکیم نے اوس سے کہا کہ میان تم نے بہت سے لئے اپنا تنبورا ہی بجا لیا۔

ایک حکیم نے شاگرد سے جسکو وہ کچھ سمجھاتا تھا۔ پوچھا کہ تم سمجھے؟ اوسنے کہا کہ ہان۔ حکیم نے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا کیونکہ سمجھنے کی دلیل بشاشت ہے اور مین تم مین بشاشت نہین دیکھتا موافق کہنا ہے کہ یہ ویسا ہی ہے کہ بغداد والے کہتے مین کہ مین تمہارے چہرہ مین بوجھنے کی علامت دیکھتا ہون۔

ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ کون سی چیز کا نفع سب سے عام ہے؟ اوسنے کہا کہ شریرون کے معدوم ہو جانے کا۔

ایک حکیم نے ایک لڑکی کو معلم کے پاس لکھنا سیکھتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میان صاحب تم تو برائی کو ہتھیار سے سجاتے ہو۔

ایک اور حکیم کہتا ہے کہ سخت تعجب ہے کہ عورت کی شرارت اوسکے باپ کو جو اوسکی پرورش کی مصیبتین جھیل چکا ہے اسپر آمادہ کرتی ہے کہ اپنے مال سے دان دہیز دیکر اپنے گھر سے اوسکے نکالنے کی تدبیر کرے تاکہ اوسکی شرارت سے راحت

ـسے اور جسکے سر اوسے چپکا تا ہے وہ اوسے خوشی نہ خوشی اپنے گھر لے آتا ہے۔

ایک دوسرے حکیم کا قول ہے کہ جسطرح یہ جایز نہین کہ کوئی شخص کوئی کھانا خود کھاوے اور اپنے ساتھہ کھانے والون کو اوسمین سے نہ دے اوسیطرح یہبی روا نہین کہ خود ہی باتین کرتا رہے اور حاضرین کو بولنے نہ دے۔

ایک حکیم نے ایکدیہاتی کو دیکھا کہ لباس فاخرہ پہنے ہے مگر زبان بری اور غلط بولتا ہے۔ اس لئے اوس سے کہا کہ سنو جی! یا ایسی زبان بولو جو تمہارے جوڑے کا جوڑ ہو یا ایسی پوشاک پہنو جو تمہاری زبان سے میل کہاوے۔

کسی حکیم سے ایک شخص نے کہا کہ تم باتین کرنے مین ہمارا ساتھہ کیون نہین دیتے؟ اوسنے کہا کہ آدمی کے کان خود اوسی کے حصہ مین آئے ہین اور اوسکی زبان اوروں کے حصہ مین آئی ہے۔

کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ کونسی بات حق ہے جسکا ذکر بدنما ہے اوسنے کہا کہ اپنی ستایش آپ کرنی گو حق ہو۔

ایک حکیم سے کہا گیا کہ فلان شخص تمکو اچھا کہتا ہے۔ اوسنے کہا کہ ناچار مجھے اوسکو سچا بنانا پڑا۔

ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ تم اپنے والدین سے بُرا برتاؤ کیون کرتے ہو؛ اوسنے کہا کہ اسلئے کہ وہ مجھے ہستی مین نکال لائے۔

اور ایک اور حکیم سے کسی نے عورت کی نسبت پوچھا اوسنے کہا کہ جنگ ہے جسمین صلح نہین ہے اور دوسرے سے کہا گیا کہ تمہارا فلان دشمن مرگیا۔ اوسنے کہا کہ مین تو چاہتا تھا کہ تم مجھے بیاہ دو گے کہ اوسنے بیاہ کرلیا۔

اور ایک دوست نے عورت کی نسبت کہا ہے کہ اگر اوسکو سر چڑہاؤ تو تمکو نیچا دکہائے اگر اوسکو شتر بے مہار بنا رکہو تو تمہاری جان پر بنا ئے۔ اگر اوسکو راز دار بناؤ تو تمکو طشت از بام کرے۔ تمام اوسکی چالون پر حاوی نہین ہو سکتے اور وہ تمکو تمہارا اہرام بنا سکتی ہے ہر سب باتون مین اوسکی مٹھی مین ہو وہ زر خرید لونڈی ہے مگر اپنے خریدار کی مالک۔ یہ وہ پہانسی ہے جس سے کہہ خلاصی نہین۔ وہ غم ہے جس سے چہٹکارا نہین۔ وہ بُرائی ہے جو برتی نہین۔ وہ تکلیف ہے جس سے چارہ نہین۔ یہ گہری بہر کی دوستی ہے۔ جوٹ بولتی ہے اور اوسکی آنکہین ڈبڈبائی رہتی ہین۔ گناہ کرتی ہے اور اوسکی آواز بلند ہوتی ہے مُنہ کالا کرتی ہے اور اوسکا چہرہ چمکتا ہے۔ طوطیا باندہتی ہے اور اپنا طوطے بلواتی ہے۔ اوسکا گناہ آشکار اور پہر بہی قسمین کہانے کو تیار۔ ڈہیٹ ہو جاتی ہے

اور بچپنا نہین چھوڑتی - اوسکی طاقت طاق ہوجاتی ہے - مگر اوسکی زبان کے طنطنے

اور طمطراق مین کمی نہین آتی - اگر اوس سے دور ہوتو نزدیک نہ جاؤ - اور اگر نزدیک

ہوتو جلد اپنے آپ کو چھپاؤ اور اگر اوس سے چھپے ہوئے ہوتو وہان کی دعا

کرو -

اور ایک دوسرے کا مقولہ ہے کہ عورت کا جمال اوس کا مال نہین کمال

ہے -

یونانی اشعار جو عربی مین ترجمہ ہوئے ہین اونکے بعض مضامین

ادب وہ خزانہ ہے جو دستبرد سے محفوظ ہے - شریفون کو برائی کا ایک

مرتبہ سن لینا ہی اوس سے دور رکھتا ہے - جو نفع تم سے حاصل ہوتا ہے

وہ نقصان پہونچانیوالا ہے - جو فکر معاش مین لگا دستکے اخلاق درست

نہ ہونگے - عادل وہ نہین ہے جو ظلم نہین کرتا بلکہ وہ ہے جو ظلم کی قدرت رکھتا

اور اوسکو نہ اچھا سمجھتا اور نہ کرتا ہے -

جو زور یا جسم کی قوت کو برباد کرتا اور عقل کی قوت کو بڑھاتا ہے - بدبخت وہ ہے
جو ازروے پچھتا ہے -
جسکی حالت اچھی ہے اوسکو دوستون کی کیا کمی ہے - جو عمر کی محتاج ہے
وہ عمر نہین ہے جسمانی بیماری روحانی بیماری سے بہتر ہے -
عورت کا گہنا اوسکا خاموش رہنا ہے - نیکوکار عورت کا ملنا کچہ آسان نہین
بزدال کی راے بزدال -
کوئی چیز غلام سے زیادہ خراب نہین گو غلامون مین اوسکا جواب نہو -
بہوک پیاس عشق کو کم کرتی ہے -
طبیب کی بیماری بیماری ہے - برا آدمی مرتے جیتے عذاب ہی مین ہے
معیبت کی زندگانی سے جان جانی بہتر ہے -
جب تم پردیس مین ہو تو جس شہر مین ہو وہین کے لوگون کی روش اختیار
کرو - جس نے چھٹپن مین علم کو دوست رکہا وہ بڑا ہو کر عالم ہوا -
جسمین فائدہ نہو اوسمین محنت و مشقت نکرو - لذت کو عقل پر غالب نہ آنے دو
صحت و سلامتی عمدہ چیزین ہین - جو بہت کم اکٹھا ہوتی ہین -
مال کی محبت کا نتیجہ لعنت و ملامت ہے -

ضرر پہونچانے والے دوست مین اور دشمن مین کچھ فرق نہین - اپنی ستایش
سے زیادہ دوستون کی مدح سرائی کرو - اولاد کی محبت سخت مصیبت ہے -
جب تمھارے کچھ دوست ہون تو سمجھو کہ تمھارے پاس خزانے ہین -
محنت سے محبت کرو تمھاری حالت درست ہوگی - تمھارے ساتھ جو احسان
ہو اوسکو یاد رکھو اور تم جو احسان کرو اوسکو بھول جاؤ -
زمانہ ہر چیز کمھلا دیتا ہے - لوگون کے نفس کے لیے عقل بڑی لگام ہے -
قطرے اپنے استقلال سے چٹان مین سوراخ کر دیتے ہین - ہر پارسائی کی
ابتدا اللہ تعالے کو آنکھون مین رکھنا ہے - جس کا فعل اچھا ہے ساری دنیا
اوسکا وطن ہے -
شکر بندہ کے لئے خدا کا عطیہ ہے - تدبیر کی موافقت اللہ تعالی پر طوفان
باندھنا ہے - جسنے اللہ تعالی اور قسمت سے جنگ کی وہ مغلوب ہے - اللہ جب کسی
کو جتانا چاہے تو وہ بوریہ پر سمندر کو عبور کرے -
قسمت کا مشورہ سب سے زیادہ مفید ہے - نیکوکارون کا عمدہ کلام عقل کے بیمار
کو طبیب کا کام دیتا ہے - جس نے چغلخوری مین بسر کی اوسکا بیج بُرا - زندگی
کی لذت کا کیا کہنا ہے بشرطیکہ حسد سے پاک ہو - پانی رشتے والون کی انتہائی

مدد راحت رسانی ہے۔ نیکوکاری کی زندگی برے مذہبوں سے میل نہیں کھاتی۔

ایک اور حکیم کہتا ہے کہ انسان کو سب جانداروں پر بولنے اور سمجھنے ہی سے

شرف ہے اسلئے اگر اوسنے خموشی اختیار کی اور سمجھنا نہ چاہا تو جانور کا جانور ہی رہا۔

الحمد للہ والمنة کہ بتاریخ یازدہم شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۱ھ مطابق ششم نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

بعد نماز جمعہ این ترجمہ باتمام رسید

اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

[illegible] ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورہ اسقدر کم عرصے میں [illegible] ہوئے
[illegible] بھی [illegible] سے کتابیں بغرض طبع آتی
[illegible] ہیں لیکن - اگرچہ ہمارا ایک مطبع اسی نام کا حیدر آباد دکن میں اپنے
فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ آٹھ سال میں اتنا شہرہ ہوا اتنا کام ہوا
کہ ایک مطبع آگرہ میں بھی جاری کرنے کی نوبت آئی - مطبع شمسی آگرہ کی چھپی ہوئی کوئی نہ
کوئی کتاب ضرور موجود ہے جس میں چھپائی . لکھائی - صفائی کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت
نہیں جب چیز سامنے موجود ہے قدردان خود اچھے برے کو پرکھ لیں گے - اب
رہا نرخ وہ بھی اتنا سستا کہ لوگ تعجب کرینگے - اگر کتاب کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلیٰ
درجہ کے چکنے ولایتی کاغذ پر جس کی چھپائی لکھائی غرض اس کتاب کی ہوگی ایک روپیہ کے
بحساب فی جزو اگر تعداد ایک ہزار ہے تو ۱۲ فی جزو - جن صاحبوں کو ہمارے آگرہ کے کارخانہ
میں کتاب نقشہ - فام طبع کرانا ہو وہ مہتمم سے خط و کتابت کریں مگر صاحبان حیدر آباد
دکن کو خط و کتابت کی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی کیونکہ محمد ابراہیم خان
اکبرآبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر حیدر آباد دکن میں موجود ہیں جن سے ہر
معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے -

المشتہر

محمد ضیاء الدین خان منیجر مطبع شمسی آگرہ